سالانہ رپورٹ

انجمنِ ترقیِ اُردو (ہند)، دہلی

(رجسٹری شدہ زیرِ ایکٹ ۲۱ مجریہ سنہ ۱۸۶۰ء)

بابت سنہ ۱۹۴۱ء

مُرتّبہ و شایع کردہ

آنریری سکریٹری انجمنِ ترقیِ اُردو (ہند)، دہلی

مطبوعہ جیّد برقی پریس، بلّی ماران، دہلی

انجمنِ ترقیٔ اُردو (ہند)

سرپرست، معاونین و ارکان

سرپرست۔ وہ صاحب جو پانچ ہزار رُپے یک مشت یا پانسو رُپے سالانہ انجمن کو عطا فرمائیں، اُن کی خدمت میں تمام مطبوعاتِ انجمن (مجلد) بلاقیمت پیش کی جائیں گی۔

معاون۔ وہ صاحب جو ایک ہزار رُپے یک مشت یا سالانہ ایک سو رُپے انجمن کو عطا فرمائیں، انجمن کی تمام مطبوعات (مجلد) اُن کی خدمت میں بلاقیمت پیش کی جائیں گی۔

رُکنِ مدامی { وہ صاحب جو اڑھائی سو رُپے یک مشت انجمن کو عطا فرمائیں۔ انجمن کی تمام مطبوعات نصف قیمت پر حاصل کرسکیں گے۔

خریدار رُکن۔ جو صاحب انجمن کو بارہ رُپے سالانہ پیشگی عنایت فرمائیں گے وہ خریدار رُکن متصوّر ہوں گے۔

قواعد برائے خریدار ارکان

۱۔ ہمارا سال یکم جنوری سے شروع ہوگا اور ۳۱ر دسمبر کو ختم ہوگا۔

۲۔ جو صاحب اس دوران میں (خواہ کسی تاریخ کو) رُکن بنیں گے وہ اسی سال کے ختم تک رُکن متصوّر ہوں گے۔

۳۔ چندہ وصول ہوتے ہی ہر خریدار رُکن کی خدمت میں انجمن کی تازہ ترین فہرستِ مطبوعات بھیجی جائے گی اور پندرہ رُپے تک کی قیمت کی مطبوعات یا رسائل ("اُردو" اور "سائنس") حاصل کرسکیں گے۔ بہ الفاظِ دیگر ان سے سالانہ صرف پندرہ رُپے تک کی کتابوں کی حد تک بیس فی صدی کی رعایت ہوگی۔

۴۔ ختمِ سال تک اگر ارکان کی طرف سے کوئی اس قسم کی اطلاع نہ ملی یا ارکان کی رقم کا کوئی حصّہ باقی رہا تو انجمن کو اختیار ہوگا کہ اپنی صوابدید سے ان کی باقی رقم کی کتابیں ان کی خدمت میں بھیج دے اور اس سال کا حساب بے باق کردے لیکن جو حضرات ایک سال سے زیادہ مدت تک کے لیے خریدار ہونا چاہیں ان کا حساب آئندہ سنین میں انھی قواعد کے مطابق جاری رکھا جائے گا۔

فہرست مندرجات رپوٹ

ارکانِ دوامی

۱۔ راجا امایت راؤ مہابلونت جاگیردار دوم کنڈہ دکن۔
۲۔ عالی جناب نواب اصغر یار جنگ بہادر۔ خیریت آباد، حیدر آباد۔ دکن
۳۔ مسٹر المالطیفی صاحب آئی سی۔ ایس۔ سابق فنانشل کمشنر پنجاب گورنمنٹ بمبئی۔
۴۔ وارث دیا بھائی ویلجی صاحب سوداگر چرم احمد نگر۔
۵۔ دیوان بہادر سیٹھ رام گوپال صاحب سکندر آباد۔ دکن۔
۶۔ خان بہادر محمد اعظم صاحب رئیسِ اعظم، دل کشا، ڈھاکہ۔
۷۔ سیٹھ عبداللطیف احمد صاحب مالک دُکان حاجی نور محمد زکریا، کلکتہ
۸۔ آنریبل سیٹھ عبدالکریم صاحب جمال۔ رنگون۔
۹۔ جناب حافظ وزیر احمد صاحب جنرل مرچنٹ وارجلنگ
۱۰۔ جناب مولوی محمد محسن علی صاحب ایم۔ ایس سی۔ ایگزیکٹو سپرنٹنڈنگ انجنیر، سیکنڈ سرکل اریگیشن ورکس صوبۂ متحدہ، فتح پور ڈویژن، ایل جی۔
۱۱۔ مسز عباس طیب جی صاحبہ، بڑودہ،
۱۲ مس ریحانہ طیب جی صاحبہ، بڑودہ۔
۱۳ جناب مولوی حافظ شاہ حمیدالدین صاحب عاشق رئیسِ اسلام پور، ضلع پٹنہ
۱۴۔ جناب مولوی خلیل الرحمٰن صاحب نتول ضلع پٹنہ۔
۱۵۔ جناب مولوی منظر علی صاحب نتول ضلع پٹنہ۔

۱۶۔ جناب مولوی مسعود احمد صاحب متول ضلع پٹنہ۔
۱۷۔ جناب خان بہادر نواب علی چودھری رئیسِ اعظم خورشید منزل چھپم گانو (پٹارہ)
۱۸۔ دربارِ عالیہ ریاست جاوہ۔
۱۹۔ جناب سیٹھ باپو راؤ صاحب، ڈوری پھوڑیا، ہنگولی (دکن)
۲۰۔ جناب سیٹھ ہیم راج بالمکند صاحب ہنگولی۔ دکن۔
۲۱۔ جناب سیٹھ ہیرالال صاحب ہنگولی۔ دکن۔
۲۲۔ جناب سیٹھ کنول نین کیشب دیو صاحب ہنگولی۔ دکن۔
۲۳۔ جناب سیٹھ کشن داس سیتارام صاحب ہنگولی۔ دکن۔
۲۴۔ جناب محمد اکبر خاں صاحب رئیسِ اعظم تعلقہ دار سرگانو، ڈاک خانہ بیتل پور ضلع بلاس پور (سی۔ پی)
۲۵۔ جناب شمس العلماء مولوی کمال الدین احمد صاحب ایم۔ اے، آئی ای۔ ایس۔ انسپکٹر آف اسکولز۔ پریسی ڈنڈیسی ڈویژن نمبر ۴ (اے) فری اسکول اسٹریٹ کلکتہ۔
۲۶۔ جناب لالہ ایشونت راؤ صاحب، پورنا ضلع پربھنی۔ دکن۔
۲۷ جناب لالہ گنپت راؤ صاحب لعل جی صاحب، موضع گور تعلقہ سمت نگر پربھنی۔ دکن۔
۲۸۔ آنریری سکرٹری انجمن ہذا۔
۲۹۔ جناب شیخ عبدالخالق صاحب ولی عہد بہادر ریاست مانگرول (کاٹھیاواڑ)
۳۰۔ جناب سیٹھ ہیراچند گاندھی صاحب وکیل، عثمان آباد۔ دکن۔
۳۱۔ جناب سیٹھ ترکم داس دوارکاداس صاحب چارٹر بلڈنگ، فورٹ بمبئی۔

۳۲- جناب سیٹھ شنکرلال گیلا بھائی صاحبان، بینکرز، چوپاٹی بمبئی۔
۳۳- جناب سیٹھ جمنا داس دوارکا داس صاحبان مرچنٹس چارٹرڈ بلڈنگ فورٹ بمبئی۔
۳۴- جناب ایس مہر بخش صاحب جے۔پی-ایم-ایل-سی، کارپوریٹر، ماہم بمبئی۔
۳۵- جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ مالک ایم محمد علی اینڈ کو جنرل ہیئرز روڈ، ماؤنٹ روڈ مدراس (حال ۱۲۲ لٹن روڈ لاہور)
۳۶- جناب مسٹر مدگل سنگپا صاحب مستا تعلقہ گنگاوتی، ضلع رائچور۔ دکن۔
۳۷- جناب مسٹر بی کشن راؤ صاحب وکیل، رائچور۔ دکن۔
۳۸- ہز ہولی نس مولانا سید طاہر سیف الدین صاحب امام بوہیرہ بڑی محل، ہارن بی روڈ، بمبئی۔
۳۹- جناب راجا کشٹپا نایک صاحب بہادر راجا شوراپور ضلع گلبرگہ۔ دکن۔
۴۰- جناب مولوی محمد عبد الصمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر، جبل پور۔
۴۱- جناب مولوی مجیب احمد صاحب صدیقی تمنائی مہدی منزل گل باغ، حیدر آباد دکن۔
۴۲- جناب خواجہ سردار حسین صاحب سابق مہتمم کوتوالی ناوندگی، بشیر آباد، ضلع گلبرگہ۔ حال حیدر آباد۔ دکن۔ کوچۂ نواب مقرب جنگ بہادر۔
۴۳- جناب دولت یار خاں صاحب مہتمم آبکاری، ناوندگی، بشیر آباد، ضلع گلبرگہ، دکن۔
۴۴- جناب ڈاکٹر عبد الستار صدیقی صاحب صدر شعبۂ عربی و فارسی الہ آباد یونیورسٹی الہ آباد۔
۴۵- جناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امورِ مذہبی سرکارِ عالی حیدر آباد دکن۔

۴۶۔ جناب نوّاب فخر یار جنگ بہادر صدر المہام فنانس حیدرآباد دکن۔
۴۷۔ جناب نوّاب نثار یار جنگ بہادر سابق تعلقہ دار صرف خاص مبارک حیدرآباد دکن۔
۴۸۔ جناب امیر بیگ صاحب ٹھیکیدار، رائچور۔ دکن۔
۴۹۔ جناب مولوی سید ہاشمی صاحب مددگار معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکارِ عالی حیدرآباد۔ دکن۔ حال، دہلی۔
۵۰۔ مولوی سید محی الدین صاحب بی۔اے، بیرسٹرایٹ لا شریک معتمدِ تعلیم صنعت و حرفت سرکارِ عالی، حیدرآباد دکن۔
۵۱۔ سر ہارکورٹ بٹلر صاحب سابق گورنر یو پی و برہما (حال انگلستان)
۵۲۔ جناب نوّاب علی نواز جنگ بہادر حیدرآباد دکن۔
۵۳۔ جناب نوّاب ذوالقدر جنگ بہادر سابق معتمدِ عدالت و کوتوالی و امورِ عامۂ سرکارِ عالی حیدرآباد دکن۔
۵۴۔ مولوی سید محمد اعظم صاحب پرنسپل سٹی کالج حیدرآباد دکن۔
۵۵۔ جناب مولوی سیّد اعجاز حسین صاحب تعلقہ دار وظیفہ یاب حیدرآباد دکن
۵۶۔ جی سی میک اون صاحب سابق پرنسپل نظام کالج حیدرآباد دکن۔
۵۷۔ جناب مہارانی صاحبہ گدوال حیدرآباد۔ دکن۔
۵۸۔ جناب راجا صاحب ونپرتی حیدرآباد دکن۔
۵۹۔ جناب ونکٹ راما ریڈی صاحب او۔ بی۔ ای سابق کوتوال۔ حال اسپیشل افسر صرفِ خاص مبارک، حیدرآباد دکن۔
۶۰۔ جناب مولوی عبدالرحمٰن خاں صاحب سابق پرنسپل جامعۂ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔

۶۱۔ جناب مسٹر فریدوُن ایس چینائی صاحب صدر مہتمم آبپاشی حیدرآباد دکن
۶۲۔ جناب حسن لطیف صاحب معتمد تعمیراتِ عامہ حیدرآباد دکن۔
۶۳۔ مس اے پوپ پرنسپل زنانہ کالج حیدرآباد دکن۔
۶۴۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ کراچی۔
۶۵۔ جناب نواب محی الدین یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن۔
۶۶۔ جناب مولوی سید محمدؐ حسین صاحب بلگرامی خیریت آباد، حیدرآباد دکن
۶۷۔ جناب نواب مہدی یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن۔
۶۸۔ جناب نواب سر نظامت جنگ بہادر حیدرآباد دکن۔
۶۹۔ آنریبل مسٹر جے ٹاسکر صاحب صدر المہامِ مال حیدرآباد دکن۔
۷۰۔ جناب راجا صاحب جٹ پول ریاست حیدرآباد دکن۔
۷۱۔ جناب مولوی احمد مرزا صاحب چیف انجنیر تعمیرات خیریت آباد۔
حیدرآباد دکن۔
۷۲ جناب مولوی سید علی اکبر صاحب صدر مہتمم تعلیمات حیدرآباد دکن۔
۷۳۔ جناب سر ویلیم بارٹن کے۔سی۔آئی۔سی۔ایس۔آئی۔سابق رزیڈنٹ
حیدرآباد دکن۔
۷۴۔ جناب حامد اے علی صاحب۔سابق آئی۔سی۔ایس بڑودہ۔
۷۵۔ جناب گوبند راؤ صاحب وکیل پربھنی۔دکن۔
۷۶۔ جناب مولوی محمدؐ خیر الدین صاحب وکیل پربھنی۔دکن۔
۷۷۔ جناب رائے چھوٹے لال صاحب اورنگ آباد دکن۔
۷۸ نواب قطب علی خاں صاحب جاگیردار۔حیدرآباد دکن
۷۹ جناب آرام سٹرانگ صاحب سابق ڈائرکٹر جنرل کوتوالی اضلاعِ حیدرآباد دکن

۸۰۔ ساہوٗکار جمال محمد صاحب پیرامبور مدراس۔

۸۱۔ خان صاحب عبدُاللطیف خان صاحب، مالک لطیفی پریس۔ دہلی۔

۸۲۔ حامد حسن صاحب مالک دہلی بک بائنڈنگ ورکس دہلی۔

مجلسِ نظما کا جلسہ

سال زیرِ رپوٹ میں مجلسِ نظما کا جلسہ صدر دفتر واقع ۱ دریا گنج دہلی میں بتاریخ ۲۶ اپریل منعقد ہُوا۔

جلسے سے پہلے اُن ارکان نے جو شرکت جلسہ کے لیے تشریف لائے تھے صبح کے وقت انجمن کی طرف سے وائس چانسلر دہلی یونیورسٹی کے پاس جانے والے وفد کے ارکان سے تبادلۂ خیالات کیا اور مناسب مشورے دیے۔

جلسے کی صدارت نواب صدر یار جنگ بہادر مولوی حبیب الرحمٰن خاں شیروانی صاحب نے فرمائی۔

سب سے پہلے اعلیٰ حضرت حضوٗر نظام خلد اللہ ملکہٗ سرپرستِ اعلیٰ انجمن ہٰذا کی والدۂ معظّمہ کی وفاتِ حسرت آیات پر حزن وملال کے اظہار اور بارگاہِ خسروی میں مؤدّبانہ تعزیت پیش کرنے کی تجویز منظوٗر ہوی۔ بعد ازاں معتمدِ اعزازی نے انجمن کے حالات اور کارگزاریاں ارکانِ مجلس کے گوش گزار کیں۔ ضروٗری اموٗر پر تبادلۂ خیالات ومشورہ ہُوا۔ انجمن کی کارگزاریوں اور آیندہ کے اقدامات کے متعلق حاضرین نے اتفاق واطمینان کا اظہار کیا۔

ارکانِ مجلسِ نظما

۱۔ عالی جناب رائٹ آنریبل ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو، ایم اے، ایل ایل، ڈی، کے، سی، ایس، آئی، پی، سی۔

۲۔ عالی جناب کرنل نواب سر حافظ احمد سعید خاں آف چھتاری، کے، ٹی، سی، آئی، ای صدر اعظم دولتِ آصفیہ حیدر آباد دکن

۳۔ عالی جناب نواب مہدی یار جنگ بہادر صدر المہام سیاسیات و تعلیمات دولتِ آصفیہ حیدر آباد دکن

۴۔ عالی جناب نواب فخر یار جنگ بہادر سابق صدر المہام فنانس دولت آصفیہ سرکار عالی حیدر آباد دکن

۵۔ عالی جناب مولوی غلام یزدانی صاحب ناظمِ آثارِ قدیمہ حیدر آباد دکن۔

۶۔ عالی جناب مولوی سید ہاشمی صاحب فرید آبادی، دہلی۔

۷۔ عالی جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب صدیقی میور روڈ الہ آباد۔

۸۔ عالی جناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولوی محمد حبیب الرحمن خاں صاحب شیروانی رئیسِ اعظم حبیب گنج۔ علی گڑھ

۹۔ عالی جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی۔

۱۰۔ عالی جناب مولانا ابوالکلام آزاد صاحب۔ کلکتہ۔

۱۱۔ عالی جناب سر شیخ عبدالقادر صاحب بار ایٹ لا، لاہور۔

۱۲۔ دیوان بہادر راجا نریندر ناتھ صاحب ایم، اے، سابق کمشنر صدر ہندو مہا سبھا پنجاب

۱۳۔ کرنل سر کیلاش نراین ہاکسر، ایم، اے، ڈی لٹ، سابق وزیر اعظم ریاست گوالیار۔

۱۴۔ راجا سر دیا کشن کول، سابق وزیرِ اعظم پٹیالہ۔

۱۵۔ عالی جناب سید عبدالعزیز صاحب سابق وزیر تعلیم صوبہ بہار (حال وزیر قانون سرکار عالی)

۱۶۔ عالی جناب نواب علی یاور جنگ بہادر معتمد امور دستوری دولت آصفیہ سرکار عالی۔

۱۷۔ عالی جناب میاں بشیر احمد صاحب بار ایٹ لا۔ اڈیٹر "ہمایوں" لاہور۔

۱۸۔ عبدالحق، بی، اے۔ ڈی لٹ۔ معتمدِ اعزازی۔

صدر دفتر

تکمیل مقاصد کے لیے جس مصلحت سے صدر دفتر اورنگ آباد سے دہلی منتقل کیا گیا تھا وہ بالکل صحیح ثابت ہورہی ہی۔ سال بہ سال شاخوں کی تعداد میں اضافہ اور تنظیم کو تقویّت ہوتی جارہی ہی اور یہ رفتار روزافزوں ہی۔ صدر دفتر میں کام گزشتہ کے مقابلے میں بہت بڑھ گیا ہی۔ لیکن اس کے باوجود کفایت شعاری کے مدنظر عملے میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہی۔ اس وقت شعبۂ انتظام میں ایک مہتمم ایک محاسب ایک محافظِ گدام کتب اور تین صیغہ دار کام کررہے ہیں۔ شعبۂ تصنیف و تالیف میں نائب معتمد سید ہاشمی صاحب فرید آبادی کے علاوہ اس شعبے کے کام کی بڑھتی ہوئی رفتار کے سبب ۱۹۴۱ء کے اواخر سے انجمن نے دو فاضل مصنّفوں کو مستقل طور سے رکھ لیا ہی، یہ عملے میں کوئی اضافہ نہیں ہی۔ بلکہ معاوضے پر جو کام ہوتا تھا اُس کے ایک حصّے کا نعم البدل ہی۔ وقتی معاوضے کے مقابلے میں اس صورت سے کام کیفیّت اور کمّیت کے اعتبار سے زیادہ بہتر اور اعلیٰ ہوتا ہی۔ نیز یکجائی قیام کی بدولت باہمی مشورے سے علمی معاملات اور تحقیقات میں بڑی مدد ملتی ہی۔ ان کے علاوہ حسبِ سالہائے ماسبق ایک پروف ریڈر اور ایک مبیّضہ نویس اس سلسلے میں مستقل عملے کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ "ہماری زبان" کے ایڈیٹر صاحب ہیں جن کے ذمّے کتب خانے کی نگرانی اور تنظیم کا کام بھی ہی۔

سُفرائے انجمن

۱۹۴۱ء میں مستقل سفیر کی حیثیّت سے صرف خیر بہوروی صاحب کام کرتے رہے۔ انھوں نے حسبِ سالہائے ماسبق یوپی و بہار کے شمالی و مشرقی اضلاع

میں گانو گانو دورہ کیا۔ متعدد نئی شاخیں قایم کیں اور انجمن کی آواز کو ان علاقوں میں بے شمار کانوں تک پہنچایا۔ ان کی جدوجہد بہ حیثیت مجموعی ہر طرح مفید ثابت ہوئی۔

اُردو کالج دہلی

انجمن نے پنجاب یونیورسٹی کے السنۂ مشرقیہ خصوصاً اُردو کے امتحانات کے لیے طلبا کو تیار کرنے اور امتحان دینے والوں کو سہولتیں بہم پہنچانے کی غرض سے گزشتہ سال سے ایک ادارہ بنام اُردو کالج قایم کر رکھا ہے۔ اس میں تعلیم دینے والے حضرات سب اپنے فن کے ماہر اور مستند حیثیت رکھنے والے ہیں۔ انجمن کی استدعا پر ممتاز حضرات نے اپنی خدمات اعزازی طور پر اُردو کالج کے لیے وقف کی ہیں۔ انجمن ان کا جس قدر شکریہ ادا کرے کم ہے۔ گزشتہ سال اُردو کالج کا دفتر اور تعلیم کا انتظام انجمن ہی میں تھا لیکن مقامی اہل الرائے حضرات کے مشورے سے آخر جولائی میں اُردو کالج کو اینگلو عربک کالج اجمیری گیٹ دہلی کی عمارت میں منتقل کر دیا گیا۔ انجمن اینگلو عربک کالج اینڈ اسکولز سوسائٹی کی ممنون ہے کہ اس نے کالج کے لیے اپنے چند کمروں کو بلا معاوضہ استعمال کرنے کی اجازت دے دی۔

۱۹۴۱ء میں کالج میں چودہ طلبا داخل ہوے، پانچ ادیب عالم میں اور نو ادیب فاضل میں۔ ان چودہ میں سے پانچ نے دورانِ سال میں پڑھنا چھوڑ دیا۔ نو امتحان میں شریک ہوے۔ تین ادیبِ عالم میں یہ تینوں کامیاب ہو گئے۔ چھ ادیب فاضل میں شریک ہوے ان میں سے صرف ایک کامیاب ہوا۔ ادیب فاضل میں جو طلبا شریک ہوے تھے وہ شروع ہی سے کمزور تھے۔ اور اُن سے کہہ دیا گیا تھا کہ اس سال آپ امتحان میں نہ بیٹھیں تو اچھا ہے مگر اُن کے اصرار پر انھیں روکا نہیں گیا۔ یہ سبب اتنی زیادہ تعداد میں ناکامی کا ہوا۔ اب اسٹاف بہت بہتر ہے اور نگرانی بھی پوری ہے۔ محض طلبا کے اصرار پر امتحان کے لیے بھیج دینے کا سلسلہ قطعی موقوف کر دیا گیا ہے۔ اس لیے پوری توقع ہے کہ آیندہ اس کالج کے نتایج بہت عمدہ ہوں گے۔

مطبوعات سنہ ۱۹۴۱ء

اِس سَال انجمن نے حسب ذیل نئی کتابیں بعد تکمیل طبع وشائع کیں
سوائے نمبر ۲۳ کے تمام کتابیں ۲۲×۱۸/۸ کی تقطیع پر ہیں :-

۱- ایران بعہدِ ساسانیان | پروفیسر آرتھر کرسٹن سین پروفیسر السنۂ شرقیہ جامعہ کوپن ہاگن (ڈنمارک)، کی بہترین تصنیف ہی۔ فاضل مصنّف نے تیس برس اس کی تحقیق و تصنیف میں صرف کیے۔ اِس موضوع پر دنیا کی کسی زبان میں ایسی بلند پایہ اور محققانہ تصنیف نہیں ہی۔ قبل اس کے کہ یورپ کی دُوسری زبانوں میں ترجمہ ہو انجمن نے فاضل مصنف سے اس کے ترجمے کی اجازت حاصل کرلی اور ڈاکٹر محمد اقبال پروفیسر پنجاب یونیورسٹی نے اصل فرانسیسی سے انجمن کے لیے اُردو میں ترجمہ کیا حجم ۷۹۶ صفحات قیمت مجلد عہ؍ غیر مجلد عہ؍

۲- علم الاقوام حصۂ اوّل ۳- حصۂ دوم | صرف اردُو ہی میں نہیں بلکہ ہندستان کی تمام زبانوں میں اِس فن Ethnology پر پہلی جامع اور مستند تصنیف ہی۔ انجمن نے یہ کتاب خاص طور پر اپنے لیے اس فن کے ماہر ڈاکٹر بیرن رالف عمر سے انگریزی میں لکھوائی اور پھر اس کا ترجمہ ڈاکٹر سیّد عابد حسین صاحب ایم، اے پی ایچ، ڈی نے اُردُو میں کیا۔ ملک کے ممتاز اہلِ نقد و نظر نے اس تصنیف کو بہت ہی نادر، بلند پایہ اور اہم ضرُورت کو پُورا کرنے والی کتاب قرار دیا ہی۔ حصۂ اوّل حجم ۲۶۷ صفحات قیمت مجلد عا؍ غیر مجلد عگ؍
حصۂ دوم حجم ۱۶۴ صفحات قیمت مجلد عا غیر مجلد عہ

۴- کتاب الہند (حصۂ اول) | حکیم البیرُونی جیسے محقق کی نادرِ روزگار

تصنیف کا اُردؤ ترجمہ ہی۔ اس کتاب کے ترجمے کی کوشش متعدد افراد اور اداروں نے کئی بار کی۔ لیکن ٹھوس علمی موضوعات کے تنوّع اور دقیق مسائل کی تحقیقات کی وجہ سے کامیابی نہ ہوئی۔ انجمن سات سال کی محنت کے بعد اس کا قابلِ اطمینان ترجمہ کرانے میں کام یاب ہوئی۔ کتاب کی اہمیت اور نوعیت کے مدّنظر اس ترجمے پر بھی نظرِ ثانی کرائی گئی۔ اس کتاب کی اشاعت کو بجا طور پر انجمن کا نہایت قابلِ قدر اعلیٰ کارنامہ کہا جاسکتا ہی حجم ۴۲۸ صفحات قیمت ۸؎ غیر مجلد ۷؎۔ اس کا دؤسرا حصہ بھی عنقریب ۱۹۴۲ء میں شائع ہو جائے گا۔

۵۔ فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں حصۂ چہارم ۶ حصۂ پنجم | مرتّبہ مولوی ظفر الرحمٰن

صاحب۔ اس مفید اور قابلِ قدر کتاب کے تین حصّے پہلے شایع کیے جاچکے ہیں۔ اُردؤ ادب کے ذخیرۂ الفاظ کا ایک بڑا حصہ اس کتاب کی تدوین کی بدولت محفوظ اور کار آمد ہوگیا ہی۔ اب حصّۂ چہارم و پنجم شائع کیا ہی، جس میں سواری، سنگار، خطاّطی اور مصوّری وغیرہ کے پیشوں کی اصطلاحوں کی فرہنگ ہی۔ حصّۂ چہارم حجم ۲۶۰ صفحے۔ قیمت مجلد ۲؎، بلا جلد ۱۲/۱؎۔ حصّۂ پنجم، حجم ۲۱۶ صفحے قیمت مجلد ۲؎، بلا جلد ۱۲/۱؎

۷۔ دیوانِ جوشش | مرتّبہ قاضی عبدالوؤدؤد صاحب بیرسٹرایٹ لا

عظیم آباد کے اس نغز گو شاعر کا دیوان قاضی صاحب نے بڑی محنت سے مرتّب کیا ہی۔ قیمت مجلد ۳؎، بلا جلد ۲؎

۸۔ تنقیدِ عقلِ محض

یکتائے عصر فلسفی امانوئل کانٹ کی مشہورِ آفاق تصنیف کا ترجمہ ڈاکٹر عابد حسین صاحب

نے کیا ہے۔ اس کتاب کے لیے کسی تعارف کی ضرورت نہیں۔ دنیا کے فلسفے میں اس کی حیثیت مسلم ہے۔ حجم ۷۲۵ صفحات قیمت مجلد ۷ روپے غیر مجلد ۶ روپے

۹۔ انشائے داغ مرتبہ احسن مارہروی مرحوم۔ داغ کے خطوط کا یہ مجموعہ احسن مرحوم نے بڑی کاوش اور تلاش سے جمع کیا اور بڑے سلیقے سے ترتیب دے کر مفید حواشی کا اضافہ کیا ہے۔ حجم ۱۶۶ صفحے قیمت مجلد عہ/ غیر مجلد عہ/

۱۰۔ سفرنامہ ناصر خسرو اس مشہور سفرنامے کا ترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب کانپوری مصنف البرامکہ نے انجمن کے لیے کیا ہے۔ متن کے ترجمے کے علاوہ مترجم نے ایک بسیط مقدمہ لکھا ہے جس میں حکیم ناصر خسرو کے حالاتِ زندگی، علم و فضل، تصانیف وغیرہ پر مکمل بحث کی ہے اور اس کے علاوہ ضخیم حواشی میں سفرنامے سے متعلق مقامات وغیرہ کی مفصل وضاحت کی ہے۔ یہ مقدمہ اور حواشی بجائے خود ایک مستقل تصنیف کہے جانے کے قابل ہیں۔ حجم ۳۵۸ صفحات قیمت مجلد ۳ روپے غیر مجلد ۳ روپے

۱۱۔ الف لیلہ (جلد دوم) مترجمہ ڈاکٹر منصور احمد صاحب (مسلم یونیورسٹی) دنیا کی شاید ہی کوئی زبان ہوگی جس کے ادب میں اس مشہور و مقبول کتاب کا ترجمہ یا تذکرہ موجود نہ ہو۔ اردو میں بھی اس کے ترجمے ہوئے لیکن وہ نامکمل، ناقص اور مسخ صورت میں ہیں۔ یہ ترجمہ فاضل مترجم نے اصل عربی سے کیا ہے مستند اور مکمل ہے۔ جلد اول پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اب جلد دوم شائع ہوئی ہے۔ حجم ۷۵۵ صفحات۔ قیمت ۳ روپے بلا جلد ۳ روپے

۱۲۔ ہماری غذا اُردو میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہی جس میں اُن تمام اشیار کی جنھیں ہم بطور غذا کے استعمال کرتے ہیں۔ ماہیت، خاصیت اور افادیت بتائی گئی ہی۔ یہ کتاب گورنمنٹ آف انڈیا نے کرنل رابرٹ میکرسن افسرِ اعلیٰ صحتِ عامہ سے لکھواکر شایع کی تھی۔ اب انجمن نے ڈاکٹر مبارزالدین صاحب سے اس کا ترجمہ کراکے شایع کیا ہی حجم ۱۵۷ صفحات قیمت مجلد عہ غیر مجلد ۱۲ر

۱۳۔ حیوانی دنیا کے عجائبات یہ بھی اپنی قسم کی پہلی کتاب ہی۔ حیوانوں کے متعلق جدید تحقیق سے بہت ہی عجیب و غریب معلومات حاصل ہوئی ہیں جنھیں پڑھ کر عقل حیران رہ جاتی ہی۔ اس کتاب میں متعدد جانوروں کی عجیب خصوصیات کے مفصّل حالات مع تصویروں کے درج ہیں۔ مصنّفہٗ عبدالبصیر صاحب شعبۂ حیوانیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ حجم ۱۵۸ صفحات قیمت مجلد ۱۲ر غیر مجلد عـہ

۱۴۔ تاریخ سلاطینِ بہمنیہ (منظوم) فارسی تاریخ امجدیہ کے اس حصے کا جو سلطنتِ بہمنیہ سے متعلق ہی، سہیل نامی ایک دکنی شاعر نے منظوم ترجمہ کیا ہی، اس منظوم ترجمے کے صرف دو قلمی نسخے اس وقت ہندستان میں موجود ہیں۔ انجمن نے اس مخطوطے کو چھاپ کر شائع کیا ہی۔ صفحات ۱۰۲۔ قیمت مجلد عہ، بلاجلد عـہ

۱۵۔ ہماری ریلیں اور سڑکیں اس موضوع پر اُردو میں کوئی کتاب موجود نہ تھی۔ فاضل مصنّف ڈاکٹر

جعفر حسن صاحب استاد عثمانیہ یونیورسٹی نے سلیس اور عام فہم زبان میں ہمارے ملک کے وسائل حمل و نقل کے نہ صرف مفصّل اور جامع حالات بیان کیے ہیں بلکہ ملکی ضروریات کی روشنی میں ان پر تنقیدی نظر بھی ڈالی ہے۔ حجم ۱۳۰ صفحات قیمت مجلد عہ، غیر مجلد عہ

۱۶۔ ملک محمد جائسی پدماوت کے مشہور مصنّف کے حالاتِ زندگی کا مفصل تذکرہ ہے اور اُن کے کلام پر مورخانہ اور ناقدانہ بحث کی گئی ہے۔ مصنفہ جناب کلب مصطفٰے صاحب ملک صاحب موصوف کی شبیہ اور اُن کے مسکن و مزار کا فوٹو بھی کتاب میں ہے۔ حجم ۲۰۹ صفحات، قیمت مجلد عہ، غیر مجلد عہ۔

۱۷۔ نظریۂ تعلیم (حصۂ اوّل) مشہور جرمن ماہرِ تعلیم جارج کرشین اسٹائنر کی معرکہ آرا تصنیف کا ترجمہ ہے۔ ڈاکٹر قاضی عبدالحمید صاحب نے براہِ راست جرمن سے اُردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اپنی نوعیت کی اردو میں پہلی کتاب ہے۔ حصۂ اوّل کے چند عنوانات حسب ذیل ہیں (۱) شخصیت بہ حیثیتِ موضوعِ عمل (۲) شخصیت کا حیوانی عنصر (۳) شخصیت کا ذہنی عنصر (۴) تعلیم بہ حیثیتِ تمدنی عنصر (۵) تعلیم کے دیگر خصائص (۶) ارتقائے خاص منازل وغیرہ وغیرہ حجم ۳۰۵ صفحات قیمت مجلد ہے غیر مجلد عہ (اس کا دوسرا حصہ سنہ ۱۹۴۲ء میں شایع ہوگا)

۱۸۔ گورکی کی آپ بیتی حصۂ دوم مترجمۂ ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری روس کے نامور مصنف میکسیم گورکی نے اپنی سرگزشت اپنے الفاظ میں پیش کی ہے۔ یہ کتاب اس کی خود نوشت سوانح کا ترجمہ ہے۔ اس یکتا مصنف کا حافظہ اور مشاہدہ حیرت انگیز ہے

پڑھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ہماری اپنی سرگزشت ہی۔ فاضل مترجم نے ترجمے میں اصل خوبی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ طرز بیان بہت سادہ اور دل ربا ہی۔ پہلا حصّہ "میرا بچپن" کا ترجمہ شایع ہوچکا ہی۔ حصّۂ دوم "روٹی کی تلاش" کا ترجمہ ہی حجم ۵۳۱ صفحے قیمت مجلد ہے بلا جلد ۳ے

۱۹۔ فنِّ شاعری "بوطیقا"

فنِّ شاعری پر ارسطو کی تصنیف Poetics (بوطیقا) کا اردو ترجمہ جناب عزیز احمد صاحب اُستاد جامعۂ عثمانیہ حیدرآباد دکن نے سلیس زبان میں کیا ہی۔ حجم ۱۱۸ صفحات قیمت مجلد عہ، غیر مجلد عہ۔

۲۰۔ نسل اور سلطنت

مؤلّفۂ عزیز احمد صاحب بی، اے آنرز (لندن) لکچرار انگریزی جامعۂ عثمانیہ موضوع نام سے ظاہر ہی بہت ہی پر از معلومات کتاب ہی۔ نقشے اور اعدادو شمار کے حوالے مضمون سے متعلق بہ کثرت ہیں۔ حجم ۲۰۳ صفحے۔ قیمت مجلد عاً، غیر مجلد عہ

۲۱۔ پیاری زمین

مشہور امریکی مصنّفہ پرل بک کے مشہورِ عالم Ethonology کا ترجمہ ہی۔ موصوفہ کو اسی تصنیف پر نوبل پرائز عطا ہوا تھا۔ ترجمہ ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری نے کیا ہی۔ حجم ۴۶۹ صفحات قیمت مجلد عہ، غیر مجلد عہ

۲۲۔ ہمارا رسم الخط (طبع دوم)

جناب عبدالقدّوس ہاشمی صاحب نے ایک مختصر رسالے میں اُردو، انگریزی، لاطینی اور ناگری حروف کے حسن و قبح پر مدلل بحث

کی ہی اور تقابل کے ذریعے قوی دلائل سے یہ ثابت کیا ہی کہ اردو رسم الخط سب پر فوقیت رکھتا ہی۔ اس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اب دوسرا ایڈیشن شایع کرنا پڑا ہی۔

۲۳۔ ہماری قومی زبان

انجمنِ ترقیِ اُردو (ہند) نے عام پسند سلسلہ ایسی کتابوں کا شروع کیا ہی جس میں چھوٹی چھوٹی مفید کتابیں کم قیمت پر شایع کی جاسکیں۔ اس سلسلے کی پہلی کتاب ہماری قومی زبان ہی۔ اس میں اُردو زبان کے مُحسن جناب ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو کی وہ تقریریں، مضامین اور تحریریں یکجا کردی گئی ہیں جو اردو زبان سے متعلق ہیں۔

تقطیع ۲۰×۲۶/۱۶ حجم سو صفحے قیمت ۸ر

مطبوعات سنہ ۱۹۴۱ء پر ایک نظر

انجمن نے سنہ ۱۹۴۱ء میں مختلف علوم و فنون اور موضوعات پر کل ۲۳ کتابیں شایع کیں۔ ان تمام کتابوں کے مطبوعہ صفحات کی تعداد، چھ ہزار آٹھ سو تیئیس (۶۸۲۳) ہوتی ہی۔ سنہ ۱۹۳۹ء میں شایع شدہ انجمن کے مطبوعات کے صفحات کی مجموعی تعداد ۴۷۷۸ تھی اور

سنہ ۱۹۴۰ء میں ۵۲۰۰ ۔ اس موازنے سے ظاہر ہوگا کہ اس شعبے میں انجمن نے سنہ ۱۹۳۹ء سے پینتالیس فی صدی زاید اور سنہ ۱۹۴۰ء سے تیس فی صدی زاید کارگزاری دکھائی اور سال بہ سال تصنیف و تالیف کے سلسلے میں نہ صرف بہ لحاظِ تعدادِ صفحات بلکہ بہ لحاظ تنوّعِ موضوعات و افادۂ علمی انجمن کا کام ترقی کی طرف مائل ہی۔ اس امر کا تذکرہ بھی نامناسب نہ ہوگا کہ انجمن نے ایسے زمانے میں اپنی مطبوعات کے حجم میں کافی اضافہ کیا ہی جبکہ ملک کے تقریباً تمام دوسرے ناشرین نے کاغذ اور سامانِ طباعت کی کمیابی اور گرانی کے سبب اپنے کام میں بہت زیادہ کمی کردی ہی۔

سال زیرِ رپوٹ کی تقریباً اسّی فی صدی کتابیں اعلےٰ درجے کی تصانیف میں شمار ہونے کے قابل ہیں۔ مطبوعات کی فہرست پر نظر ڈالنے سے یہ امر بھی واضح ہوگا کہ انجمن نے انگریزی سے چھ (جس میں دو کتابیں علم الاقوام حصۂ اوّل و دوم انگریزی زبان میں انجمن نے خود تصنیف کرائی تھیں)، فرانسیسی سے دو، جرمن سے ایک، عربی سے دو اور فارسی سے ایک کتاب کا ترجمہ کیا ہی۔ دس کتابیں (علم الاقوام ہر دو حصہ کو چھوڑ کر) ترجمہ ہیں بقیّہ مستقل تصنیف یا تالیف ہیں۔ بہ لحاظ علوم حسب ذیل تقسیم کی جاسکتی ہی۔

(۱) فلسفہ ۱ (۲) علم الاقوام ۲ (Good Earth) (۳) علمی ۵ (۴) تاریخ ۳ (۵) سوانح عمری ۱ (۶) حیوانیات ۱ (۷) نقل و حمل ۱ (۸) غذا ۱ (۹) ادب ۶ (۱۰) لغات ۲

جملہ ۲۳ ۔

ان تفصیلات کے مطالعے سے واضح ہوگا کہ سال زیرِ رپوٹ کی مطبوعات کی نوعیّت کو دیکھتے ہوے انجمن بجا طور پر اپنی کارگزاری پر اطمینان و فخر کا اظہار کرسکتی ہی۔

سال آیندہ (سنہ ۱۹۴۲ء) کی مجوزہ کتابیں

۱۔ کتاب الہند (البیرونی) حصّہ دوم البیرونی کی اس معرکہ آرا تصنیف کے ترجمے کی تکمیل کرانے میں سات سال کی محنت کے بعد انجمن کام یاب ہوئی۔ اس کا پہلا حصہ سنہ ۱۹۴۱ء میں انجمن نے شایع کیا۔ جس کا تذکرہ اس رپورٹ میں مطبوعات سنہ ۱۹۴۱ء کے عنوان کے تحت درج ہے۔ یہ اسی کتاب کا دوسرا اور آخری حصہ ہے۔ یہ مکمّل ترجمہ اردو ادب کی اُمہاتِ کتب میں شمار کیے جانے کے قابل ہوگا۔

۲۔ نظریۂ تعلیم حصّہ دوم جرمن ماہرِ تعلیم جارج کرشین اسٹائی نز کی مستند تصنیف کا ترجمہ براہِ راست جرمن سے ڈاکٹر قاضی عبدالحمید صاحب نے انجمن کے لیے کیا ہے۔ پہلا حصہ سنہ ۱۹۴۱ء میں شایع ہو چکا ہے۔ مطبوعات سنہ ۱۹۴۱ء کے تحت اس کا تذکرہ درج ہے سنہ ۱۹۴۲ء میں دوسرا حصہ شایع کیا جائے گا۔

۳۔ مکالماتِ افلاطون اس شہرہ آفاق کتاب کا ترجمہ ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب نے کیا ہے۔ اس کا بلند رتبہ اربابِ علم و بصیرت کے نزدیک مسلَّم ہے۔ اس کا ترجمہ اردو ادب میں گراں بہا اضافہ ہوگا۔

۴۔ حیوانیات اس سے پہلے اس موضوع پر انجمن کی طرف سے ایک کتاب "حیوانی دنیا کے عجائبات" کے نام سے سنہ ۱۹۴۱ء میں شایع ہو چکی ہے اردو میں اس نوع کی یہ پہلی کتاب ہے۔

اب انجمن اس سلسلے کی دوسری کتاب حیوانیات کے نام سے شائع کررہی ہی۔ حیوانی دنیا کے نظم و عمل کے متعلق یہ بہت پُراز معلومات کتاب ہی جو بہ کثرت تصاویر سے مزین ہوگی

۵۔ الف لیلہ و لیلہ۔ جلد سوم | اس مشہور عالم عربی دفتر افسانہ کی مقبولیت نے اس کے ترجمے دنیا کی ہر زبان میں مہیّا کردیے ہیں۔ اردو میں جو ترجمہ تھا وہ ناقص اور اغلاط سے پُر تھا۔ انجمن نے براہِ راست عربی سے ترجمہ کرایا ہی۔ زبان بہت ہی سلیس اور سادہ رکھی گئی ہی۔ دو جلدیں پہلے شایع ہوچکی ہیں۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں تیسری جلد شائع کی جائے گی۔

۶۔ کیفیہ | علّامہ پنڈت برج موہن وتاتریہ کیفؔی دہلوی نے اس کتاب میں اردو ادب و انشا سے متعلق اپنے زندگی بھر کے مطالعے کا نچوڑ پیش کردیا ہی۔ اپنے دل کشا طرز بیان میں بہت ہی باریک اور دقیق نکات کو پُرلطف طریقے پر تحریر کیا ہی۔ اُردو ادب و انشا کے متعلق یہ تصنیف بہت ہی پُراز معلومات، دلچسپ اور سبق آموز ہوگی۔

۷۔ ہمارے بنک | اُردو زبان میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہی۔ جس میں بنک کی ابتدا، معاشی و اقتصادی نظام میں اس کی اہمیت، اس کے ارتقا کی تاریخ اور اس کے نظام کا مفصل تذکرہ ہی۔ محمد احمد سبزواری صاحب، (عثمانیہ یونیورسٹی) سے انجمن نے خاص طور پر یہ کتاب لکھوائی ہی۔

۸۔ مشاہیر یونان و روما (جلد اول) | پلوٹارک کی اس شہرہ

آفاق کتاب کا ترجمہ انجمن کی طرف سے کئی سال پہلے شایع ہوا تھا جو بہت پسند کیا گیا تھا۔ اب نظرِ ثانی اور نئی ترتیب کے ساتھ اس کا جدید ایڈیشن شایع کیا جا رہا ہی۔

۹۔ ادبیاتِ فارسی میں ہندووں کا حصّہ

موضوعِ کتاب نام سے ظاہر ہی فاضل مصنّف ڈاکٹر سیّد عبدُاللہ ایم۔اے۔ پی ایچ، ڈی پروفیسر پنجاب یونیورسٹی نے تلاشِ حالات وواقعات میں کافی تحقیق و تجسّس سے کام لیا ہی۔

۱۰۔ تنقیدِ شعر العجم

پروفیسر حافظ محمود شیرانی صاحب سابق پروفیسر پنجاب یونیورسٹی نے علّامۂ شبلی مرحوم کی مشہور تصنیف شعر العجم پر مفصّل و مبسوط تنقید کی تھی جو رسالۂ اردو میں سلسلہ وار شائع ہوتی رہی اب حافظ صاحب موصوف نے نظرِ ثانی و اضافے کے بعد اسے ایک کتاب کی صورت میں مکمل کر دیا ہی۔ فارسی ادب کی تاریخ کے مطالعے کے لیے شعر العجم کے ساتھ ساتھ اس کا مطالعہ اضافۂ معلومات کا باعث ہوگا

۱۱۔ دیوان بہرام

زمانۂ حال کے ایک پارسی اہلِ علم دستور بہرام جی جاماسپ جی کے اُردو کلام کا مجموعہ ہی۔ بہرام جی موصوف اُردو کے پہلے صاحب دیوان شاعر ہیں ان کے کلام کے مجموعے کا شایع ہو جانا یقیناً حامیانِ اُردو کے لیے باعثِ مسرت ہوگا

۱۲۔ پودے اور ان کی زندگی

نباتات پر یہ انجمن کی دوسری کتاب ہی۔ اس میں پودوں کی دنیا کے پُر اسرار حالات درج ہیں۔ اس کے مطالعے سے ثابت

ہوگا کہ نباتات کا نظام زندگی بھی اُتنا ہی منظم اور باضابطہ ہی جتنا کہ اشرف ترین مخلوق کا۔ بہ کثرت تصاویر کتاب میں شامل ہیں۔ پروفیسر سعید الدین صاحب (صدر شعبۂ نباتیات، جامعۂ عثمانیہ) نے خاص طور پر انجمن کے لیے لکھی ہی۔

۱۳۔ فردوسی پر چار مقالے پروفیسر حافظ محمود شیرانی صاحب نے فردوسی کے متعلق بہت عالمانہ اور تحقیقی مقالات لکھے ہیں۔ فارسی ادب کے اس زندۂ جاوید شاعر کی تاریخ کے بعض اہم پہلوؤں سے فاضلانہ بحث کی گئی ہی۔

۱۴۔ چند ہم عصر (طبعِ دوم) عبدالحق بی۔اے (علیگ) ڈی لٹ الہ آباد معتمد انجمن ترقیٔ اُردو نے اپنے چند ممتاز معاصرین کی سیرتوں کا خاکہ اپنے خاص اسلوبِ تحریر میں کھینچا ہی۔ شیخ چاند مرحوم ریسرچ اسکالر جامعۂ عثمانیہ نے اسے یک جا اور مرتّب کیا تھا اور کئی سال ہوے انجمن کی طرف سے یہ مجموعہ شائع کیا گیا تھا ۱۹۴۲ء میں اس کا جدید ایڈیشن اضافۂ مضامین کے ساتھ شایع کیا جارہا ہی۔

۱۵۔ اصطلاحاتِ پیشہ وراں (جلد ششم) اس مفید کتاب کے پانچ حصّے شایع ہوچکے ہیں۔ اس کی تدوین کی بدولت اُردو زبان کی ایسی بے شمار اصطلاحیں جو اہل ہنر وحرفہ استعمال کرتے تھے محفوظ ہوگئیں۔ اب اس کا چھٹا حصّہ شایع کیا جارہا ہی۔

۱۶۔ محاضراتِ آغانی (جلد اوّل) اس شہرہ آفاق کتاب کی

حیثیت عربی ادب میں مسلّم ہی۔ انجمن نے براہِ راست عربی سے اس کا ترجمہ کرایا ہی۔

۱۷۔ گورکی کی آپ بیتی (حصۂ سوم) مشہورِ عالم روسی ادیب میکسم گورکی کی خودنوشت سوانح عمری کے دو حصّوں کا ترجمہ انجمن کی طرف سے شایع ہوکر دادِ قبولیت حاصل کرچکا ہی۔ یہ تیسری اور آخری جلد کا ترجمہ ہی۔ ڈاکٹر اختر حسین صاحب رائے پوری نے خاص طور پر انجمن کے یلے اس کا ترجمہ کیا ہی۔

۱۸۔ الفخری اصولِ سیاسیات وحکمرانی پر عربی زبان کی مشہور کتاب جس کا یورپ کی بڑی بڑی زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہی، اب اردو کے لباس میں پیش کی جارہی ہی۔

۱۹۔ انسان اور مشین انگریزی ادب کی ممتاز و مقبول کتاب Man + Machine کا ترجمہ پروفیسر محمد عاقل صاحب (جامعۂ ملیہ دہلی) نے انجمن کے یلے کیا ہی۔ یہ اپنی نوعیت کی اردو میں پہلی کتاب ہوگی۔

۲۰۔ انتخاب جدید اردو کے جدید شعرا کے کلام سے بہترین انتخاب کرکے یکجا کیا گیا ہی۔ یہ اپنی طرز کا پہلا مجموعہ ہوگا۔

۲۱۔ مانڈو ریاست دھار کے اس جنت گم گشتہ کے حالات جناب غلام یزدانی صاحب ناظم آثار قدیمہ حکومتِ آصفیہ نے بڑی ہی تحقیق اور محنت کے ساتھ انگریزی میں لکھے تھے۔ صاحب موصوف کی اس کتاب نے علمی طبقے سے خراج

تحسین حاصل کیا۔ انجمن، مصنّف موصوف کی اجازت سے اُردو میں اس کا ترجمہ شائع کر رہی ہے۔

۲۲- بُدھ اور اس کا مت

پروفیسر حفیظ سید صاحب (الہ آباد یونیورسٹی) نے بُدھ اور اُس کے مت کے متعلق بہت ہی پر از معلومات اور تحقیقی مقالہ لکھا ہے۔ اب تک مختلف زبانوں میں اس موضوع پر جتنی کتابیں شائع ہو چکی ہیں یہ کتاب اُن سب کا نچوڑ ہے۔

۲۳- دیوانِ نظیر اکبر آبادی

شاہ نظیر اُن شاعروں میں سے ہیں جن کی ادبی مرتبت ایک مدّت تک ڈُبکیاں لیتی رہی۔ ایک لمبی اور گہری ڈُبکی کے بعد اب وہ سطح پر قایم رہنے کو آئی ہے اور اپنے سراپا میں گوہرِ شاہوار کی آب و تاب بھر لائی ہے۔ زبانیں بدلتی رہتی ہیں، فن کے قواعد ترمیم ہوتے رہتے ہیں لیکن حقیقی شاعر کا کہا ہوا ہمیشہ زندہ اور باقی رہتا ہے۔ یہ خوش نصیبی شاہ نظیر کا حصّہ ہے ان کا دیوان جو اب تک پردۂ گم نامی میں تھا، محض حسنِ اتفاق سے دست یاب ہو گیا ہے، مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب نے جو دُنیائے ادب میں ممتاز جگہ رکھتے ہیں بڑی کاوش سے ایک دیباچے کے ساتھ مرتّب کیا ہے، یہ دو دیوان ہیں، جو یک جا طبع کیے گئے ہیں۔ نظیر کی تصویر بھی دی گئی ہے۔

یہ کتاب دیکھنے اور رکھنے کے قابل ہے۔
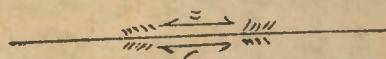
انجمن کے رسالے

"اُردُو" یہ بلند پایہ رسالہ اکیس سال سے برابر ادبی خدمت انجام دے رہا ہی اس سال بھی حسبِ معمول اس کے جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر نمبر شایع ہوے۔ صوبۂ پنجاب اور سندھ کے محکمۂ تعلیمات نے اسے اپنے مدارس کے لیے ۱۹۳۹ء میں منظور فرمادیا تھا۔ پنجاب کے اسکولوں میں اس منظوری کے بعد سے اس کی مانگ بڑھ رہی ہی۔

"سائنس" اس رسالے کو جاری ہوے چودہ سال ہوتے ہیں جس مقصد کے لیے یہ رسالہ جاری کیا گیا تھا کہ اُردو داں طبقے میں سائنس کے مضامین کا شوق پیدا ہو اور اُن کی معلومات میں اضافہ ہو۔ یہ مقصد اس رسالے کے ذریعے بخوبی پورا ہورہا ہی۔ اُردو کانفرنس (دسمبر سنہ ۳۹ء) کے موقع پر یہ تجویز منظور ہوئی تھی کہ اسے سہ ماہی کی بجاے ماہانہ کردیا جائے اس تجویز کو عمل میں لانے کے لیے یہ بھی ضروری معلوم ہُوا کہ اس کی ترتیب و اشاعت کے لیے ایک بورڈ بنادیا جائے اور اسے بجاے دہلی کے حیدر آباد سے شایع کیا جائے۔ جہاں اُردو میں سائنس کی تعلیم دینے والے ماہر اساتذہ جامعۂ عثمانیہ میں موجود ہیں۔ جامعۂ عثمانیہ کے چند ماہر پروفیسرانِ سائنس خاص طور پر قابلِ شکریہ ہیں جو اس خدمت کو بڑے شوق اور خلوص سے انجام دے رہے

ہیں ۔ جنوری ۱۹۴۱ء سے یہ ماہانہ حیدرآباد سے شایع ہو رہا ہی ۔ اس کی مقبولیت برابر بڑھ رہی ہی

ہماری زبان

یہ اخبار جس کی عمر ۱۹۴۱ء کے ختم پر کل تینتیس (۳۳) مہینے کی ہوی ہی کافی مقبول ہو رہا ہی ۔ کاغذ کی گرانی کے باوجود اس کی قیمت میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ۲۰×۲۶/۸ کی تقطیع پر سولہ صفحے اس کا حجم ہوتا ہی اور سالانہ چندہ صرف ایک رُپیہ رکھا گیا ہی ۔ اس اخبار نے انجمن کے مقاصد کی اشاعت میں بڑا کام کیا ہی ۔ اس کے ذریعے سے انجمن کی آواز گوشے گوشے میں پہنچ رہی ہی ۔ جو بے خبروں کو خبردار اور بیداروں کو مستعد بنا دیتی ہی ۔ جو رپورٹیں دفتر میں موصول ہوتی ہیں اُن سے اس کا ثبوت ملتا ہی کہ اس اخبار کی بدولت اُردو سے متعلق متعدد مسائل کے بارے میں بے شمار مقامات پر صحیح راہِ عمل اختیار کی گئی اور اس کی آواز سے متاثر ہو کر متعدد پسماندہ علاقوں میں اُردو کی بقا اور تحفظ کے لیے مناسب تجویزیں اختیار کی گئیں ۔ سال زیرِ رپوٹ کے آخر تک اس کی اشاعت ساڑھے تین ہزار تک پہنچ چکی ہی ۔

چھوٹاناگپور اُردو مرکز رانچی

۱۹۴۱ء انجمن کی کارگزاری کے لیے نہ صرف تصنیف و تالیف کے لحاظ سے ممتاز دور کہا جا سکتا ہی بلکہ تبلیغی و تنظیمی کاموں کے لحاظ سے بھی یہ سال قابلِ یادگار رہے گا۔ جوُن ۱۹۴۱ء میں انجمن کی طرف سے ایک اولوالعزم اور انقلابی طریق کار اُردو زبان کی اشاعت کے سلسلے میں اختیار کیا گیا۔ انجمن نے یہ طے کیا کہ ہندوستان کی قدیم اقوام کو اُردو سے آشنا کیا جائے۔ اس کی ابتدا کے لیے جنوبی بہار کا انتخاب کیا گیا۔ اس خطے میں ہو، منڈا، کھڑیا اور اُراؤں قومیں بستی ہیں۔ رانچی کو صدر مقام بنا کر ان اقوام کو اُردو سیکھنے کی طرف راغب کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ انجمن کی یہ تحریک ابتدا ہی سے غیر معمولی کامیابی سے ہم کنار ہوئی۔ جس پر انجمن کو بجا طور پر فخر ہی۔ ان قدیم اقوام کے گانوؤں سے مدرّسین اور مدارس کی مانگ اتنی بڑھتی جاتی ہی کہ انجمن اپنی محدوُد ذرایع آمدنی کے سبب ان کی طلب کو حسبِ دل خواہ پوُرا کرنے سے قاصر ہی۔ اِس مختصر مدّت میں ان اقوام کے صدہا افراد نے اُردو پڑھنا اور لکھنا سیکھ لیا ہی۔ ان کے بچّے اور بچّیاں اس قدر کم مدّت میں اُردو پڑھنے اور لکھنے پر قادر ہو جاتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہی۔ اس مرکز کی غیر معمولی اور قابلِ قدر کارگزاری کا اندازہ ذیل کی رپوٹ سے ہوگا جو مہتمم مرکز نے ۱۹۴۱ء اور اوائل ۱۹۴۲ء کی کارگزاری کے متعلق انجمن کو بھیجی ہی اور اس رپوٹ میں شامل کی جا رہی ہی۔

رپوٹ چھوٹا ناگپوٗر اُردوٗ مرکز۔ رانچی

یہ مرکز اب بھی ابتدائی ہی دور میں ہی۔ کسی بڑے مقصد کے حصوٗل کی جدوجہد کی تاریخ میں آٹھ مہینے کی مدت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ پھر بھی ہمارے لیے یہ ضروٗری سا معلوٗم ہوتا ہی کہ چھوٹا ناگپوٗر میں یہ مرکز اُردوٗ کی اشاعت کے سلسلے میں جو حقیر خدمت کرسکا ہی اُس کی تفصیل گو مختصر ہی سہی مگر تمام محبّانِ اُردوٗ کے سامنے رکھ دی جائے یہ اس لیے بھی ضروٗری ہی کہ دوٗسرے علاقوں میں بسنے والے محبّوں کو ایک راہ دکھانا ہی اور ہمارے ناچیز خیال میں یہی راہ ایسی ہی جس پر چل کر آپ اُردوٗ زبان کے لیے اُمرت لاسکتے ہیں۔

سب سے پہلے ایک ضروٗری بات عرض کردوٗں کہ انجمن ترقی اُردوٗ ہند کی طرح چھوٹا ناگپوٗر اُردوٗ مرکز کی روٗح بھی دراصل مخدومی ڈاکٹر عبدالحق صاحب قبلہ ہی ہیں۔ ہماری اور ہمارے دوٗسرے رفیقوں کی حیثیت ایک بڑی مشین کے چھوٹے چھوٹے پرزوں سے زیادہ ہرگز نہیں۔ ہمارے مخدوٗم نے ہر موقع پر اپنے سالہاسال کے تجربے اور گراں قدر خیالات سے ہماری اس طرح مدد کی کہ ہمیں اُن کی دوٗری کا کبھی احساس نہیں ہوٗا اور ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ وہ رانچی میں نہ ہونے کے باوجوٗد سارے کاموں کی نگرانی براہِ راست خود ہی کرتے رہے۔

چھوٹا ناگپوٗر ایسا علاقہ ہی جس کا بڑا حصّہ اب تک جنگلوں سے بھرا پڑا ہی۔ یہاں کے اصل باشندے قدیم درویدی قوم سے تعلق

رکھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہندُستان کے اصل باشندے ہیں۔ آریائی حملوں سے بچنے اور اپنے تہذیب و تمدّن کو بچانے کے لیے گھنے جنگلوں میں آباد ہوگئے۔ اگر غور سے تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو پتا چلے گا کہ ان قدیم قوموں نے لڑائی میں شکست کھائی لیکن اپنی اور اپنے تہذیب و تمدّن کی حفاظت کی۔ فاتح آریوں کے رحم و کرم پر خود کو نہ چھوڑا۔ کبھی ان کے آگے جھکے نہیں۔ یہی وجہ ہی کہ ضرورت اور زمانے سے متاثر ہونے کے باوجوٗد اُن کا تمدّن اور اُن کے رسم و رواج وہی ہیں جو آریوں کے آنے سے قبل تھے۔

ہندُستان میں بڑی بڑی حکوٗمتیں قایم ہوئیں۔ ہندوؤں کی اور مسلمانوں کی بھی۔ لیکن ان کی طرف کسی نے بھی توجہ نہ کی اور نہ اُن کی اصلاح و ترقی کے لیے کوئی کوشش کی گئی۔ البتہ انگریزی حکوٗمت کے قیام کے بعد مسیحی مشنریوں نے ان کی طرف خاص توجّہ کی اور ان کی اصلاح و ترقی میں کچھ اس طرح جدّوجہد کی کہ رہتی دنیا تک یادگار رہے گی۔ یہ ان کی سالہا سال کی لگاتار کوششوں کا نتیجہ ہی کہ چھوٹا ناگپور کے عیسائیوں میں تعلیم کا اوسط ۹۰ فی صدی سے بھی زیادہ ہی اور اب وہ اونچی تعلیم میں بھی روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔ البتہ غیر عیسائی حلقہ تعلیم میں بہت پیچھے ہی لیکن اب وہ بھی اپنے عیسائی بھائیوں کی دیکھا دیکھی تعلیم کی طرف جھک رہے ہیں۔

لیکن جہاں تک اُردوٗ زبان کا تعلّق ہی یہ علاقہ بالکل کورا اور تاریک ہی۔ مسیحی مشنریوں نے بھی اپنے اسکوٗلوں میں ذریعۂ تعلیم ہندی ہی کو بنایا۔ گو اس میں کوئی شک نہیں کہ باہر سے

آنے والے لوگوں کے ساتھ اُردُو یہاں پہنچ چکی ہے اور بڑھ رہی ہے۔ پہلے یہاں کے مسلمان بھی ہندی ہی پڑھتے تھے۔ لیکن اب عام طور پر مسلمان لڑکے اُردُو پڑھتے ہیں۔ گو اب بھی ایسے مسلمان لڑکوں کی کمی نہیں جو ہندی میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ اپنی مادری زبان اُردُو ہی کو سمجھتے اور جانتے ہیں۔

ہرچند کہ یہ علاقہ اپنے معدنی وسائل کے لحاظ سے بے حد دولت مند علاقہ ہے لیکن تمام وسائل پر دُوسروں کا قبضہ ہے۔ اصل میں یہاں کے باشندے غریب ہیں اور باہر سے آنے والوں کو مقامی لوگوں سے کوئی ہمدردی نہیں اور اب تک وہ جس قدر بھی تمدّنی اور معاشی ترقی کر سکے ہیں وہ صرف مسیحی مشنریوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

مارچ سنہ ۱۹۴۱ء کا مہینہ چھوٹا ناگپُور اور مرکز کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ مخدومی ڈاکٹر عبدالحق صاحب قبلہ پٹنہ تشریف لائے تھے اور چھوٹا ناگپُور میں اُردُو تعلیم کی اشاعت کا خیال اسی موقع پر پیش کیا گیا تھا۔ اگرچہ یہ خیال ایک عرصے سے ہمارے دماغ میں تھا اور بڑھ رہا تھا۔ ہمارے مخدُوم نے اس پروگرام کی تائید ہی نہیں فرمائی بلکہ ہر ممکن امداد دینے کا وعدہ فرمایا۔ ساتھ ہی ہم سے یہ فرمایش کی کہ اُن علاقوں میں جہاں کام کرنا ہے جاؤ اور حالات کا مختصر جائزہ لے کر ایک رپوٹ بھیج دو اُن کے حکم کے مطابق میں نے بعض مقامات کا دورہ کیا اور ایک رپوٹ بھیج دی۔ اس کے بعد بعض ضرُوری ہدایتیں حاصل کرنے کے لیے دہلی گیا۔

یکم جون سنہ ۱۹۴۱ء کو ہم دوبارہ رانچی پہنچے۔ جب ہم رانچی پہنچے تھے

تو دل اور دماغ میں سینکڑوں خیالات اُٹھتے تھے۔ کبھی کامیابی کی اُمید کے ساتھ سارے جسم میں مسرت کی ایک لہر دوڑ جاتی تھی اور کبھی ناکامی کے خوف سے مایوسی چھا جاتی تھی۔ ہمارے ساتھ ایک رفیق ماسٹر عبدُالسّلام خاں صاحب تھے جو پہلے ایک مڈل اسکول کے ہیڈ ماسٹر رہ چکے تھے۔ جون کا مہینہ تیاریوں میں گزرا۔ مقامی لوگوں سے پہلے بھی مل چکا تھا۔ پھر ملا۔ بڑے بڑے لفظوں میں ہمت افزائیاں ہوئیں لیکن جب کام کا وقت آیا، تو جتنے زور دار لفظوں میں ہمت افزائیاں ہوئی تھیں، اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ وعدہ فراموشیاں نظر آئیں اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسٹر حبیب اللہ خاں بی۔ اے۔ بی ایل کے علاوہ کسی دوسرے صاحب نے عملی طور پر کوئی حصہ نہیں لیا

جولائی ۱۹۴۱ء سے باضابطہ طور پر کام شروع ہوا۔ مرکز کے تحت ایک شبینہ مدرسہ قایم کیا گیا۔ کچھ دنوں تک تو صورت حال مایوس کن رہی لیکن پھر پڑھنے والوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ ان میں زیادہ تعداد عیسائیوں کی تھی۔ لیکن بڑی ناشکر گزاری ہوگی اگر میں مسٹر اور مسز امانوئل ٹپو کا شکریہ ادا نہ کروں۔ جن کی کوششوں نے ہماری اس تحریک کو ادی باسی (یہاں کے اصل باشندوں کے) حلقوں میں مقبول بنایا۔ مسٹر ٹپو نے اپنے مکان کے پاس ہی خواتین اور لڑکیوں کے لیے ایک شبینہ مدرسہ قائم کیا۔ اس شبینہ مدرسے کی ترقی حیرت خیز ہی اور اس سے زیادہ پڑھنے والیوں کا شوق اور ان کی ترقی۔ اس مدرسے میں ایک مہینے کے اندر اندر پڑھنے والیوں کی تعداد پچپن تک پہنچ گئی۔ اور مسز ٹپو کے لیے ان کا سنبھالنا مشکل ہوگیا تو اُن کی چھوٹی

بہن نے جو تھوڑی بہُت اُردو پہلے ہی سے جانتی تھیں اور اسی مدرسے میں پڑھ رہی تھیں، اُن کا ہاتھ بٹانا شروع کیا۔

اگست میں مقامی گوسنر ہائی اسکول کے اساتذہ کے لیے اسکول کے دفتر میں ایک شبینہ مدرسہ قایم کیا گیا۔ اس سلسلے میں اسکول کے پرنسپل مسٹر اُمرت لال ترکی نے ہماری بہُت زیادہ مدد کی۔ شروع میں کل پڑھنے والوں کی تعداد اٹھّارہ تھی جن میں سے کچھ لوگ آہستہ آہستہ ہمیں چھوڑ گئے لیکن بارہ کی تعداد آخر تک رہی۔ ان سب پڑھنے والوں نے بڑی محنت کی۔ سب کے سب اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ چار ماہ کی مُدت میں اتنا لکھنا پڑھنا اُنھیں آگیا کہ وہ اِدھر اُدھر کی کتابیں پڑھ سکیں اور ایک دو صفحے لکھ سکیں۔ لیکن ان میں سے بعضوں کی ترقی تو واقعی حیرت انگیز ہی۔ مسٹر بلرام منڈا نے میری فرمایش پر چھوٹا ناگپور کے مشہور تیوہار "کرما" کی کہانی ۲۲ صفحات میں لکھ کر مجھے دی۔ خواہ زبان اور املا کی کتنی ہی غلطیاں کیوں نہ ہوں لیکن چار ماہ کی تعلیم کے بعد ۲۲ صفحات لکھ ڈالنا حیرت انگیز کام ہی۔

لیکن وسط نومبر میں اس شبینہ مدرسے کو بند کر دینا پڑا۔ اس کی وجہ اسکول کے امتحانات اور اساتذہ کی بعض دوسری مصروفیتیں تھیں۔ اس مہینے میں اس مدرسے کو دوبارہ جاری کرنا ہی اور اُمید ہی کہ اس مرتبہ پڑھنے والوں کی تعداد بہُت زیادہ ہوگی۔ اساتذہ کے علاوہ طلبہ بھی شریک ہوں گے۔

مسٹر ٹپّو نے جو مدرسہ قایم کیا تھا اس میں بعض لڑکیاں چھ میل کے فاصلے سے آیا کرتی تھیں۔ مشکل یہ تھی کہ یہ سب کی سب گوسنر

ہائی اسکول کی طالبات تھیں۔ جو دس بجے آکر اسکول میں رہتیں۔ ۴ بجے شام کو واپس جاتیں اور پھر شبینہ مدرسے میں اُردو پڑھنے کے لیے آیا کرتیں۔ اُن کا شوق ہر لحاظ سے قابل تقلید ہی۔ برسات کے موسم میں اکثر وہ سخت بارش میں بھیگ جایا کرتی تھیں۔ یہ چیز مسز پٹو کے لیے سخت پریشان کن تھی۔ جب مجھے اس کی اطلاع ملی تو بارش کی حالت میں آنے سے منع کیا گیا۔ لیکن بالکل بے سؤد۔ آخر ایک دؤسری صؤرت نکالی۔ اور وہ یہ کہ رانچی سے دؤ میل کے فاصلے پر کڈور میں ایک شبینہ مدرسہ قائم کیا گیا اور اُن لڑکیوں کو اُس نئے مدرسے میں منتقل کردیا گیا۔ اس نئے مدرسے کی ذمّہ داری مسز پٹو کی بڑی بہن مسز سیہن کو سونپی گئی۔ مسز سیہن نے بھی الٰہ آباد میں تعلیم پائی ہی اور دہلی کے ایک زنانہ اسکول میں معلّمہ رہ چکی ہیں۔ وہاں بھی پڑھنے والیوں کی تعداد بڑھتی گئی اور اس وقت کل تینتیس ۳۳ ہیں جن میں چند لڑکے بھی ہیں۔

۴ نومبر میں مسٹر پولس پکا کی کوششوں سے محلہ پتھر کھدوا میں ایک نیا شبینہ مدرسہ بنانے میں کام یاب ہوسکے۔ مسٹر پکا نے مرکز کے مدرسے میں اُردؤ پڑھی ہی اور کافی ترقی کرلی ہی۔ رات کے وقت وہ شبینہ مدرسے میں پڑھاتے ہیں اور دن کے وقت خود سبق لیتے ہیں۔ پھر مسٹر پکا کی کوششوں سے دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء میں مقامی ایس۔ پی۔ جی مشن کے گرو ٹریننگ اسکول میں ایک مدرسہ قایم کیا گیا۔ جس میں مسٹر عبدالمجید خاں نے جو اب تک مرکز کے شبینہ مدرسے میں پڑھایا کرتے تھے ـــــ پڑھانا شرؤع کیا۔

دسمبر میں ہمارے رفیق مسٹر الیاس صدیقی نے محلہ بندپٹری میں ایک شبینہ مدرسہ قایم کیا۔ جس میں پڑھنے والوں کی تعداد سولہ ہی اور مسٹر اکبر خاں صاحب نے گوال ٹولی محلے میں ایک شبینہ مدرسہ قایم کیا جس میں پڑھنے والوں کی تعداد بیس ہی۔

اکتوبر ۱۹۴۱ء میں مرکز کے زیرِ اہتمام رانچی سے چھٹی میل کے فاصلے پر کامکے میں لڑکوں کے لیے ایک دن کا مدرسہ قایم کیا گیا جس میں پڑھنے والوں کی تعداد چالیس ہی۔ اسی مدرسے سے متعلق ایک شبینہ مدرسہ بھی ہی جس میں پڑھنے والوں کی تعداد پچیس ہی۔ دن کے مدرسے میں صرف مسلمان بچے پڑھتے ہیں اور رات کے مدرسے میں مسلم اور غیر مسلم دونوں قوم کے افراد ہیں۔

نومبر میں ایک نیا مدرسہ بڑگائیں میں قایم کیا گیا جس میں چونتیس بچے تعلیم پاتے ہیں اس مدرسے سے متعلق ایک شبینہ مدرسہ بھی ہی جس میں ۲۵ آدمی تعلیم پارہے ہیں۔ اس شبینہ مدرسے میں مسلمان ہی مسلمان ہیں۔

جنوری ۱۹۴۲ء کے آغاز سے ہمارے کاموں میں اور بھی اضافہ ہوگیا ہی۔ اب تک ہم چار نئے شبینہ مدرسے قایم کرسکے ہیں۔ ایک کامکے عیسائی حلقوں میں ہی جس میں مرکز کے مدرسے کے تعلیم یافتہ مسٹر مسیح داس پڑھاتے ہیں۔ اس نئے مدرسے میں کل چھبیس لڑکے اور لڑکیاں اُردو پڑھ رہے ہیں۔ دوسرا مدرسہ نیا ٹولی رانچی میں قایم ہُوا جس میں مس شانتی ترکی پڑھاتی ہیں۔ ایک اور مدرسہ بنیا ٹولی میں قایم ہُوا جس میں مسز جیونتی ترکی پڑھایا کرتی ہیں اور اس میں پڑھنے

والوں کی تعداد بیس ہی۔ ایک اور شبینہ مدرسہ رانچی سے تنتیس میل دوُر ایک موضع گوبندپوُر میں قایم ہوُا ہی جس میں مسز توپنو پڑھاتی ہیں ابھی وہاں پڑھنے والیوں کی تعداد ۲۳ ہی۔

جنوری ۱۹۴۲ء کے ساتھ ہمارے کاموں میں کافی اضافہ ہوگیا ہی۔ اس کے ساتھ ہی ہماری تحریک میں بہُت زیادہ جان آگئی ہی اب مسیحی مشنریوں کے ذمہ وار افراد نے اِدھر خاص طور پر توجہ کی ہی ایس۔ پی۔ جی مشن کے Rev. R. F. King. نے اپنے گروڈ ٹریننگ اسکوُل اور پرائمری اسکوُلوں کے اساتذہ کے لیے اُردوُ پڑھنا اور جاننا لازمی کردیا ہی۔ رومن کیتھولک مشن نے اپنے لڑکیوں کے ایک اسکوُل میں اُردوُ تعلیم شروُع کردی ہی اور اُمّید ہی کہ بہُت جلد ہی ان تینوں مشنوں کے سمنری (پادریوں کی تعلیم گاہ) میں اُردوُ کی تعلیم لازمی طور پر جاری کردی جائے گی۔

پچھلے سال ہم تقریباً ساٹھ آدمیوں کو اُردوُ پڑھا سکے تھے۔ اس سال اُردوُ پڑھنے والوں کی تعداد مندرجہ ذیل نقشے سے معلوُم ہوسکتی ہی۔

(۱) مرکز	۲۰
(۲) سیرم ٹولی	۴۷
(۳) کڈور	۳۵
(۴) نیاٹولی	۲۴
(۵) ٹریننگ اسکوُل	۲۲
(۶) پتھرکھدوا	۲۴

(۷) کانکے	۴۴	بچّے (دن کے مدرسے میں)
"	۲۵	بڑے (شبینہ مدرسے میں)
(۸) بڑکائیں	۴۴	بچّے (دن کے مدرسے میں)
"	۲۵	بڑے (شبینہ مدرسے میں)
(۹) بیناٹولی	۲۰	
(۱۰) کانکے (عیسائی حلقہ)	۲۶	
(۱۱) ہندپیڑی	۱۶	
(۱۲) گوال ٹولی	۲۰	
(۱۳) گوبند پور	۲۳	
	۴۰۵	

ان کے علاوہ کتراس گڑھ، چائی باسہ، اور ہزاری باغ کے شبینہ مدرسے ہماری گزارشوں اور کوششوں سے قایم ہوے۔

ان میں زیادہ تعداد عیسائیوں کی ہی۔ مسلمان عیسائیوں کے مقابلے میں بہت ہی کم ہیں۔

آخر میں ہمیں اپنے رفیق کار الیاس صدیقی صاحب کا شکریہ ادا کرنا ہی جن کی خوش انتظامی کی بدولت دفتری تنظیم میں مجھے بہت مدد ملی۔ یہ ابھی نوجوان ہیں اور ان سے بہت اُمیدیں وابستہ ہیں۔

(سہیل عظیم آبادی مہتمم مرکز)

چند قابلِ ذکر کارگزاریاں

اینگلو انڈین جماعت اور اُردو

سال زیرِ رپوٹ میں انجمن نے اس جماعت کو جماعتی حیثیت سے اُردو کو اپنی قوم میں زیادہ مقبول بنانے کی طرف راغب کیا۔ اس سلسلے میں معتمد انجمن نے اس جماعت کے چند ممتاز لیڈروں سے تبادلۂ خیالات کیا۔ اس جماعت کے قائد سر ہنری گڈنی اور معتمد انجمن کے مابین دل چسپ مراسلت ہوئی۔ یہ مراسلت بصورتِ پمفلٹ انگریزی میں بہ تعداد کثیر چھاپ کر اینگلو انڈین اور یوروپین طبقے میں تقسیم کی گئی۔ اس کا اُردو ترجمہ ہماری زبان مؤرخہ ۱۶ر مئی ۱۹۴۱ء میں شایع ہُوا ہے۔ سر ہنری گڈنی نے اپنے خط میں اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ اُردو ہی ملک کی قومی زبان ہے۔ اور اس امر کی اہمیت جتلائی ہے کہ اینگلو انڈین جماعت کے لیے اس میں مہارت حاصل کرنا اقتضائے وقت ہے۔ اس مراسلت کی اشاعت کے بعد سے اینگلو انڈین اور یوروپین تعلیمی اداروں نے اُردو کو اپنے طلبہ میں زیادہ مقبول بنانے کی کوشش کا آغاز کیا اور اپنے مدارس کے لیے موزوں اُردو نصاب کی تیاری کے لیے انجمن سے مشورہ اور امداد کے متعلق خط و کتابت شروع کی۔ یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اس اہم مراسلت کا اُردو ترجمہ اس رپوٹ کے ضمیمے میں درج ہے۔

مردم شماری اور اُردُو

مردم شماری کے سلسلے میں انجمن نے زبان شماری کے متعلق بروقت لوگوں کو متنبہ کرنے کی منظّم کوشش کی نہ صرف اپنی شاخوں کو اس کام پر آمادہ کیا بلکہ دُوسری انجمنوں کے ارکان سے اس سلسلے میں بہُت کام لیا۔ ضرُوری ہدایات پر مشتمل اشتہارات و پوسٹر ہزارہا کی تعداد میں ملک بھر میں تقسیم اور چسپاں کرائے گئے معتمد اپنے دورے کے سلسلے میں جہاں کہیں گئے۔ کانفرنسوں میں مشاورتی جلسوں میں اور انفرادی طور پر بھی زبان شماری کے متعلق ہوشیار رہنے اور صحیح طریق کار اختیار کرنے پر زور دیا۔ متعدد کارکنوں کو انجمن کی جانب سے بھی مختلف علاقوں میں نگرانی و رہبری کے لیے تعینات کیا گیا۔ اطلاعات ثابت کرتی ہیں کہ بہ حیثیت مجمُوعی انجمن کی کوششیں بہُت نتیجہ خیز رہیں۔

آگرہ کالج اور بریلی کالج میں اُردُو کی ایم۔اے کلاسیں

انجمن نے اس کی کوشش کی کہ آگرہ یونیورسٹی سے ملحق دو کالجوں آگرہ کالج اور بریلی کالج میں اُردُو کی ام، اے کلاسیں مستقل طور پر قایم ہو جائیں۔ اس سلسلے میں یونیورسٹی کی شرائط کی تکمیل کی غرض سے انجمن نے کافی رقم کی اُردُو کتابیں اور چند وظائف دینے پر آمادگی ظاہر کی۔ بارے یہ کوشش جس میں ہر دو کالجوں کے چند فضلا

وارکان نے انجمن کی بڑی تن دہی کے ساتھ حمایت کی کام یاب ہوئی بریلی کالج میں چند اصطلاحی پیچیدگیوں کے سبب سال زیرِ بحث سے ایم اے کلاس کا آغاز نہ ہوسکا۔ لیکن یہ فیصلہ ہوگیا ہے کہ آیندہ سال سے ضرور اس کا آغاز کردیا جائے گا۔ آگرہ کالج میں اسی سال سے ایم۔اے کلاس کا آغاز ہوگیا ہے۔

محاذِ جنگ پر اُردو

اُن فوجی سپاہیوں کے مطالعے کے لیے جو محاذِ جنگ پر ہوں کتب واخبارات فراہم کرنے کا ایک سرکاری محکمہ ہے۔ انجمن نے فوجیوں کے لیے کافی تعداد میں اُردو کتب و رسایل مہیا کرنے کے لیے اس محکمے کے ساتھ اشتراکِ عمل کیا اور انجمن کی متعدد مطبوعات کافی تعداد میں اس محکمے کو ہدیۃً دیں اور اخبار "ہماری زبان" کی دس کاپیاں مستقل طور پر فراہم کرنے کا ذمّہ لیا۔

دہلی یونیورسٹی اور اُردو

انجمن کی طرف سے اس کی کوشش شروع کی گئی کہ دہلی یونیورسٹی میں اُردو کو وہی درجہ دیا جائے جو عربی، فارسی اور سنسکرت کو حاصل ہے۔ نیز مشرقی زبانوں کے طلبہ کو اپنی زبان میں سوالات کے جواب دینے کی اجازت دی جائے اور بتدریج مضامین وفنون کا ذریعۂ تعلیم اُردو کردیا جائے۔ ارباب دہلی یونیورسٹی سے ان مسایل پر پہلے مراسلت ہوتی رہی بعد ازاں انجمن ترقیٔ اُردو دہلی کے ایک وفد

نے ۲۶ر اپریل سنہ ۱۹۴۲ء کو دس بجے دن کو سر مارس گوائر وائس چانسلر دہلی یونیورسٹی سے اُن کے مقرّر کیے ہوئے وقت پر دہلی یونیورسٹی میں ملاقات کی، دورانِ ملاقات میں رائے بہادر ان۔ کے رجسٹرار دہلی بھی موجود تھے۔ وفد میں میرے علاوہ حسبِ ذیل حضرات شریک تھے۔

۱۔ جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب۔ جامعۂ ملّیۂ اسلامیہ دہلی

۲۔ جناب مرزا محمد سعید صاحب دہلوی۔

۳۔ جناب مولوی حبیبُ الرحمٰن خاں شروانی نوّاب صدر یار جنگ بہادر۔

۴۔ جناب پنڈت برج موہن صاحب دتاتریہ کیفیؔ دہلوی۔

۵۔ جناب مولوی سید ہاشمی صاحب فرید آبادی۔

۶۔ جناب رفیق الدین احمد صاحب اڈیٹر "ہماری زبان"

یہ وفد سر تیج بہادر سپرو کی سرکردگی میں جانے والا تھا۔ مگر وہ چونکہ اپنی خاص مصروفیتوں کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے انھوں نے ایک خط بھیجا جس میں نہایت مدلّل اور پُرزور طریقے سے وفد کے مطالبات کی حمایت کی تھی۔ یہ خط معتمدِ انجمن نے پڑھ کر سُنایا۔ وفد نے تین مطالبے پیش کیے۔

۱۔ اردو کو دہلی یونیورسٹی میں وہی حیثیت دی جائے جو عربی، فارسی اور سنسکرت کو حاصل ہے۔

۲۔ بتدریج فنون کا ذریعۂ تعلیم اُردو کر دیا جائے۔

۳۔ مشرقی زبانوں کے طلبہ کو اجازت ہونی چاہیے کہ وہ سوالات

کے جواب اپنی زبان میں دے سکیں۔

ان اُمور پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اور ارکان وفد نے اُردو زبان کی اہمیت اور وسعت اور اپنے مطالبات کی ضرورت پوری طرح وائس چانسلر صاحب کے ذہن نشیں کرائی۔ وہ وفد کی ملاقات سے بہت خوش ہوے اور اس امر کا اعتراف کیا کہ اس وفد کی گفتگو تمام تر تہذیبی اور تعلیمی نقطۂ نظر سے تھی۔ اور اس سے پہلے اُنھیں کبھی کسی وفد سے اِس قسم کی گفتگو کا موقع نہیں مِلا تھا۔ اور وعدہ فرمایا کہ یونیورسٹی کے نظام کی تبدیلی کے وقت جو عنقریب ہونے والی ہے ان اُمور کو پیشِ نظر رکھا جائے گا۔

ملازمت حکومتِ مدراس اور اُردو

صوبۂ مدراس میں انجمن کے ارکان اور ہمدردوں نے اس کی کوشش شروع کی کہ حکومتِ مدراس، مدراس سکرٹریٹ سروس اور مدراس منسٹوبل سروس میں بھرتی کے لیے اُردو کو مسلّمہ زبان تسلیم کرلے۔ شہر مدراس کے لیے اُردو ان اسامیوں کی بھرتی کے لیے پہلے سے مسلّمہ زبان منظور ہو چکی تھی۔ کافی جدّوجہد کے بعد حکومت مدراس نے صوبۂ مدراس کے مزید دس اضلاع کے لیے مذکورۂ بالا ملازمتوں کے سلسلے میں اُردو کو مسلّمہ زبان قرار دیا ہے۔

مخالفینِ اُردو کی تحریکوں کی مدافعت

سنہ ۱۹۳۶ء کے ناگپور والے بھارتیہ ساہتیہ پریشد کے اجلاس کے بعد سے مخالفین اُردو کے مظاہروں کا ہنگامہ اس زور شور کے ساتھ کبھی نہ اُٹھا جتنا کہ سنہ ۱۹۴۱ء میں۔ ملک کے ہر گوشے میں کانفرنسوں اجتماعوں اور مظاہروں کا ایک لامتناہی سلسلہ شرؤع ہوگیا۔ظاہری مقصد ہندی کی تبلیغ واشاعت ہوتا تھا(جس سے انجمن کو کوئی پرخاش نہیں) لیکن خطبات، تقاریر، تجاویز اور اقدامات کا حصۂ غالب اُردؤ کی مخالفت کے لیے وقف ہوتا تھا۔انجمن نے اس سلسلے میں ان کی ہر تحریک اور اقدام سے اپنے کو باخبر رکھا، دؤسروں کو آگاہ اور ہوشیار کیا اور ہر موقع پر پؤری پؤری مدافعت کی اور بحمداللہ بہت کام یاب ہوئی۔اُردؤ کے خلاف کیا طوفان اُٹھایا گیا تھا اور مخالفین اردؤ کے کیا کیا منصؤبے تھے اور کس کس طرح ان حملوں کی مدافعت کی گئی۔اس کی تفصیل "ہماری زبان" کی سنہ ۱۹۴۱ء کے فائل کے مطالعے سے معلؤم ہوسکتی ہی اور اس سلسلے میں انجمن کی کارگزاری کا صحیح اندازہ ہوسکتا ہی۔

معتمد کا دورہ

سالہائے ماسبق کی طرح اس سال بھی معتمد نے مختلف کاموں کے سلسلے میں متعدّد مقامات کا دورہ کیا۔ اور حسبِ دستورِ قدیم اس سال بھی اپنے دورے کے تمام مصارف اپنے پاس سے ادا کیے۔ سال زیرِ رپوٹ میں حسبِ ذیل مقامات کا دورہ کیا اور مختلف کانفرنسوں اور کمیٹیوں میں شرکت کی

جبل پور ۲۳ر جنوری کی صبح کو میں جبل پور پہنچا۔ دن کو چند مقامی با اثر حضرات سے انجمن کی شاخ کی تنظیم کے متعلق مشورے ہُوے۔ پانچ بجے شام کو رابرٹسن انجمن اسلامیہ ہائی اسکول کے ہال میں طلبہ اور تعلیم یافتہ حضرات کا ایک عام جلسہ ہُوا۔ جناب عطاء الرحیم صاحب ایم، اے، ایل ایل، بی۔ ایم، ایڈ (اڈنبرا) ہیڈ ماسٹر انجمن اسکول صدرِ جلسہ تھے۔ میں نے اپنی تقریر میں طلبہ کو خاص طور پر اعتدال پر قایم رہنے اور اردو کی ترویج و اشاعت کے لیے علمی کام کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ جلسے میں جناب مولانا مفتی برُہان الحق صاحب، جناب افتخار علی صاحب ایم۔ ایل، اے۔ جناب مہادیو پرشاد سامی صاحب پروفیسر اُردو (ہتکارنی) سٹی کالج جبل پور اور شہر کے دیگر معززین و وکلا شریک تھے۔ جبل پور میں عمارت فنڈ کی فراہمی کے لیے جناب مولانا مفتی برُہان الحق صاحب اور جناب عطاء الرحیم صاحب نے ذمہ داری لی۔

بالاگھاٹ (سی پی) جبل پور سے بالاگھاٹ آیا۔ یہاں کی انجمن اسلامیہ

تقریباً پچیس سال سے قومی کام کر رہی ہے اور اُردو زبان کی مفید خدمات انجام دے رہی ہے۔ انجمن کے اُردو کے اپنے مدرسے ہیں جن میں لڑکے اور لڑکیاں الگ الگ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ حال ہی میں انجمن نے اُردو لائبریری کے لیے ایک پختہ عمارت تعمیر کی ہے۔ ارکانِ انجمن کی استدعا پر میں نے اس نئی عمارت کا افتتاح کیا۔ یہ لائبریری میرے ہی نام سے موسوم کی گئی ہے۔ افتتاحی جلسے کے موقع پر کارکنانِ انجمن کو اُن کی خدمات کی داد دیتے ہوئے موجودہ حالات میں اُردو کی حفاظت و ترقی کے وسایل کی طرف توجہ دلائی۔ اسی موقع پر جناب سیّد علی اختر صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اپنے چھوٹے بھائی (سید علی شبّر حاتمی، بی۔ ایس سی (عثمانیہ) مالک کتاب خانۂ انجمن ترقئ اُردو حیدرآباد دکن) کی شادی کی تقریب میں مبلغ پان سو رُپے کا عطیہ انجمن کے عمارت فنڈ کے لیے دیا۔ صاحب موصوف کی یہ مثال قابلِ تقلید ہے۔

اٹارسی

۲۵ر جنوری کی شب کو اٹارسی پہنچا۔ انجمن ترقئ اُردو اٹارسی، انجمن نورالاسلام اور شبلی لائبریری کے ارکان اسٹیشن پر موجود تھے۔ نو بجے رات کو انجمنِ نورُالاسلام کے وسیع ہال میں ایک عام جلسہ ہوا۔ جس میں ارکانِ انجمن ہائے مذکور اور میں نے موزوں و مناسب تقریریں کیں۔ انجمن ترقئ اُردو اٹارسی ایک شبینہ مدرسہ کام یابی کے ساتھ چلا رہی ہے۔ ایک اچھی لائبریری بھی ہے جس میں تقریباً ڈیڑھ ہزار کتابیں ہیں۔ لائبریری اور شبینہ مدرسہ انجمنِ نورالاسلام کی عمارت میں ہے۔ خود اس انجمن کا ابتدائی

اُردو، مدرسہ اور انگریزی مڈل اسکول اسی عمارت میں ہے۔ اٹارسی بہت ہی چھوٹا سا قصبہ ہے۔ ریلوے ملازمین آبادی کی رونق ہیں۔ اٹارسی اور بالا گھاٹ کے لوگ جس خلوص، جوش اور سرگرمی کے ساتھ کام کرتے ہیں بڑے شہروں کے لیے قابلِ تقلید ہے۔

گوالیار

۲۷ر جنوری کو گوالیار کے چند جوشیلے اور مخلص کارکنوں کی دعوت پر اُردو کانفرنس لشکر گوالیار کی صدارت کے سلسلے میں گوالیار آیا۔ کانفرنس اسی روز شام کو ۳½ بجے عیدگاہ کمبو کے میدان میں شروع ہوئی۔ مجلس استقبالیہ کے صدر جناب سیّد افتخار حسین صاحب اور سکریٹری شمس الدین صاحب تھے۔ جناب منظر عالم صاحب، ایم، اے، ایل ایل، بی ایڈووکیٹ کانفرنس کے روحِ رواں تھے۔ اس کانفرنس میں گوالیار میں اُردو کے متعلق چند ضروری اور اہم تجویزیں منظور ہوئیں۔ بعض حکّامِ ریاست نے بہ کثرت سنسکرت آمیز ہندی کے استعمال کا ایک سلسلہ شروع کردیا تھا۔ کانفرنس نے ایک مؤثّر تجویز کے ذریعے مہاراجہ گوالیار کی توجّہ اس امر کی جانب مبذول کرائی۔ جناب کرشن بہادر ایڈووکیٹ وسابق وکیل سرکار نے تجویز کی تایید کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کیا خوب بات کہی کہ:-

"میں نے بزرگوں سے سُنا ہے کہ آلو اور تمباکو ہمارے ملک میں یورپ اور امریکہ سے آئے لیکن ہم نے ان دونوں کو اپنا لیا ہے اور ہمیں ان سے کوئی پرہیز نہیں۔ اُردو ہمارے ہی گھر میں پیدا ہوئی اور ہمیں نے اُسے پروان چڑھایا۔

پھر بھلا ہم اس سے کیوں کر تعصب رکھ سکتے ہیں ۔ جو
لوگ اپنی ناسمجھی سے اُردو کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے وہ
غلطی پر ہیں ۔ کیونکہ یہ زبان امریکہ یا عرب سے ہمارے ملک
میں نہیں آئی بلکہ اس کا جنم ہی ہندو مسلمانوں کے میل
ملاپ سے ہُوا ہی"

بمبئی ۲۸ر جنوری کو گوالیار سے روانہ ہوکر بمبئی پہنچا یہاں دو روز
قیام رہا اور متعدد اہم اور ضروری اُمور سر انجام پائے ۔ جناب نجیب
اشرف ندوی صاحب پروفیسر اسماعیل کالج اندھیری و سکرٹری انجمنِ
ترقیٔ اُردو صوبۂ بمبئی ۔ اس صوبے میں اُردو کی توسیع و ترقی کے
لیے بے لوث خدمت کررہے ہیں ۔ بحمداللہ آپ کی کوششیں کامیاب
اور مفید ثابت ہورہی ہیں ۔ دورانِ قیام بمبئی میں آپ سے اور دیگر
ہمدردانِ اُردو سے مقامی حالات کے متعلق تبادلۂ خیال ہُوا اور مشورے
کیے گئے ۔ مسٹر سہراب مودی (منروا مووی ٹون) اُردو کے بڑے ہمدرد
اور دل دادہ ہیں اُن سے بھی ملاقات ہوئی ۔ حضرت مولانا سیدنا طاہر
سیف الدین صاحب پیشوائے بوہیر کے سکرٹیری سے بھی مِلا اور
مُلّا صاحب موصوف نے انجمن کی عمارت کی تعمیر میں پانچ ہزار رُپے کا عطیّہ
دینے کا جو وعدہ کیا تھا وہ یاد دلایا ۔ انھیں دنوں ہز ہائی نس
مہاراجا صاحب بہادر ریاست جمّوں و کشمیر بمبئی میں مقیم تھے ۔
آپ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور انجمن کی مطبوعات
کا ایک سٹ خدمت میں پیش کیا اور انجمن کی اعانت کی استدعا کی ۔
ہز ہائی نس نے انجمن کی اسٹینڈرڈ انگلش اُردو ڈکشنری کو بہت پسند

کیا اور انجمن کی عمارت کے لیے دس ہزار کا عطیہ عنایت فرمایا کہ اس رقم سے عمارت کا ایک حصّہ تعمیر کر کے کشمیر ہال کے نام سے موسُوم کیا جائے۔

پٹنہ بمبئی کے کاموں سے فرصت پا کر پٹنہ آیا۔ مقامی سربرآوردہ اصحاب اور کارکن حضرات سے صوبۂ بہار میں تنظیم کے متعلق ضرُوری مشورے ہوئے۔ عمارت فنڈ کی فراہمی کی طرف لوگوں کو توجہ دلائی۔ اس سلسلے میں جناب مولوی سیّد تقی الدین صاحب نائب معتمد امورِ دستوُری (حیدرآباد) نے بڑی اعانت کی۔ اکثر مقامات پر ساتھ گئے اور بااثر حضرات سے ملایا۔ کچھ رقم نقد وصُول ہوئی اور متعدد اصحاب نے وعدے فرمائے۔ اسی زمانے میں آنریبل عبدالعزیز صاحب صدرالمہام عدالت وامُورِ مذہبی سرکارعالی حیدرآباد جو انجمن کی خاص طور پر سرپرستی فرماتے رہتے ہیں پٹنہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ ممدُوح کے دولت کدے پر ۱۴؍فروری کو عمارت فنڈ کی فراہمی کے لیے ایک مشاورتی جلسہ ہُوا جس میں یہ طے ہُوا کہ اس علاقے میں فراہمی فنڈ بذریعۂ فروختِ رسیدات رُپیہ فنڈ کا کام جناب انیس الحق فخرالدین صاحب کے سپرد کر دیا جائے۔ صاحب موصُوف نے بہ خوشی اس ذمہ داری کو قبُول کر لیا اور تن دہی کے ساتھ کام کا آغاز کیا۔

۵؍فروری سے ۹؍فروری تک ضلع پٹنہ کے چند مشہُور قصبات کا دورہ کیا اور تنظیم و فراہمی عمارت فنڈ کے لیے لوگوں کو ہر جگہ راغب کیا۔ اس سلسلے میں دیسنہ، بازید پُور

استھانواں، تیغ پورہ (ضلع مونگیر) کے قصبات کا دورہ کیا۔ ہر جگہ لوگوں نے آمادگی ظاہر کی اور کچھ نہ کچھ کام ہو ہی گیا۔ ۱۱ر فروری کو پٹنہ واپس آیا۔ اسی روز بہار میں تنظیمِ کار کے متعلق ایک مشاورتی جلسہ طلب کیا گیا تھا۔ تبادلۂ خیالات اور بحث و مشورہ کے بعد لائحۂ عمل مرتّب کیا گیا۔ توقع ہے کہ اس پر عمل درآمد سے اس صوبے میں کام حسبِ دل خواہ ہُوا کرے گا

۱۲ر فروری کو ہندُستانی کمیٹی کے جلسے میں شرکت کی۔

گیا ۱۳ر فروری کو گیا پہنچا۔ جناب مولوی انیس الحق فخرالدین صاحب ہمراہ تھے۔ اسی روز ٹاؤن ہال گیا میں زیرِ صدارت جناب شاہ مصطفٰے احمد صاحب ایک عام جلسہ ہُوا۔ میں نے اپنی تقریر میں اُردُو کی حفاظت اور توسیع کی طرف توجہ دلائی اور انجمن کی عمارت کے لیے فراہمی فنڈ کی اپیل کی۔ جناب شاہ مصطفٰے احمد صاحب صدرِ جلسہ نے ایک سو ایک رُپے کے عطیے کا اُسی وقت اعلان کیا اور دیگر متعدد حضرات نے نقد چندے دیے اور متعدد وعدے کیے۔ شاہ مصطفٰے احمد صاحب مولوی ریاست علی صاحب اور جناب سیّد ابوعبداللہ حسین امام صاحب ممبر کونسل آف اسٹیٹ نے بڑی مدد کی۔ گیا سے پھر پٹنہ واپس آیا۔ یہاں ۱۴ر فروری کو انجمن ترقیِ اُردُو بہار کے جلسے میں شرکت کی۔ اس جلسے میں پورینہ اور چھوٹا ناگپور میں اُردُو کی اشاعت کے متعلق مفید لائحۂ عمل مرتب کیا گیا۔

الہ آباد

۱۴ر فروری کو پٹنہ سے الہ آباد آیا۔ یہاں چند مقامی ممتاز اصحاب سے انجمن کے بعض اُمور کے متعلق ضروری گفتگو کی۔ اور ایک روز قیام کر کے ۱۶ر فروری کو دہلی واپس ہُوا۔

لائل پور

بزمِ ادب لائل پوُر کے زیرِ اہتمام ۲۳ر و ۲۴ر فروری کو دوُسری کل پنجاب اُردوُ کانفرنس ہوئی۔ اس کی صدارت کے لیے میں لائل پوُر آیا۔ یہ بزم اپنے ضلع اور اطراف میں اُردوُ کی بہت مفید اور قابلِ قدر خدمات انجام دے رہی ہے اور اس کے کارکنوں میں کام کرنے کا ذوق اور سلیقہ بھی ہے۔ منتظمینِ کانفرنس نے اجلاس کو کامیاب بنانے میں بڑی جدّوجہد کی۔ کانفرنس کا پہلا اجلاس ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں ۲۳ر فروری کو دس بجے صبح کے وقت شروُع ہُوا۔ افسرانِ ضلع، ممتاز تجّار، وکلا اور تعلیم یافتہ حضرات سے ہال بھرا ہُوا تھا۔

خان بہادر مولوی فتح الدین صاحب پرنسپل زراعتی کالج لایل پوُر صدر مجلسِ استقبالیہ تھے۔ آپ کا خطبہ پُراز معلوُمات اور پُرمغز تھا۔ کانفرنس میں سر تیج بہادر سپرُو صدر مرکزی انجمن مسٹر محمّد علی جناح، سر سکندر حیات خاں اور سر گوکل چند نارنگ اور دیگر مشاہیرِ ہند کے پیغامات پڑھ کر سُنائے گئے۔

اہم اور مناسب تجاویز منظوُر ہوئیں۔ اچھّے مقالے پڑھے گئے۔ خلیق قریشی صاحب، سری کرشن صاحب کپوُر پرنسپل

گورنمنٹ کالج، خان بہادر شیخ نور محمد صاحب ڈپٹی کمشنر لائل پور، شیخ محمد مسلم صاحب ایڈووکیٹ اور پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی صاحب اور چند دیگر حضرات نے پُرمغز تقریریں کیں۔ ایک بہت کامیاب مشاعرہ بھی ہوا۔ جس میں پنجاب کے مشہور شعراء کے علاوہ ہندستان کے ممتاز شعرا نے شرکت کر کے کلام سنایا۔ یہ اجتماع نمایندہ ممتاز اور باا‌ثر حضرات کی شرکت کے سبب امتیازی کہے جانے کے قابل تھا۔ کانفرنس کے ایک اجلاس میں انجمن کی عمارت کے لیے کافی چندہ لائل پور کی طرف سے دینے کا اعلان کیا گیا۔ اہل لائل پور اور ارکانِ بزم ادب کی کارگزاریاں قابلِ تحسین ہیں۔

رام پور (اسٹیٹ) رامپور کے علمی ذوق رکھنے والے چند ممتاز اصحاب کی دعوت پر "رضا اکاڈمی" کے افتتاح کے موقع پر رامپور آیا۔ اس اکاڈمی کی اپنی عمارت ہے اور اس کے سرپرست خود ہز ہائی نس والئ رامپور ہیں۔ جن کے نام سے یہ اکاڈمی موسوم ہے۔ ۲ر مارچ کو جوبلی پارک کے متصل ایک شاندار پنڈال میں افتتاحی جلسے کی تقریب ہوئی۔ ہز ہائی نس نے بہ نفس نفیس رسمِ افتتاح ادا کی۔ ہندستان کے متعدد اہلِ علم مشاہیر اس جلسے میں شریک تھے۔ مناسب حال تقریروں کے علاوہ چند علمی مقالے بھی پڑھے گئے۔

لاہور انجمن حمایتِ اسلام لاہور۔ ہر سال اپنا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے کرتی ہے۔ یہ جلسے کئی روز جاری رہتے

ہیں اور مختلف موضوعات سے متعلق ہوتے ہیں جن میں چند سال سے ایک دن اُردو کے لیے وقف ہوتا ہی۔ اس سال سالانہ جلسے کے سلسلے میں ۱۲ اپریل یوم اُردو کے لیے مخصوص کیا گیا۔ اس کی صدارت میرے سپرد تھی۔ میں نے اپنے خطبۂ صدارت میں پنجاب اور ملک میں اُردو ہندی جھگڑے کے متعلق روشنی ڈالی۔ جلسہ بہت کامیاب رہا۔

انجمن کی نئی شاخیں

یہ امر باعثِ مسرت ہی کہ انجمن کی آواز گوشے گوشے تک پہنچ رہی ہی اور ہر سال اس کی شاخوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا چلا جارہا ہی۔ یوں تو ملک بھر میں بے شمار مجالس اور انجمنیں ہیں جو اپنے اپنے طریقے پر اُردو کی خدمت کررہی ہیں اور اس لحاظ سے ہمارے شکریے کی مستحق ہیں۔ لیکن اب یہ احساس قوی تر ہوتا چلا جارہا ہی۔ کہ کسی مرکز سے باضابطہ طور پر ملحق ہوکر اس کے تحت کام کرنے سے نتائج زیادہ فائدہ بخش ہوتے ہیں۔ سال گزشتہ شاخوں کی مجموعی تعداد ۲۳۲ تھی۔ سالِ زیرِ رپوٹ میں چوبیس مزید شاخوں کا اضافہ ہُوا۔ نئی شاخوں کے قیام کی مختصر کیفیت درجِ ذیل ہی۔

۱۔ استھانواں (ضلع پٹنہ) معتمد اعزازی انجمن کی آمد کے موقع پر ۷ر فروری کو مدرسۂ محمدیہ میں زیرِ صدارت مولوی عبدالرؤف صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر مدارس باشندگان استھانواں کا ایک عام جلسہ ہُوا۔ مولوی سیّد تقی الدین صاحب معتمد محکمۂ امور دستوری اور معتمدِ اعزازی نے توسیع و ترقیٔ اُردو کی خدمت پر تیّار ہونے کی طرف اپنی تقریروں میں توجہ دلائی۔ اس جلسے میں انجمن کی شاخ کا قیام عمل میں آیا۔ صدرِ جلسہ، شاخ کے صدر اور مولوی

اسرار الحق صاحب محمودی وکیل معتمد منتخب ہوئے۔ مردم شماری کے فارموں کی خانہ پُری کی نگرانی اور انجمن کے عمارت فنڈ کی فراہمی کے لیے مناسب تجویزیں منظور ہوئیں۔

۲۔ ٹانڈہ (ضلع فیض آباد) ۱۹ر فروری کو خیر بہوروی صاحب نمایندہ انجمنِ ترقیٔ اُردو کی آمد کے موقع پر جناب ظہیر اشرف صاحب وکیل کی صدارت میں ایک جلسہ سیٹھ حیات محمّد صاحب کے دولت کدے پر ہوُا۔ خیر بہوروی صاحب نے مردم شماری کے متعلق مناسب ہدایتیں سُنائیں اور شاخ کے قیام کی تجویز پیش کی جس سے حاضرین نے اتفاق کیا اور شاخ کا قیام عمل میں آیا۔ جناب سیٹھ حیات محمّد صاحب صدر اور جناب مولوی محمّد یوُسف صاحب معتمد منتخب ہوئے۔

۳۔ فیض آباد خیر بہوروی صاحب نمایندۂ انجمنِ ترقیٔ اُردو کی تحریک پر ایک جلسۂ عام میں انجمن کی شاخ قائم کی گئی۔ خان بہادر محبوُب حسین خاں صاحب صدر اور خواجہ محمد یعقوب صاحب معتمد منتخب ہوئے۔ اس کے بعد ایک مشاعرہ زیرِ صدارت جناب احسان دانش صاحب منعقد ہوُا۔ جس میں صدرِ مشاعرہ، خیر بہوروی صاحب اور متعدد دیگر شعرا نے اپنا کلام سُنایا۔

۴۔ لشکر (گوالیار) اُردو کانفرنس گوالیار کے اجتماع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے لشکر میں انجمنِ ترقیٔ اُردو

کی شاخ کے قیام کی داغ بیل ڈالی گئی تھی۔ ۱۹ر مارچ کو اس کا پہلا جلسہ زیرِ صدارت کرشن بہادر صاحب وکیل منعقد ہُوا جس میں انجمن کے نصب العین کی تشریح کی گئی کہ اسے سیاست و مذہب سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اور قواعد و ضوابط کی تکمیل کے لیے مناسب طریقۂ کار اختیار کیا گیا۔

۵۔ سُلطان پور (اودھ) ۹ر اپریل کو زیرِ صدارت حضرت جگر مُرادآبادی، وکٹوریہ منزل ہال، سلطان پور (اودھ) میں ایک جلسۂ عام منعقد ہُوا۔ جناب خیر بہوروی صاحب کی تحریک پر انجمن کی شاخ کا قیام عمل میں آیا جناب آفتاب احمد صاحب منصف، صدر، اور جناب تفضل حسین خاں صاحب وکیل معتمد منتخب ہوے۔

۶۔ رانچی ۲۰ر مارچ کو جناب آل امام صاحب چمنوی کے دولت کدے پر صاحب موصُوف ہی کی صدارت میں مقامی ارباب ذوق کا ایک عام جلسہ ہُوا جس میں انجمن ترقیٔ اُردُو کے مقامی ادارے کے قیام کی تجویز منظور ہوئی۔ صدر جلسہ صدر ادارہ اور مولوی عبدالولی صاحب دسنوی معتمد منتخب

۷۔ شاہ جہاں پور ۶ر اپریل کو اسلامیہ ہائی اسکوُل کے ہال میں ایک جلسۂ عام زیرِ صدارت جناب پنڈت امرناتھ صاحب ساحر منعقد ہُوا۔ شہر کے معززین و رؤسا و حکام شریکِ جلسہ تھے۔ جناب خیر بہوروی صاحب نمایندۂ انجمنِ ترقیٔ اُردُو کی تحریک پر انجمن ترقیٔ اُردُو کی شاخ قایم کی گئی۔ بالاتفاق جناب جگموہن ناتھ صاحب رینہ شوق

ڈپٹی کلکٹر صدر اور جناب عبدالرحیم خاں صاحب معتمد منتخب ہوئے بعدہٗ ایک بہت کامیاب مشاعرہ ہُوا جس میں مقامی شعرا کے علاوہ بیرونجات کے متعدد ممتاز شعرا نے اپنا کلام سُنایا۔

۸۔ سُلطان پُور (ضلع مظفر پُور) خیر بہوروی صاحب نمایندۂ انجمن ترقیٔ اُردُو کی تشریف آوری کے موقع پر ایک جلسہ عام میں انجمن کی شاخ کا قیام عمل میں آیا۔ جناب خیر بہوروی صاحب اور جناب طفیل احمد خاں صاحب کی تقریروں کے بعد شاخ کے قیام کی تجویز منظور ہوئی اور عہدے داروں اور ارکان مجلس منتظمہ کا انتخاب ہُوا۔ جناب سید فضل الرحمٰن صاحب شمسی (علیگ) صدر اور جناب جمیل احمد خاں صاحب معتمد منتخب ہوے۔

۹۔ حاجی پُور (ضلع مظفر پُور) ۱۳ر مئی کو مقامی اربابِ ذوق کا ایک جلسۂ عام مولوی جمیل صاحب کے دولت کدے پر زیر صدارت جناب محمد منظرالدین احمد صاحب بی، اے (آنرز) منعقد ہُوا۔ جناب خیر بہوروی صاحب کی تحریک اور دیگر حضرات کی تائید کے بعد باضابطہ انجمن ترقیٔ اُردُو (ہند) کی شاخ قایم کی گئی۔ جناب مولوی محمد جمیل صاحب وکیل، صدر اور جناب جمیل احمد علوی صاحب معتمد منتخب ہوے۔ ان کے علاوہ نائبین صدر نائبین معتمد اور ارکانِ مجلسِ منتظمہ کا بھی انتخاب عمل میں آیا

۱۰۔ بنگلور جناب محمد ہارون صاحب نوید، جناب ایم۔ اے حسین صاحب (آنریری ناظم ضلع ہندی ادھیایک پرچارک سبھا) اور بعض دیگر مخلصین کی کوششوں کی بدولت

۲۲ر اپریل کو حامیانِ اردو کے ایک جلسے میں انجمن کی شاخ قایم ہوئی۔ جناب محمد ہارون صاحب نوید صدرِ انجمن اور جناب ایم۔اے حسین صاحب معتمد کے علاوہ دیگر عہدہ داروں اور دس ارکانِ مجلسِ عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

۱۱۔ ڈیہرہ دون

۲۶ر اپریل کو ایک عام جلسے میں انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی کی شاخ کا قیام عمل میں آیا جناب سید حافظ امیر حسن صاحب صدر اور جناب سید نذیر احمد صاحب نذیر معتمد منتخب ہوے۔ ان کے علاوہ دیگر عہدہ داروں کا بھی انتخاب عمل میں آیا۔

۱۲۔ سیوان (ضلع سارن)

۲۶ر مئی کو جناب مولوی محمد داؤد ومحمد یعقوب صاحب کی کوٹھی "نشاط" کے وسیع چمن میں حامیانِ اُردو کا ایک جلسۂ عام زیر صدارت جناب رادھا پرشاد صاحب وکیلِ منعقد ہُوا۔ جناب خیر بہوروی صاحب نمایندۂ انجمنِ ترقیٔ اُردو نے "اُردو ہندو مسلم کی مشترکہ زبان ہے" پر تقریر فرمائی۔ جلسے نے بالاتفاق یہ تجویز منظور کی کہ انجمن ترقیٔ اُردو کی شاخ قایم کی جائے اور عہدہ داروں اور ارکانِ مجلسِ عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ علاوہ دیگر ارکان کے جناب مولوی محمد عزیز صاحب بی،اے (علیگ) آنریری مجسٹریٹ سیوان صدر اور جناب بابو رادھا پرشاد صاحب وکیل۔ جناب نورالہدے صاحب یکتا اور جناب مولوی محمد مصطفےٰ صاحب وکیل بی۔اے (علیگ) معتمدین منتخب ہوے۔

۱۳۔ سرائے میر (ضلع اعظم گڑھ) ۱۷ر جون کو مدرستہ الاصلاح کا سالانہ مشاعرہ زیرِ صدارت جناب اقبال احمد صاحب سہیل ایم۔اے۔ایم، ایل، اے منعقد ہُوا۔ اس مشاعرے میں جناب خیر بہوروی صاحب نمائندۂ انجمنِ ترقیٔ اردو بھی شریک تھے۔ حاجی رشید الدین صاحب نے خیر بہوروی صاحب کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کے مقصدِ سفر پر روشنی ڈالی اور تحریک کی کہ سرائے میر میں انجمن کی شاخ کا قیام عمل میں لایا جائے۔ مولانا امین احسن اصلاحی صاحب صدر اور مولانا ابواللیث اصلاحی صاحب معتمد منتخب کیے گئے۔

۱۴۔ راجا پور سکرور (ضلع اعظم گڑھ) ۱۳ر جون کو حامیانِ اُردو کا ایک جلسہ مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی کی زیرِ صدارت منعقد ہُوا۔ جناب خیر بہوروی صاحب نے زبان وادب کے تحفظ وبقا کے مسئلے پر روشنی ڈالتے ہوئے قیام شاخ کی تحریک کی جو بالاتفاق منظور ہوئی۔ جناب مولوی نجم الدین اصلاحی صاحب صدر اور جناب مولوی نبی احمد صاحب معتمد منتخب ہوئے۔

۱۵۔ سیدھا سلطان پور (ضلع اعظم گڑھ) ۱۲ر جون کو جناب خیر بہوروی صاحب نمایندۂ انجمنِ ترقیٔ اُردو کی آمد کے موقع پر ایک عام جلسہ زیرِ صدارت مولانا صدر الدین صاحب اصلاحی منعقد ہُوا۔ جناب فاروق احمد صاحب بی، اے (علیگ) کی تحریک پر انجمن کی شاخ قایم

کرنے کی تجویز بالاتفاق منظور ہوئی ۔ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب اصلاحی صدر اور مولانا صدرالدین صاحب اصلاحی سکریٹری مقرر ہوئے

۱۶۔ ہمی پور (ضلع اعظم گڑھ) ۱۵ر جون کو ہمی پور کے اربابِ ذوق کا ایک جلسہ زیرِ صدارت مولوی نورالہدےٰ صاحب اصلاحی، جناب خیر بہوروی صاحب نمائندہ انجمن ترقیٔ اردو کی تقریر و پیغام سننے کے بعد منعقد ہوا جناب صدر اور خیر بہوروی صاحب کی تقریر کے بعد انجمن کی شاخ کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے صدر جناب مولوی نورالہدیٰ صاحب اصلاحی اور معتمد مولوی ابوسفیان صاحب اصلاحی منتخب ہوے۔

۱۷۔ مسلم پٹی (ضلع اعظم گڑھ) جناب خیر بہوروی صاحب نمایندۂ انجمن ترقیٔ اردو کی آمد کے موقع پر جناب مرزا ابوالبقا صاحب وکیل کی صدارت میں ایک جلسۂ عام منعقد ہوا۔ جس میں انجمن کی شاخ قایم کرنے کی تجویز بالاتفاق منظور ہوئی اور جناب مرزا ابوالبقا صاحب صدر اور مرزا رفیق احمد صاحب معتمد منتخب ہوے۔

۱۸۔ چائی باسہ (چھوٹا ناگپور، بہار) ۱۸ر جون کو ایک جلسۂ عام میں انجمنِ ترقیٔ اردو کی شاخ قایم کرنے کی تجویز بالاتفاق منظور ہوئی اور عہدہ داروں اور ایک بااثر مجلسِ عاملہ کے ارکان کا انتخاب عمل میں آیا۔ جناب مولوی محمد مصطفیٰ صاحب صدر اور جناب مولوی منصو

احمد صاحب ناظم منتخب ہوئے۔

۱۹۔ لونیا ڈیہہ (ضلع اعظم گڑھ) انجمن ترقئ اُردو کی شاخ کے باضابطہ قیام کے مقصد سے مقامی ارباب ذوق کا ایک جلسہ ۲۰ جون کو منعقد ہُوا۔ باتّفاقِ رائے انجمن کا قیام عمل میں آیا۔ عہدہ داروں اور ممبرانِ مجلسِ عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ جناب شیخ کرم علی صاحب صدر اور محمّد اسحاق خاں صاحب سکریٹری منتخب ہوئے۔

۲۰۔ ادری (ضلع اعظم گڑھ) جناب رازق داد خاں صاحب رئیس قصبہ ادری کی زیرِ صدارت ۲۹ جون کو ایک جلسۂ عام منعقد ہُوا۔ جناب خیر بھوروی صاحب نمایندۂ انجمنِ ترقئ اُردو (ہند) نے اُردو کی موجودہ کشمکش اور اس کی توسیع واشاعت کی طرف توجہ دلائی۔ باتفاقِ رائے انجمن کی شاخ قایم کرنے کی تجویز منظور ہوئی۔ اور ارکانِ مجلسِ عاملہ اور عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ جناب مولوی محمّد امین صاحب صدر اور جناب مولوی عبدالمجید صاحب انجم سکریٹری منتخب ہوئے۔

۲۱۔ نارکل ڈانگہ (کلکتہ) ۸ جون کو نارکل ڈانگہ کے اربابِ ذوق کا ایک جلسہ منعقد ہُوا جس میں یہ طے پایا کہ اُردو کی توسیع واشاعت اور اُردو داں طبقے میں ادبی ذوق پیدا کرنے کی غرض سے انجمن ترقئ اُردو (ہند) کی ایک شاخ یہاں قایم کی جائے۔ عہدہ داروں اور ارکانِ مجلسِ عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ جناب پروفیسر طاہر رضوی صاحب نگراں، جناب ڈاکٹر

محمود حسن صاحب، صدر اور جناب اے، ایف، ممتاز الحق صاحب ساغر بی، اے سکریٹری اور جناب مسعود حسن شمس صاحب جوائنٹ سکریٹری منتخب ہوئے۔ انجمن نے تین شعبہ جات، شعبۂ تحریر، شعبۂ تقریر، شعبۂ دار المطالعہ قایم کرکے اپنا کام انہماک کے ساتھ شروع کردیا ہے۔

۲۲-ساکچی (جمشید پور) اس صنعتی آبادی میں انجمنِ ترقیٔ اُردو کی شاخ قایم ہونے کی تجویز منظور ہوئی اور عہدہ داروں اور ارکانِ مجلسِ عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ جناب بی، ڈطی ایچاپوریا صاحب بی، اے (کینٹب) صدر اور جناب مسعود احمد صاحب ایم۔ اے (علیگ) معتمد منتخب ہوے۔

۲۳-چوراؤن (ضلع سارن) ۱۷ اگست کو ایک جلسۂ عام زیرِ صدارت جناب مولوی عبدالحق صاحب سکنڈ ماسٹر مڈل اسکول سمرہ منعقد ہُوا۔ جناب خیر بہوروی صاحب نمایندۂ انجمنِ ترقیٔ اُردو (ہند) کی تحریک پر انجمن کی شاخ کا قیام عمل میں آیا۔ جناب مولوی محمّد فائق صاحب صدر اور جناب عبدالصمد صاحب سکریٹری منتخب ہوے۔ دیگر عہدہ داروں اور مجلسِ عاملہ کا انتخاب ہُوا۔

۲۴-گوپال گنج (ضلع سارن) وی، ایم، ایچ، ای اسکول گوپال گنج کے طلبہ کا ایک جلسہ مولوی محمّد علی رضا صاحب مختار کی صدارت میں منعقد ہُوا جناب خیر بہوروی صاحب نمایندۂ انجمن ترقیٔ اُردو نے زبان کی اہمیت اور اس کی خدمت وحفاظت کی خاص ضرورت پر

تقریر فرمائی۔ جلسے میں بالاتفاق یہ طے ہوا کہ انجمنِ ترقیٔ اُردو کی ایک شاخ قایم کی جائے۔ عہدہ داروں اور ارکانِ مجلسِ عاملہ کا انتخاب ہُوا۔ جناب سیّد علی امام صاحب بی، اے (علیگ) صدر اور جناب محمّد ظہیر عالم صاحب سکرٹری منتخب ہوے۔

***
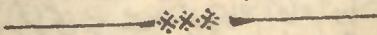
شاخوں کی کارگزاری

انجمن کی شاخوں نے حسبِ سالہائے ماسبق اپنے اپنے علاقوں میں بہ حیثیتِ مجموعی بہت مفید کام انجام دیا۔ ان کے ذریعے انجمن کی آواز اور ہدایات ملک کے کونے کونے میں پہنچتی رہی۔ چند شاخوں کی کارگزاری کی مختصر کیفیت درجِ ذیل ہے۔

انجمن ترقیٔ اُردو، کوہاٹ (سرحد) انجمن کی یہ شاخ پابندی کے ساتھ علمی و ادبی جلسے کرکے صحیح مذاق پیدا کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اس کے زیرِ انتظام متعدد علمی و ادبی اجتماع ہوئے۔ جن میں پُراز معلومات مقالے پڑھے گئے ۱۵ر فروری کو اس انجمن کی طرف سے غالب کی بہتّر سالہ برسی منانے کے سلسلے میں ٹاؤن ہال میں ایک بہت کامیاب جلسہ ہوا۔

انجمنِ ترقیٔ اُردو، راولپنڈی انجمن کی یہ شاخ اپنے حلقۂ اثر میں ادبی دلچسپیوں کو قایم رکھنے اور بڑھانے میں خاص طور پر کوشاں رہتی ہے۔ اس کے علاوہ حفاظت و توسیع اُردو کے سلسلے میں ضروری فرائض انجام دیتی رہتی ہے۔ سالِ زیرِ رپوٹ میں اس انجمن کے ۲ر فروری کے جلسے میں مردم شماری کے متعلق مرکز کی طرف سے جو گشتی شائع

ہوئی تھی اُسے پڑھ کر سنایا گیا۔ اور اس پر عمل درآمد کرنے کے متعلق مناسب تجاویز وطریقِ کار طے کیے گئے۔ ۱۹ فروری کو اس انجمن نے بڑی دھوم دھام کے ساتھ یوم اقبال منایا۔ باہر سے ممتاز اہلِ ذوق وادب کو مدعو کیا گیا۔ جناب خواجہ غلام السیدین صاحب (ناظم تعلیمات ریاستِ کشمیر وجمّوں) خاص طور پر صدارت جلسہ کے لیے راولپنڈی تشریف لائے۔

سِسوابازار (اعظم گڑھ) یہ نوعمر شاخ اپنے علاقے میں بقدرِ وسعت مفید کام کرتی رہتی ہے۔ انجمن سے وقتاً فوقتاً جاری شدہ ہدایتوں کو اپنے حلقۂ اثر میں تبلیغ کرتی رہتی ہے۔ سالِ رواں میں اس شاخ نے اُردو میں پتے وغیرہ لکھنے کے متعلق جلسہ کرکے حامیانِ اُردو کی توجہ مبذول کرانے۔ نیز حکّام ریلوے وڈاک خانہ جات کو اُردو داں طبقے کی شکایتیں دور کرنے اور انھیں سہولتیں پہنچانے کی طرف خاص توجہ کی۔

دارالتفریح، اسلام پور (ضلع پٹنہ) انجمن کی یہ شاخ پوری پابندی کے ساتھ اپنے معیّنہ فرائض انجام دیتی رہتی ہے۔ اپنے دور افتادہ مگراہم قصبے میں اس نے اربابِ ذوق کے لیے مطالعے کا اچھا سامان فراہم کر رکھا ہے اور اخبارات ورسائل کے ذریعے صحیح ذوق پیدا کرنے کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔

برہج بازار (گورکھپور) انجمن کی اس شاخ نے اُردو کی حفاظت،

توسیع واشاعت کے لیے مقررہ طریق کار اختیار کرنے کے علاوہ سال زیر رپوٹ میں کاغذاتِ مردم شماری میں اُردو کے متعلق صحیح اندراجات کی طرف خاص توجہ کی۔ ۳ر فروری کو ایک مشاورتی جلسہ کرکے کارکنوں کا تعین کیا اور ۴ر فروری سے ۱۰ فروری تک مردم شماری ہفتہ منایا۔ ہفتہ بھر مختلف طریقوں سے علاقے بھر میں مردم شماری کے سلسلے میں ضروری ہدایات لوگوں کے ذہن نشیں کی گئیں۔ اس کا اثر بہت اچھا پڑا اور یہ طریقِ کار نتیجہ خیز رہا

بزمِ ادب بھیلسہ (گوالیار) ریاست گوالیار کی یہ شاخ مستقل مزاجی کے ساتھ اُردو کی خدمت میں مشغول ہے، ادبی مجلسیں مختصر مشاعرے، ضروری جلسے مناسب تجاویز کی منظوری اور گاہے گاہے کارکنوں کے دورے کے ذریعے علاقے میں تبلیغ و اشاعت۔ سال زیر رپوٹ میں اس شاخ نے یہ سب کچھ کیا۔

پہتیا (غازی پور) انجمن کی اس شاخ کے کارکن بھی پورے انہماک اور پابندی کے ساتھ اپنے فرائض کی تکمیل کرتے رہتے ہیں۔ اپنے حلقۂ اثر کو ہر ضروری تجویز سے باخبر رکھنا اور مناسب ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دینا اس کا خاص کام ہے۔ ۱۰ر جون کو اس شاخ نے اپنے سالانہ جلسے میں نئے انتخابات کے علاوہ ہماری زبان اور عمارت فنڈ کی اعانت کے لیے خاص کوشش کی اور ڈاک خانے کی اُردو سے بے اعتنائی اور دیگر امور کے متعلق مناسب تجویزیں منظور کیں۔

ہزاری باغ (بہار) جنوبی بہار کے سنگلاخ علاقے میں یہ شاخ منظّم طریقے پر اُردو کی خدمت میں مشغول رہتی ہی۔ اس شاخ کے کارکنوں کا جذبۂ خلوص وعمل قابلِ تحسین ہی۔ اُردو سے متعلق ہر ضروری مسئلے پر خواہ وہ کل ہندی ہو یا مقامی اس شاخ کی نظر ضرور پڑتی ہی اور ان کے متعلق مناسب طرزِ عمل اختیار کرتی ہی۔ سال زیرِ رپوٹ میں اس شاخ نے رسمی اور حسبِ معمول کاموں کے علاوہ اپنے جلسے منعقدہ یکم مارچ میں ڈسٹرکٹ ولوکل بورڈ کے فارموں اور کاغذات کے سلسلے میں اُردو کو رواج دینے کے متعلق تجاویز منظور کیں اور اس کے لیے خاص طور پر کوشش کی۔ ۱۵ر نومبر کو اہتمام کے ساتھ سالانہ جلسہ کیا جس میں انتخابات کے علاوہ سالِ آیندہ کے لائحۂ عمل پر تبادلۂ خیالات اور مشورے ہوے اور ایک شاندار ادبی اجتماع کیا جس میں چھوٹا ناگپور کے متعدد ممتاز اصحاب وحکّام دیگر اضلاع سے بھی شریک ہوے۔ اس میں بعض اصحاب کی طرف سے اُردو کی خاص خدمت کے لیے تمغے عطا کیے جانے کا اعلان کیا گیا۔ ۶ر دسمبر کو اس شاخ کا ماہانہ ادبی اجتماع ہُوا۔ جس میں کامیاب شرکائے اجتماع کو طلائی ونقرئی تمغے تقسیم کرکے ان کی ہمت افزائی کی گئی۔

میرٹھ انجمن کی اس شاخ کی حیاتِ ثانیہ کا پہلا ادبی اجتماع ۲۰ر مارچ کو نوچندی میلے کے موقع پر ہُوا۔ پنڈت گوپی ناتھ سنہا صاحب صدرِ جلسہ تھے۔ صدر اور چند مقامی اصحاب نے مناسب وقت تقریریں کیں۔ اس اجتماع کے لیے معتمد انجمنِ ترقیِ اُردو اور

علامہ پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی صاحب کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ معتمد انجمن نے منتظمینِ جلسہ کو انجمن کی احیا پر مبارک باد دیتے ہوئے اسے مستحکم بنانے اور زمانے کی ہوا کے مدِ نظر اُردو کی حفاظت پر کمربستہ ہونے کی طرف متوجہ کیا۔ علامہ کیفی نے ہندو مسلم تعلقات پر ایک پُراز معلومات مقالہ پڑھا۔ جو بہت پسند کیا گیا۔ اس اجتماع کے بعد ہی کارکنوں نے عملی کام شروع کرنے کی طرف توجہ کی اور اس کے کارکنوں نے متعدد مقامی ممتاز غیر اُردو داں اصحاب و خواتین کو اُردو کی تعلیم دینی بھی شروع کی۔

سورت (بمبئی) انجمن کی یہ شاخ جو صوبۂ بمبئی کی صوبائی شاخ سے ملحق ہے اپنے علاقے میں بہت ہی مفید اور قابلِ قدر خدمات انجام دے رہی ہے۔ اس شاخ کے تحت اُردو کا ایک مدرسہ بھی ہے اور ایک کتب خانہ بھی۔ انجمن نے اپنی کارگزاری کی بنیاد پر مدرسے اور کتب خانے کے لیے جزوی امداد مقامی میونسپل کمیٹی سے حاصل کرلی ہے۔ اس کی کوششوں کی بدولت مقامی ڈاک خانے میں اُردو داں کلرک بھی فراہم ہوگیا ہے۔ انجمن کی اس شاخ نے اپنے کارکنوں کی صلاحیتِ کار اور جذباتِ خلوص کی بدولت ممتاز حیثیت حاصل کرلی ہے۔

کوکناڈا (اندھرا) انجمن کی جنوبی ہند کی یہ شاخ اپنے علاقے میں اپنے معیّنہ فرائض انجام دیتی رہتی ہے۔ سال زیرِ رپوٹ میں اس شاخ نے یہ کوشش شروع کی کہ حکومت سے اندھرا اور گوداوری کے علاقوں میں بھی اُردو کے

لیے ثانوی حیثیت منظور کرائی جائے۔

بالاپور (برار) انجمنِ ترقیٔ اُردو کی یہ شاخ اپنے حلقۂ اثر میں اُردو کی خدمت کے لحاظ سے ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ اُردو سے متعلقہ تمام مسائل کے بارے میں یہ پوری دلچسپی لیتی ہے۔ اور مقامی ضروریات وشکایات کی طرف فوراً توجہ کرکے حسبِ دل خواہ نتیجہ حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ مقامی حکومت اور اُس کے مختلف محکمہ جات ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹیوں کی اُن تمام کارروائیوں سے جن کا اثر اُردو پر پڑتا ہو باخبر رہنا اور بروقت حکامِ متعلقہ اور حامیانِ اُردو کو حقیقتِ حال سے باخبر کرتے رہنا اس کا خاص کام رہا ہے۔ یہ شاخ اس قسم کے مقاصد نیز ادبی وتقریری مجالس کے سلسلے میں سال بھر میں متعدد اجتماع منعقد کیا کرتی ہے۔ سالِ زیرِ رپوٹ میں بھی اس شاخ کے زیرِ اہتمام اس قسم کے متعدد جلسے ہوے جن میں ۱۲ر جولائی کا جلسہ جس میں حکومت کو صوبے کے اُردو داں طبقے کی چند جایز شکایات کے ازالے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور جس میں متعدد ممتاز اصحاب نے شرکت کی خاص طور پر قابلِ تذکرہ ہے۔

مالیات

آمد و خرچ مرکزی دفتر کے دہلی منتقل ہونے کے بعد سے انجمن کے فرائض اور ذمہ داریوں میں بے حد اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ انجمن کا حلقۂ عمل کس قدر وسیع ہوتا چلا جارہا ہے۔ اس کا اندازہ سال زیرِ رپوٹ سال گزشتہ اور سال آیندہ کے بجٹ کے موازنے سے کیا جاسکتا ہے جو درجِ ذیل ہے۔

سنہ	تخمینہ آمد	تخمینہ خرچ
سنہ ۱۹۴۰ء	۹۴۹۰۶—۱۵—۰	۷۷۶۸۱—۰—۰
سنہ ۱۹۴۱ء	۹۷۱۵۶—۱۵—۰	۸۹۶۲۵—۰—۰
سنہ ۱۹۴۲ء	۱۰۹۰۰۷—۳—۰	۱۰۱۷۵—۰—۰

انتہائی کفایت شعاری کے باوجود ہر شعبے کے دائرۂ عمل میں ترقی اور کام کے روز افزوں اضافہ وکثرت کے باعث اخراجات میں اضافہ ناگزیر ہے۔ اس کے ساتھ صیغۂ فروختِ کتب اور ترویجِ کتبِ درسیہ کی کاروباری تنظیم آمدنی میں بھی متناسب اضافے کا باعث ہوئی ہے۔ سال زیرِ رپوٹ کے حساب آمد و خرچ کا گوشوارہ تنقیح شدہ وتصدیق کردہ آڈیٹران شاملِ رپوٹ ہذا ہے (ملاحظہ ہو ضمیمہ جات ۲ تا ۵) بجٹ بابت سنہ ۱۹۴۲ء بھی ضمیمہ ۶ میں درج ہے۔ ان سب کے مطالعے سے انجمن کی مالیات کی صحیح حالت اور مدّاتِ آمدنی ومصارف کا صحیح اندازہ ہوسکتا ہے۔

ہماری ضرورتیں اس سے زیادہ مجبور کرتی ہیں لیکن محدود آمدنی کے سبب اپنا کام پھیلانے سے مجبور ہو جاتے ہیں۔

عمارت فنڈ انجمن کی عمارت فنڈ میں ابھی بہت ہی ناکافی رقم جمع ہوئی ہے۔ متعدد حضرات نے بطورِ خود ہماری اعانت کی اُن کے ہم بہت ممنون ہیں۔ دو چار کے سوا ملک کے اہلِ جاہ و ثروت نے ابھی تک اس طرف نظر کرم نہیں کی ہے۔ پھر ان کا دروازہ کھٹکھٹانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ توقع ہے کہ دستِ طلب خالی واپس نہ آئے گا۔

عمارت فنڈ کی موصول شدہ رقم کی فہرست ضمیمہ ۵ اور بجٹ ۱۹۴۲ء میں درج ہے۔

زرِ محفوظ زرِ محفوظ کی مقدار ضمیمہ ۶ بجٹ ۴۲ء میں درج ہے۔ انجمن کے پاس جو زر محفوظ ہے وہ انجمن کی ساکھ اور نوعیتِ کار کو دیکھتے ہوے بہت ہی کم ہے۔ ایک ایسے ادارے کے لیے جس کا سالانہ خرچ ایک لاکھ کے قریب ہو اتنی قلیل رقم کا محفوظ ہونا قابلِ اطمینان نہیں کہا جاسکتا۔ پھر بھی شکر ہے انجمن کسی نہ کسی طرح اتنی رقم بھی محفوظ کرنے میں کامیاب ہوگئی۔

———— * ————

انجمنِ ترقیٔ اُردو حیدرآباد (دکن)

انجمن ترقیٔ اُردو حیدرآباد دکن نے اپنی تشکیلِ نو کے بعد سے توجہ اور انہماک کے ساتھ کام کرنا شروع کردیا ہے۔ اُمید قوی ہے کہ ۴۲ئ میں اس انجمن کی کارگزاری بہ مقابلہ گزشتہ سالوں کے زیادہ ممتاز اور نتیجہ خیز رہے گی، یہ انجمن اپنے علاقے کی ضروریات پر نظر رکھنے، علمی وادبی تصانیف پیش کرنے کی کوشش کرنے کے علاوہ مرکزی انجمن کے ارکان ومعاونین میں اضافہ کرنے اور "ہماری زبان" کی اشاعت بڑھانے میں خاص طور پر کوشاں رہتی ہے۔ اور اس کے لیے اس انجمن کے معتمد جناب ڈاکٹر رضی الدین صاحب خاص طور پر شکریے کے مستحق ہیں۔

صدرِ اعظم بہادر سرکارِ عالی کی خدمت میں وفد

اس انجمن نے یہ طے کیا تھا کہ عالیجناب سرصدر اعظم بہادر نواب صاحب چھتاری کی خدمت میں ایک وفد بھیجا جائے تاکہ وہ موصوف کو انجمنِ ترقیٔ اُردو (ہند) کی ہر جہتی کارگزاری اور ضرورتوں سے پوری طرح واقف کرا سکے۔ اس بنا پر چہارشنبہ ۲۴ر ستمبر کو صبح کے ساڑھے نو بجے ایک وفد عالیجناب سرصدر اعظم بہادر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جس میں انجمن کے نمایندگی کرنے والے حضرات یہ تھے معتمد اعزازی انجمن ترقیٔ اُردو، نواب اکبر یار جنگ بہادر، نواب

کیقباد جنگ بہادر ۔ راجا پرتاپ گیرجی بہادر، راجا نرسنگ راج بہادر عالی، خان فضل محمّد خان صاحب، یوسُف علی صاحب، نواب منظور جنگ بہادر، غلام یزدانی صاحب، منصُور احمد خان صاحب، نواب ناظر یار جنگ بہادر، ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب، ڈاکٹر مظفرالدین صاحب قریشی، حبیبُ الرحمٰن صاحب اور ڈاکٹر رضی الدین صاحب۔

بحیثیتِ صدرِ وفد نواب اکبر یار جنگ بہادر نے نواب صاحب چھتاری کو صدر اعظمی پر فائز ہونے کی مبارک باد دی اور مختصر طور پر انجمنِ ترقیٔ اُردُو (ہند) کی، علمی، ادَبی، تشہیری اور تحفظی کارگزاری سے مطلع کیا اور اُردُو کی بقا و فلاح کے لیے انجمنِ ترقیٔ اردو (ہند) سارے ملک میں جو کوشش کر رہی ہے اُسے بیان کیا۔

معتمد انجمن ہذا نے انجمن ترقیٔ اُردُو کی شایع کی ہوئی کتابوں میں سے تقریباً .. انتخب کتابوں کا سٹ نواب صاحب چھتاری کی خدمت میں بطورِ تحفہ پیش کیا۔ جسے قبول کرتے ہوے اور وفد کا جواب دیتے ہوے نواب صاحب نے ارشاد فرمایا۔

"برادران و مولانا!

آپ اپنی مہربانی سے اس قدر تکلیف اُٹھا کر مجھ کو صدارتِ عظمٰی کے عہدے پر فائز ہونے کی جو مبارک باد دینے تشریف لائے ہیں اس کا میں خلوصِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگرچہ اس موقع پر یہ مبارک باد قبل از وقت ہے رسمی ہے لیکن یہ زیادہ پُر مسرت اور حقیقی اُس وقت ہو سکتی ہے جبکہ میری حیدرآباد کی

ملازمت کا تین سالہ دور پوُرا ہو اور اس ملک کی خدمت کرنے کا جو ولولہ میرے قلب میں موجزن ہی وہ حقیقت اختیار کرے۔
آپ کی انجمن کے اغراض و مقاصد اور اس سے جو فوائد ملک کو پہنچ رہے ہیں اُن سے بہ نسبت آپ کے ہم لوگ جو شمالی ہند میں رہتے ہیں زیادہ واقف ہیں۔

مولانا عبدالحق صاحب جس دردمندی اور جانکاہی کے ساتھ زبان کی خدمت میں مصرُوف ہیں وہ بھی مجھ سے پوشیدہ نہیں ان کی سرگرمیوں کی وجہ سے ان کا نام انجمن ترقیٔ اُردُو کا جزوِ لاینفک بن گیا ہی۔

یہ انجمن زبان کی حقیقی خدمت کا جو فرض ادا کر رہی ہی وہ ہر لحاظ سے قدر اور ستایش کے قابل ہی۔ مجھ کو آپ کے مقاصد سے ہر حیثیت میں ہمدردی ہی۔ اور میں ہمیشہ آپ کی انجمن کی ہمّت افزائی اور امداد اپنے پیشِ نظر رکھوں گا یقین ہی کہ آپ کی انجمن ہمیشہ زبان کی خدمت میں مصروف اور کامیاب رہے گی"۔

ضمیمہ نمبر ۱

عبدالحق ہنری گِڈنی مراسلت

خط منجانب معتمدِ انجمنِ ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی

۱۔ دریا گنج دہلی

۱۱ اپریل ۱۹۴۱ء

ڈیر سر ہنری

میں آپ کی اس عنایت کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اینگلو انڈین جماعت میں اُردو زبان کی ترویج اور ہندُستان بھر کے اینگلو انڈین مدرسوں کی ابتدائی اور ثانوی جماعتوں کے نصاب میں اُردو کو لازمی بنانے کے امکان پر گفتگو کا موقع دیا۔

جیسا کہ عام طور پر معلوم ہے آپ نے ہمیشہ اور بڑے شدّ و مد کے ساتھ اپنی جماعت کو یہ تلقین کی کہ وہ ہندُستان کو اپنا گھر سمجھیں اور اس خیال کو پیشِ نظر رکھ کر اپنا تعلیمی نظام مرتّب کریں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے ان مشوروں پر خاصی توجّہ مبذول کی جاتی ہوگی لیکن اس سلسلے میں میری انجمن کے سامنے خاص طور سے جو سوال ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے اینگلو انڈین بھائیوں کے موجودہ اور آئندہ نصابِ تعلیم میں اُردو کی کیا حیثیت ہوگی۔

مجھے اس امر کے گوش گزار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ اُردو کو جو اس وقت لنگوا فرانکا کی حیثیت حاصل ہے اس

میں گزشتہ صدی کی ابتداہی سے اینگلو انڈین اصحاب کی سرپرستی کو بہت کچھ دخل ہی - یہ وہ زمانہ تھا جبکہ برطانوی سیاست ہندستان میں مسلّم ہوچکی تھی - میں نے اتنا ضرور کیا ہی کہ اس خط کے ساتھ چند اعلیٰ شخصیتوں کے اقوال شریک کر دیے ہیں جن کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی، کہ وہ حضرات ہندستان جیسے وسیع ملک میں جو چھوٹے موٹے برِّاعظم کی حیثیت رکھتا ہی اور جہاں سینکڑوں مختلف بولیاں رائج ہیں اس مشترکہ بول چال کی زبان کو کس قدر وقعت اور قدر کی نظر سے دیکھتے تھے اور یہ ایک بات تو بہت ہی کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ غیر برطانوی زبانوں میں اُردو ہی ایک ایسی زندہ زبان ہی ـــ اور ہندستانی زبانوں میں تو یہی وہ واحد زبان ہی ـــ جس میں آپ کی انگریزی نسل کے اصحاب نے سخن سنجی کی داد دی ہی اور اپنے کلام کے مجموعے یادگار چھوڑے ہیں جو کسی طرح ناقابلِ التفات نہیں ہوسکتے - کوئی سو ایسے اینگلو انڈین شعرا ہیں جن کا کلام اُردو تذکروں میں منقول ہی اور بعضوں کے تو مستقل دیوان اور ضخیم مجموعۂ کلام موجود ہیں - اسی سے ظاہر ہوگا کہ اینگلو انڈین اصحاب نے ہندستان میں اُردو اور صرف اُردو کو اپنی زبان بنایا تھا -

ایک اور بات کی طرف خاص طور سے مجھے آپ کو متوجّہ کرنا ہی اور وہ یہ کہ آپ کی جماعت ملک کے دور دراز اور مختلف حصّوں میں پھیلی ہوئی ہی - لہٰذا ہندستانی نقطۂ نظر سے آپس میں ایک کل ہند یک رنگی قائم رکھنے کی خاطر یہ لازم معلوم ہوتا ہی کہ

ایک ایسی دیسی زبان منتخب کرلی جائے جو ملک بھر میں جماعت
کی زبان کا کام دے سکے۔ اس مقصد کے لیے میں سمجھتا ہوں اُردو
کو جو حق حاصل ہے وہ کسی دوسری ہندستانی زبان کو نہیں۔ اُردو
زبان نسبتاً بہت آسانی سے سیکھی جاسکتی ہے۔ اس زبان میں
بہت کم لفظ ایسے ہیں جن میں پانچ سے زیادہ حروف ہوں۔
بولنے میں بھی بہت آسان ہے۔ دنیا کی پانچ بڑی زبانوں میں اس
کا شمار ہے۔ اور قطعِ نظر اس سے کہ ہندستان میں سب سے زیادہ
بولی جاتی ہے۔ اس زبان میں اتنا مختلف قسم کا کافی ادب موجود ہے
کہ سیکھنے والے کی محنت رائیگاں نہیں جاسکتی!

میں نے کوشش کی ہے کہ نہایت مختصر پیرائے میں یہ تجویز
آپ کے سامنے پیش کروں کہ اُردو کو اینگلو انڈین جماعت اپنی
ثانوی زبان بنالے۔ اب میں بڑے اشتیاق کے ساتھ منتظر رہوں گا
کہ آپ اسے کہاں تک منظور فرماتے ہیں۔

خط ختم کرنے سے پہلے مجھے اتنا اور کہنے کی اجازت دیجیے
کہ اگر اُردو کی نصابی کتابوں یا اُستادوں کے انتخاب وغیرہ کے
متعلق آپ انجمن سے مشورہ کرنا چاہیں تو اربابِ انجمن نہایت
خوشی سے آپ کو ہر طرح کی امداد دینے کی کوشش کریں گے۔

آپ کا مخلص
عبدالحق

[اقتباس خط مسٹر مٹکاف (لارڈ مٹکاف) اسسٹنٹ ریزیڈنٹ دہلی بنام ڈاکٹر گلکرسٹ]

"ہندُستان کے ہر حصّے میں جہاں جہاں میں ملازمت کے سلسلے میں رہا، یعنی کلکتے سے لاہور کے قرب و جوار تک اور کوہستان کمایوں سے نربدا تک (دینز) افغانوں راجپوتوں، جاٹوں سکھوں اور مختلف اقوام میں جو اُن ممالک میں آباد ہیں جن میں میں نے سفر کیا ہی۔ میں نے اس زبان کا عام رواج دیکھا جس کی تعلیم آپ نے مجھے دی تھی۔ یوُں کہنے کو بہت سی بولیاں اور لہجے ہیں۔ اپنی بات سمجھانے اور دوُسرے کی سمجھنے کے لیے اکثر بہت صبر کی ضروُرت ہوتی ہی۔ ہمارے کان ہمیشہ ان آوازوں سے آشنا نہیں ہوتے جو ہم سُنتے ہیں۔ اوّل اوّل دیسی لوگ ہمارے لہجے اور ڈھنگ کو بغیر بار بار دُہرائے نہیں سمجھتے۔ یہ دقّت اکثر مقامات پر واقع ہوتی ہی۔ لیکن میں ذاتی تجربے نیز اطلاعات کی بنا پر جو مجھے دوُسروں سے حاصل ہوئی ہیں پوُرے یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر میں راس کماری سے کشمیر تک اور آوا سے دریائے سندھ کے دہانے تک پیدل چلا جاؤں تو مجھے ہر جگہ ایسے لوگ ملیں گے جو ہندُستانی بول سکتے ہیں۔ میرے کہنے کا یہ منشا نہیں کہ میں ایسے لوگ مطلق نہ پاؤں گا جو یہ زبان نہیں بول سکتے۔ کیوُنکہ یہ ظاہر ہی کہ اس وسیع خطّے میں جس کا میں نے ذکر کیا ہی مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں بلکہ ایسا نہ ہو تو تعجب ہی لیکن ہندُستانی ہی وہ زبان ہی جو عام طور پر کارآمد ہی اور میری رائے میں اُسے وہ عام وسعت حاصل ہی جو دنیا کی کسی زبان کو نصیب نہیں۔ میں ابھی اس زبان میں کچّا ہوں

لیکن جس قدر میرا جہل زیادہ ہی اُسی قدر میری شہادت قوی ہی۔ اور جہاں تک میری شہادت کا تعلق ہی ہندُستانی کا بول بالا رہے گا) میرے خیال میں دنیا خاص طور پر آپ کی رہینِ منّت ہی اور اُسے آپ کی ان پُرجوش اور مخلصانہ کوششوں کے لیے آپ کا شکرگزار ہونا چاہیے جو آپ نے مشرقی ادب کی اس نہایت اہم شاخ کی اشاعت و ترقی میں فرمائی ہیں۔

زبان دانِ اُردوٗ ہی ایسا کہ آج
ہی قانونِ ہندی کو اس سے رواج"

(برٹش انڈین مانیٹر مؤلفہ ڈاکٹر گلکرایسٹ، صفحات ۲۱، ۲۰، ۱۵)

(۳) "غرض صوٗبائی حد بندیاں اگر کم ہو جائیں اور ملک کے مختلف حصّوں کے درمیان آمد و رفت اور میل ملاپ کے زیادہ آزاد اور مکمل ذرائع پیدا ہو جائیں تو صاف سُتھری، آسان اور لطیف لچک دار اور ہر مفہوٗم پر حاوی اُردوٗ زبان جو اس وقت بھی ہندُستان کے اکثر حصّوں کی لنگوا فرانکا ہی اور حکمراں طبقے کی محبوٗب زبان ہی۔ اس لیے کہ اپنی اکثر قابلِ قدر خصوصیتوں کی بدولت یہ اُن کی اپنی زبان سے بہت مشابہ ہی ــــ ایسا معلوم ہوتا ہی ایک زمانہ آئے گا جب اگر سب کی نہیں تو اکثر صوٗبائی بولیوں کی جگہ ضروٗر لے گی اور پوٗرے ہندُستان کی ایک متجانس اور شایستہ زبان ہو جائے گی۔ گویا ہندُستان کی دُنیا کی انگریزی ہو جائے گی

[کمپیریٹو گرامر آف دی ماڈرن آرین لینگیوجز مصنفہ جان بیمز جلد ۱ صفحہ نمبر ۱۲۱]

(۳) "اُردو نے سارے ہندستان میں وہی مرتبہ حاصل کرلیا ہے جو فرانسیسی زبان نے یورپ میں۔ یہی وہ زبان ہے جو سب سے زیادہ استعمال میں آتی ہے۔ عدالتوں اور شہروں میں اسی سے کام لیتے ہیں۔ ادبی لوگ اسی زبان میں کتابیں لکھتے ہیں اور شاعر اسی زبان میں شعر کہتے ہیں اور یوروپینوں کے ساتھ بات چیت میں یہی استعمال ہوتی ہے"

[خطبات پروفیسر گارساں دتاسی بمقام پیرس]

(۴) "علاوہ اس کے یہ ایک مشترک ذریعہ ہے جس کے توسط سے اہل ملک عموماً اور متعدد غیر ملکوں کے اکثر باشندے جو اس ملک میں بس گئے ہیں اپنی ضرورتوں اور خیالات کا ایک دوسرے پر اظہار کرتے ہیں۔ اس بیان کی صداقت کی تائید میں ہم خود ایک شہادت ہیں اور ہماری طرح پرتگالی، ولندیزی (ڈچ) فرانسیسی، مغل اور چینی بھی ہیں جو اکثر باہم ہندستانی میں بات چیت کرتے ہیں، کیونکہ ان کی اپنی زبانوں کے مقابلے میں ہندستان کی یہ لنگوافرینکا زیادہ سہولت بخش ہے۔ ہندستان کی تمام فوجوں میں یہ زبان عام طور پر استعمال ہوتی ہے اگرچہ ان افواج کے اکثر افراد اپنی اپنی حکومتوں، علاقوں صوبوں اور اضلاع کی بولیوں کو مادری زبان کی حیثیت سے زیادہ بہتر جانتے ہیں"

[ایسٹ انڈین گائڈ مصنفہ ڈاکٹر گلکرایسٹ صفحات ۱۱، ۱۰]

(۵) "فوجوں میں، بحری محکمے میں اور ہندستان کے اندرونی (انتظامی) محکموں میں کوئی زبان ایسی عام طور پر بولی یا سمجھی نہیں جاتی جیسی

کہ ہندستانی اور نہ کسی اور زبان کی ان برطانوی افسروں سے
جو یہاں برسرِ خدمت ہیں یا ان کیڈٹوں سے توقع کی جاتی ہی جو کمپنی
کی فوجی اکیڈمی میں فوجی فن اور یہ زبان سیکھ سکتے ہیں (ایسٹ انڈین گائڈ صفحہ ۱۷)

خط سر ہنری گڈنی بجوابِ خط مندرجۂ بالا

۱۶ر اپریل ۱۹۴۱ء ۲۲۔ پرتھوی راج روڈ نئی دہلی

مائی ڈیر مسٹر عبدالحق

آپ کے خط کا اور منسلکہ اہم خطوں کا بہت بہت شکریہ۔
ہندستان بھر میں اور خصوصیت کے ساتھ یوروپین اور اینگلو انڈین
مدرسوں میں اُردو کو زیادہ وسیع طریقے پر سکھانے کے متعلق جو
بیّن دلیلیں پیش فرمائی ہیں اُن سے مجھے پورا اتفاق ہی۔ یہ میری
قطعی رائے ہی کہ انگریزی کے بعد اُردو زبان ہی ہندستان کی لنگوافرانکا
ہی اور اس مسئلے پر ابھی چند روز ہوے اسمبلی میں بڑا گرم مباحثہ بھی
ہُوا تھا اور عام رائے کا رجحان صاف طور پر اس رائے کی تائید میں
تھا۔ میری رائے میں تو اُردو مشرق اور مغرب کی تمام زبانوں میں
سب سے زیادہ خوب صورت زبان ہی اور مجھے اس کا بڑا افسوس ہی
کہ میری طالب علمی کے زمانے میں اُردو ہمارے نصاب میں لازمی
نہ تھی۔ مگر آپ کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوگی کہ اب ہمارے بہت سے
اینگلو انڈین اور یوروپین اسکولوں میں یہ بہت زیادہ اور بہت
اچھی طرح سے پڑھائی جاتی ہی، میرے نزدیک لوگوں کے دلوں تک
پہنچنے اور اُن کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ اُن کی زبان ہی۔ اور مجھے

آج سب سے بڑا افسوس یہی ہے کہ مجھے اُردو زبان سے زیادہ گہری واقفیت نہیں، جو میرے مادرِ وطن ہندُستان کی زبان ہے۔ مجھے یہ اعتراف کرتے ہوئے واقعی شرم محسوس ہوتی ہے۔ لیکن اس میں ذرا شبہہ نہیں ہے کہ اینگلو انڈین اور یوروپین تعلیم کا موجودہ نظامِ تعلیم ناقص ہے۔ یہ اس بدلتے ہوئے ہندُستان سے ذرا لگا نہیں کھاتا جہاں ہمارے سامنے آئے دن گوناگوں تبدیلیاں ہو رہی ہیں بلکہ یہ (نظامِ تعلیم) ہم کو پردیسی اور اجنبی بننے کی دعوت دیتا ہے نہ کہ اس وسیع ملک ہندُستان کے باشندے یا سپوت بننے کی۔

اب سوال یہ ہے کہ میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں۔ میری تجویز ہے کہ اینگلو انڈین ریویو میں ـــــ جو اینگلو انڈین لوگوں کا خاص رسالہ ہے ـــــ آپ کے خط کا خلاصہ خاص نوٹ کی شکل میں شائع کردوں اور اس پر رائے طلب کروں۔ نیز آپ کے خط کی نقلیں خاص خاص اینگلو انڈین اور یوروپین اسکولوں کے پرنسپلوں کے پاس اور مختلف صوبائی تعلیمی بورڈوں اور اینگلو انڈین تعلیمی بورڈوں کے پاس اپنے ایک نوٹ کے ساتھ بھیجوں۔ اس طرح سے اس معاملے کو خاصی اشاعت ہو جائے گی اور بہت سے ماہرینِ تعلیم اور مدرّسوں وغیرہ کی رائیں معلوم ہو سکیں گی۔ مجھے اُمّید ہے کہ آپ یہ طریقِ عمل پسند کریں گے۔ یہ مہم شروع کرنے سے پہلے میں آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا میں بہت ممنون ہوں گا اگر اس عرصے میں آپ اپنے خط اور منسلکات کو اچھے کاغذ پر طبع کرا کر دو سَو کی تعداد میں میرے پاس بھجوا دیں تاکہ آپ کا ہاتھ بٹانے میں وہ میرے کام آئیں۔

آپ کا مخلص ہنری گڈنی

ضمیمہ نمبر ۲

ترجمہ رپوٹ آڈیٹران بابت تنقیح حسابات

سنہ ۱۹۴۱ء

ایس، رسول اینڈ کو

رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس و آڈیٹرس

دفاتر بمقام:- نمبر ۳۰۸۷

لاہور

دہلی چاندنی چوک کٹرہ اللہ دیا

علی گڑھ دہلی، ۳۱ جولائی سنہ ۴۲ء

پٹنہ

بخدمت جناب سکرٹری صاحب، انجمنِ ترقیٔ اُردو

دہلی

جنابِ من!

ہم نے انجمن کے حسابات بابت سال مختتمہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کی تنقیح کی اور اس کے متعلق مندرجۂ ذیل رائے کے اظہار کی عزت حاصل کرتے ہیں۔

(۱) آمدنی ہم نے وقتاً فوقتاً اجراشدہ رسیدوں کی ادھ کٹی سے اور فردِ فروخت نقد کے مثنّٰی سے سال زیرِ رپوٹ

میں موصولہ آمدنی کی رقموں کی جانچ اور تصدیق کی اور انھیں اندراجاتِ روز ناپچے کے بالکل مطابق پایا۔

(۲) مصارف ہم نے سالِ زیرِ بحث کی تمام ادائیوں کی جانچ کی اور انھیں حسبِ ضابطہ پایا۔ ہمارا یہ مشورہ ہی کہ سکرٹری کی عدم موجودگی میں منیجر کو ادائی رقم کی منظوری کا اختیار دینے کے متعلق مستقل قواعد بنا لیے جائیں۔

(۳) مطبوعات ہمارا یہ مشورہ ہی کہ ہر کتاب کی لاگت الگ دکھلانے کے لیے ایک علیحدہ رجسٹر رکھا جائے۔

(۴) اسٹاک ہمیں مسرت ہی کہ اس سال واقعی اسٹاک شماری کی گئی۔ اندراجات اسٹاک رجسٹر اور تعداد اسٹاک میں ان غلطیوں کے باعث جن کا تذکرہ گزشتہ سالوں کی رپوٹ میں ہم کر چکے ہیں فرق رہا کرتا تھا۔ ہم نے اس سال اسٹاک بُک کی بھی تنقیح کی اور اس کے اندراجات کو بالکل صحیح پایا۔

(۵) رجسٹر خریدارانِ رسالہ جات ہم نے ان رجسٹروں کی جانچ کی اور انھیں درست و باقاعدہ پایا۔

(۶) فرنیچر ہمارا مشورہ ہی کہ آئندہ سال سے فرنیچر کے لیے ایک الگ رجسٹر رکھا جائے۔ اس سال رقم

فرسودگی صحیح طور پر لگائی گئی ہے۔ اور یہ امر تشفی بخش ہے۔

(۷) کتب خانے کی کتابیں ہمارا مشورہ ہے کہ اس کے لیے (تخمینۂ مالیت ولاگت کتب) ایک الگ رجسٹر رکھا جائے۔

(۸) حسابات اندراجاتِ حسابات صاف اور باسلیقہ ہیں۔ ہمارے گزشتہ سال کے مشورے کے مطابق طریقِ کار زیادہ بہتر اختیار کیا گیا ہے۔

آپ کا مخلص

(دستخط) ایس. رسول اینڈ کو

رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس

تصریحات متعلق رپورٹ مندرجۂ بالا

اسٹاک:۔ ذخیرہ کتب فروختنی کا شمار گزشتہ دو تین سال اس سبب سے نہ ہو سکا تھا کہ کل کا کل ذخیرہ پہلے اورنگ آباد دکن سے دہلی منتقل ہوا اور پھر دہلی میں بھی تھوڑے عرصے کے بعد ہی ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل کرنا پڑا۔ ذخیرہ شماری نہ ہونے کے باعث اندراجات اسٹاک رجسٹر اور تعداد اسٹاک میں جو خفیف فرق گزشتہ سالوں میں ہو جایا کرتا تھا اب ذخیرہ شماری کے بعد صحیح و درست کر لیا گیا ہے۔ جیسا کہ رپوٹ سے ظاہر ہے۔

کتب خانہ کی کتابیں چونکہ کتب خانہ کی مخزونہ کتب کا بہت بڑا حصہ معتمدِ اعزازی کا دیا ہوا ہے اس لیے اس کی لاگت اور مالیت کا اندراج مصارف خرید کے رجسٹر میں نہیں ہے، ان کتب کی مالیت کی تشخیص کی جا رہی ہے اور قریب تکمیل ہے آئندہ سال سنہ ۴۲ء میں آڈیٹروں کے مشورے کے مطابق رجسٹر موجود ہوگا۔

مطبوعات، فرنیچر حسبِ مشورہ آڈیٹران رجسٹر رکھا گیا ہے۔

اور کوئی امر آڈیٹروں کی رپوٹ میں تصریح طلب نہیں ہے۔

(معتمد)

ضمیمہ نمبر ۳

انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی

تجارتی حساب بابت سال مختتمہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء

نام اسٹاک (کتب و رسالہ جات):—

مد	روپے	آنے	پائی
مطبوعات انجمن	۵۳،۶۷۶	۵	۹
لغات	۱۴،۸۲۷	۸	۰
کتب درسیہ	۲۷،۱۷۰	۲	۵
کتب اجنبی	۱۱،۰۴۰	۱	۰
رسالہ اردو	۴،۲۵۸	۱۱	۰
رسالہ سائنس	۲،۳۶۱	۸	۰
	۱،۱۴،۳۵۴	۴	۲

نام مصارف مطبوعات:—

مد	روپے	آنے	پائی
مطبوعات کتب انجمن	۱۱،۱۱۹	۵	۶
طباعت کتب درسیہ	۲۳،۴۹۰	۱۴	۶
لغات	۲۰۵	۸	۹
معاوضہ مؤلفین و مصنفین	۷،۲۳۷	۴	۰
	۴۲،۰۵۳	۰	۹

مد	روپے	آنے	پائی
نام رائلٹی	۱،۲۲۸	۵	۰
نام مصارف حمل و نقل و محصول ریل برائے کتب مرسلہ حیدرآباد	۴،۳۶۴	۱	۶
نام مصارف پیکنگ	۴۲۹	۱۲	۹

جمع فروخت:—

مد	روپے	آنے	پائی
مطبوعات انجمن	۱۰،۴۸۰	۱۲	۳
لغات	۳،۴۵۹	۸	۹
کتب درسیہ	۴۱،۷۴۸	۱۰	۰
کتب اجنبی	۲۴۷	۳	۳
	۵۵،۹۳۶	۲	۳

جمع چندہ رسالہ جات:—

مد	روپے	آنے	پائی
رسالہ اردو	۲،۱۲۵	۱۳	۶
رسالہ سائنس	۱،۵۴۷	۱۱	۵
اخبار ہماری زبان	۲،۸۸۶	۷	۷
	۶،۵۶۰	۰	۶

جمع اسٹاک کتب و رسالہ جات (۳۱ دسمبر سنہ ۴۱ء)

مد	روپے	آنے	پائی
کتب انجمن	۷۱،۴۲۷	۱۴	۰
لغات	۱۲،۱۴۶	۱۲	۰
کتب درسیہ	۲۸،۴۹۶	۸	۰
کتب اجنبی	۴،۰۷۱	۰	۰
رسالہ اردو	۴،۰۶۲	۱۰	۰
رسالہ سائنس	۳،۲۶۲	۲	۸
	۱،۲۳،۴۶۶	۱۴	۰

مد	روپے	آنے	پائی
	۱۲،۶۱۵	۱۳	۱۱
نام منافع خام	۱،۰۹۱۷	۱۰	۸

نام مصارف رسالہ جات:-

رسالہ اردو	۰—۱۴—۱۰۶۲۱
رسالہ سائنس	۸—۹—۲۰۳۵۷
اخبار ہماری زبان	۳—۶—۶۰۶۳۶

	۱۱—۱۳—۱۲۰۶۱۵
نام منافع خام	۸—۱۰—۱۰۰۹۱۷
میزان	۹—۰—۱۸۵۰۹۶۳

دہلی، چاندنی چوک

مؤرخہ ۳۱ر جولائی سنہ ۴۲ء

۹—۰—۱،۸۵،۹۶۵

جانچ کی اور صحیح پایا

(دستخط) ایس، رسول اینڈ کو

رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس آڈیٹرز

ضمیمہ نمبر ۴

انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی

حساب نفع نقصان برائے سال مختتمہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء

نام تنخواہ عملہ	۷,۶۰۵—۴—۹
” اخراجات سفر	۴۴۱—۷—۰
” صادر	۴۵۱—۱۵—۰
” مصارف ڈاک	
عمومی ۴۲۲—۱۴—۹	
پارسل ۶۴—۴—۴	
رسیدی ۰—۱۰—۰	۴۸۷—۱۳—۰
” کرایہ مکان	۴,۲۰۰—۰—۰
” ٹیلیفون	۱۹۲—۰—۰
” مصارف چمن	۴۳۶—۹—۹
” مصارف بجلی اور پانی	۶۳۹—۱—۳
” اخراجات متفرق	۵۱۲—۹—۹
” کمیشن بنک	۷—۴—۴
” سفارت و نشر و اشاعت	۲,۸۱۳—۱۰—۶
” پیکنگ	۱۶—۱—۳
” باربرداری	۱۹۰—۱—۳

جمع نفع خام	۱۰,۹۱۷—۱۰—۸
” عطیہ جات :—	
عطیہ حضور نظام سرکار عالی	۴,۲۸۵—۱۲—۶
امداد جامعہ عثمانیہ سرکار عالی	۳۸,۵۷۱—۶—۶
عام عطیہ جات	۳۵۰—۰—۰
کُل	۴۳,۲۰۷—۳—۰
حمل و نقل	۱—۰—۹
کرایہ کوارٹرز	۱۶۷—۸—۰
سُود سرمایہ محفوظ	۶۶۳—۱۳—۵
عطیہ جات برائے اُردو مرکز رانچی	۴۳۶—۰—۰

نام مصارف بہ سلسلہ حصول فرمائشات	۳۹۸—۸—۳
" مصارف بہ سلسلہ وصولی عمارت فنڈ	۹۸۷—۴—۹
" امداد مدارس نقد و کتب	۳،۱۲۱—۲—۹
" مصارف منہائی قیمت استعمال برائے فرنیچر	۵۴۶—۵—۶
" مرمت فرنیچر	۱۴۰—۱۳—۹
" مرمت ساز و سامان مکان دفتر	۱۶۶—۱۵—۰
" خرید اخبارات و رسائل	۵۸—۱۲—۰
" درستی کتب	۱۱۲—۶—۶
" بٹہ کھاتہ	۱،۳۶۳—۱۴—۰
" قیمت کتب ہدیہ جامعہ عثمانیہ	۲،۸۸۹—۶—۰
" مصارف اردو مرکز رانچی	۲،۴۸۱—۱۴—۰
" نام منافع خالص	۲۵،۱۳۱—۵—۶
۵۵،۳۹۳—۳—۱۰	۵۵،۳۹۳—۳—۱۰

دہلی چاندنی چوک
مورخہ ۳۱ جولائی سنہ ۴۲ء

جانچ کی اور درست پایا۔
(دستخط) ایس، رسول اینڈ کو
رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس اڈیٹرز

ضمیمہ نمبر ۵

انجمن ترقی اُردو (ہند) دہلی

تختہ وصول باقی بتاریخ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء

مالیت اور دیون

مالیت انجمن:-		
سلک سالِ گزشتہ	۰—۱۳—۲،۴۲،۳۸۴	
منافع خالص سالِ حال	۶—۱۵—۲۵،۱۳۱	۶—۱۲—۲،۶۷،۵۱۶
عمارت فنڈ		۶—۳—۲۳،۸۱۹
چندہ رسالہ جات پیشگی وصول شدہ		
رسالہ اردو	۶—۵—۱۳۰	
اخبار ہماری زبان	۳—۰—۷۳۹	۹—۵—۸۶۹
متفرق قرض خواہ		۶—۱۲—۱۳،۴۰۹

اثاثہ و جائداد

نقد و سلک		
نقد تحویل	۴—۸—۲۴۲	
امپیریل بنک نئی دہلی	۱۰—۷—۳،۴۳۲	
امپیریل بنک حیدرآباد (سکہ ع)	۲—۱۴—۲۰،۷۱۵	
امپیریل بنک حیدرآباد (سکہ کلدار)	۶—۶—۱،۵۱۵	
سیونگ بنک ڈاک خانہ نئی دہلی	۷—۴—۹۵۸	۹—۹—۲۶،۸۶۲
امپیریل بنک نئی دہلی (عمارت فنڈ)		۳—۴—۲۳،۷۶۰
زر محفوظ		
امپیریل بنک حیدرآباد	۰—۰—۵۲،۶۹۰	
مسرس قمر طیب جی	۶—۱۵—۲۳،۵۹۳	۶—۱۵—۷۶،۲۸۳
فرنیچر بعد منہائی رقم فرسودگی		۰—۰—۴،۹۱۷
کتب مخزونہ کتب خانہ		۵—۱—۳،۲۶۰
ذخیرہ کتب فروختنی (مصدقہ مہتمم انجمن)		۰—۱۴—۱،۰۲۳،۴۶۶
کتب زیر ترتیب		۹—۰—۶،۷۲۵
ٹکٹ ڈاک		۳—۱۲—۷۹

استاک کاغذ دفتر	۳	۱۲	۵و۶۷۰
کاغذ برائے رسالہ سائنس بمقام حیدرآباد	۴	۱	۳۱و۱۸۱
متفرق دین داران	۹	۲	۳۲۲و۳۸۱
بقایا وی پی	۰	۸	۲۴
	۳	۲	۳۰۰۵و۶۱۵

۳ — ۲ — ۳۰۰۵و۶۱۵

ہم نے انجمن ترقی اُردو کے تختۂ وصل باقی مؤرخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۱ء مندرجۂ بالا کی تنقیح کی اور اس سلسلے میں یہ رپوٹ کرتے ہیں کہ ہمیں وہ تمام معلومات اور تصریحات مہیا کی گئیں جن کی ہمیں ضرورت ہوئی اور ہماری یہ رائے ہے کہ املاک اور بار دین کا جو نقشہ اوپر دیا گیا ہے وہ تا بحد علم و اطلاع و تفاصیل و تشریحات پیش کردہ اور جیسا کہ اُن رجسٹروں اور اسناد سے جو تنقیح کے لیے ہمارے سامنے لائی گئی ہیں انجمن کی صورت معاملات کا درست اور صحیح خاکہ پیش کرتا ہے۔

(دستخط) ایس، رسول اینڈ کو
رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس آڈیٹرز

چاندنی چوک دہلی
مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء

ضمیمہ نمبر ۶

تخمینہ آمد و خرچ برائے سنہ ۱۹۴۲ء

انجمن ترقی اُردو (ہند) دہلی

آمد

تفصیل	تخمینہ ۱۹۴۱ء پائی	آنہ	روپیہ	اصل آمد ۱۹۴۱ء پائی	آنہ	روپیہ	تخمینہ ۱۹۴۲ء پائی	آنہ	روپیہ
۱۔ عطیات عام	۰	۰	۵۰۰	۰	۰	۷۸۶	۰	۰	۱،۰۰۰
۲۔ عطیہ دولت آصفیہ	۲	۸	۴،۲۸۵	۶	۱۲	۴،۲۸۵	۶	۱۲	۴،۲۸۵
۳ امداد جامعہ عثمانیہ	۱۰	۶	۳۸،۵۷۱	۶	۶	۳۸،۵۷۱	۶	۶	۳۸،۵۷۱
۴۔ آمدنی رسالۂ اُردو	۰	۰	۳،۵۰۰	۷	۱۱	۲،۳۶۹	۰	۰	۳،۰۰۰
۵۔ آمدنی رسالۂ سائنس	۰	۰	۱،۰۰۰	۴	۴	۱،۴۱۶	۰	۰	۱،۰۵۰
۶۔ آمدنی "ہماری زبان"	۰	۰	۳،۵۰۰	۵	۴	۳،۶۸۵	۰	۰	۴،۵۰۰
۷۔ فروخت کتب	۰	۰	۴۵،۰۰۰	۶	۱۵	۵۵،۹۱۹	۰	۰	۵۵،۰۰۰
۸۔ کرایہ کوارٹرز	۰	۰	۳۰۰	۰	۸	۱۶۷	۰	۰	۱۵۰
۹۔ منافع بنک	۰	۰	۵۰۰	۵	۱۳	۶۶۳	۰	۰	۱،۰۰۰
میزان	۰	۱۵	۹۷،۱۵۶	۳	۱۲	۱،۰۷،۹۶۵	۰	۳	۱،۰۹،۰۰۷

زر محفوظ:- (۳۰ر اپریل سنہ ۱۹۴۲ء) { سکہ عثمانیہ ۴-۴-۵۴،۲۸۸ = تقریباً سکہ انگریزی ۱۰-۱۲-۴۶،۵۳۲
سکہ انگریزی ۰-۱۵-۶۰،۴۸۵ } میزان ۱۰-۱۱-۱،۰۷،۰۱۸

عمارت فنڈ۔ (۳۰ر اپریل سنہ ۴۲ء):- ۳-۳-۲۷،۹۲۲

تفصیل	تخمینہ ۱۹۴۱ء پائی	تخمینہ ۱۹۴۱ء آنہ	تخمینہ ۱۹۴۱ء روپے	اصل خرچ ۱۹۴۱ء پائی	اصل خرچ ۱۹۴۱ء آنہ	اصل خرچ ۱۹۴۱ء روپے	تخمینہ ۱۹۴۲ء پائی	تخمینہ ۱۹۴۲ء آنہ	تخمینہ ۱۹۴۲ء روپے
۱۔ تنخواہ (الف) تنخواہ ملازمین دفتر:۔ اصل خرچ ۱۹۴۱ء = ۳-۶-۱۹۳۱۴ (ب) تنخواہ مصنفین و مترجمین و مبیضہ نویس وغیرہ:۔ " " = ۶-۱۴-۲۶۴۵	۰	۰	۶،۰۰۰	۹	۴	۷،۹۶۵	۰	۰	۸،۰۰۰
۲۔ صلہ مصنفین و مترجمین	۰	۰	۱۲،۰۰۰	۶	۵	۸،۷۸۴	۰	۰	۱۲،۰۰۰
۳۔ اخراجات طباعت کتب و جلدسازی مع صرفہ کاغذ	۰	۰	۳۰،۰۰۰	۹	۱۴	۳۲،۹۸۱	۰	۰	۳۵،۰۰۰
۴۔ اخراجات رسالہ اردو	۰	۰	۳،۰۰۰	۳	۱۳	۱،۶۲۱	۰	۰	۲،۰۰۰
۵۔ اخراجات رسالہ سائنس	۰	۰	۲،۵۰۰	۱	۴	۴،۲۱۶	۰	۰	۴،۰۰۰
۶۔ اخراجات ہماری زبان	۰	۰	۴،۵۰۰	۶	۸	۷،۵۵۲	۰	۰	۶،۰۰۰
۷۔ امداد مدارس	۰	۰	۴،۰۰۰	۹	۲	۳،۱۲۱	۰	۰	۴،۰۰۰
۸۔ صادر	۰	۰	۵۰۰	۶	۱۲	۴۲۸	۰	۰	۵۰۰
۹۔ خرید کتب قلمی و مطبوعہ برائے کتب خانہ	۰	۰	۱،۰۰۰	۶	۱۲	۴۵۱	۰	۰	۱،۰۰۰
۱۰۔ محصول ریل۔ ڈاک و صرفہ بندش وغیرہ	۰	۰	۵،۵۰۰	۳	۱۰	۵،۵۱۶	۰	۰	۵،۵۰۰
۱۱۔ سفرخرچ ملازمین	۰	۰	۵۰۰	۰	۷	۴۴۱	۰	۰	۵۰۰
۱۲۔ رائلٹی کتب درسیہ بحق سررشتہ تعلیمات سرکار عالی	۰	۰	۸۰۰	۰	۵	۱،۲۲۸	۰	۰	۱،۵۰۰
۱۳۔ کرایہ مع اخراجات روشنی و پانی و چمن وغیرہ	۰	۰	۵،۰۰۰	۰	۱۱	۴،۹۱۵	۰	۰	۵،۰۰۰
۱۴۔ ٹیلیفون	۰	۰	۲۲۵	۰	۰	۱۹۲	۰	۰	۲۰۰
۱۵۔ قیمت کتب ہدیہ	۰	۰	۲،۰۰۰	۳	۱۳	۱،۸۹۲	۰	۰	۲،۰۰۰
۱۶۔ اشتہار و پراپیگنڈا مع اخراجات برائے تحصیل عمارت فنڈ	۰	۰	۱،۰۰۰	۰	۹	۱،۸۹۶	۰	۰	۱،۰۰۰
۱۷۔ بنک کمیشن	۰	۰	۱۰۰	۴	۴	۷	۰	۰	۵۰
۱۸۔ خرید سازوسامان و فرنیچر و مرمت وغیرہ	۰	۰	۱،۰۰۰	۳	۱۰	۶۳۸	۰	۰	۱،۰۰۰
۱۹۔ چھوٹا ناگپور اردو مرکز رانچی	—	—	—	۰	۱۴	۲،۴۸۱	۰	۰	۵،۰۰۰
۲۰۔ قیمت کتب نذر کردہ جامعہ عثمانیہ حسب شرائط امداد	۰	۰	۴،۰۰۰	۰	۶	۲،۸۸۹	۰	۰	۴،۰۰۰
۲۱۔ اخراجات سفارت	۰	۰	۲،۰۰۰	۳	۸	۷۴۸	۰	۰	۱،۰۰۰
۲۲۔ متفرق	۰	۰	۵۰۰	۹	۹	۵۱۲	۰	۰	۵۰۰
۲۳۔ بٹہ کھاتہ وغیرہ	۰	۰	۳،۵۰۰	۰	۱	۱،۳۸۲	۰	۰	۲،۰۰۰
میزان	۰	۰	۸۹،۶۲۵	۸	۱۱	۹۱،۸۶۷	۰	۰	۱۰۱،۷۵۰
متوقع بچت		۱۵	۷،۵۳۱	۷	۰	۱۹،۰۹۸	۰	۳	۷،۲۵۷

تصریحات متعلق بجٹ

انجمنِ ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی

بابت سنہ ۱۹۴۲ء

۱۔ تنخواہ ملازمین کی مد میں سنہ ۴۱ء میں تخمینے سے ایک ہزار نوسو پینسٹھ رُپے چار آنے نو پائی زیادہ خرچ ہوئے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہی کہ شعبۂ تصنیف وتالیف میں دو اہلِ علم مستقل طور پر رکھ لیے گئے ہیں۔ جو مستقل طور پر معتمدِ انجمن کی زیرِ نگرانی تصنیف وتالیف کا کام کر رہے ہیں۔ اگرچہ تنخواہ ملازمین کی مَد میں اضافہ ہو گیا ہی لیکن معاوضۂ مصنّفین جو انجمن کو دینا پڑتا ہی اس میں کافی کمی ہو جائے گی۔ مستقل اہلِ کار سے وقتی معاوضے کے مقابلے میں زیادہ بہتر کام ہوتا ہی اور نسبتاً اخراجات کم پڑتے ہیں۔

۲۔ سنہ ۴۱ء میں انجمن کی مطبوعات بہ لحاظِ حجم وتصاویر سابقہ سالوں کی مطبوعات سے زیادہ صفحات کی ہیں۔ اس لیے معاوضہ زیادہ دینا پڑا جس کا کافی حصّہ بجائے صلۂ مصنّفین ومؤلفین کی مَد کے تنخواہ ملازمین کی مَد میں شریک ہی جیسا کہ فقرہ ۱ میں لکھا جا چکا ہی۔ اسی لحاظ سے اخراجاتِ طباعت میں بھی بمقابلے گزشتہ سالوں کے اخراجات زاید ہوئے

ہیں ۔ خصوصاً کاغذ کی گرانی اخراجات کے اضافے کا خاص سبب ہی ۔ ۴۲ء کے مطبوعات کے پروگرام اور کاغذ اور سامانِ طباعت کے نرخ کو دیکھتے ہوے ۴۲ء میں بہ بمقابلے ۴۱ء کے تخمینے میں پانچ ہزار کا اضافہ ناگزیر معلوم ہُوا۔

۳۔ رسالۂ سائنس اور "ہماری زبان میں سنہ ۱۹۴۱ء میں سالِ ماقبل سے آمدنی زیادہ ہوئی ہی جو اس کی مقبولیت کی دلیل ہی ۔ اگر کاغذ کی غیر معمولی گرانی اخراجات میں اضافے کا سبب نہ ہوتی تو یہ رسالے اپنے اخراجات تقریباً خود پورے کرلیتے ۔ انجمن کا نصبُ العین کاروباری نفع نقصان کی بجائے افادیت اور تبلیغ و ترغیب اور ذوق و رجحان پیدا کرتا ہی ۔ اس لیے باوجود اس امر کے کہ انجمن کے رسالوں کے اخراجات آمدنی سے زیادہ ہیں انجمن اپنے مقصد اور ان رسالوں کی خدمت و نتائج کو دیکھتے ہوے اُنھیں جاری رکھنا قطعی ضروری تصوّر کرتی ہی ۔ اُمید ہی کہ ۴۲ء میں ہماری زبان کے مستقل خریداروں کی تعداد کافی ہوجائے گی ۔

۴۔ سنہ ۱۹۴۱ء میں فروخت کتب کے ذریعے آمدنی متوقع تخمینے سے کافی زیادہ ہوئی ہی ۔ انجمن نے اپنے صیغۂ فروخت کتب کو کاروباری طریقے پر منظّم کرلیا ہی اور انجمن کے رسائل کے علاوہ اشتہارات وسفرا کے ذریعے انجمن کی مطبوعات کو مقبول بنانے کا سلسلہ جاری ہی ۔ فروختِ کتب کی آمدنی اس پر شاہد ہی کہ بہ مقابلہ سالہائے ماسبق کے انجمن کی

مطبوعات کے خریداروں کا حلقہ وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔

۵۔ ۱۹۴۲ء کے تخمینے کے اخراجات میں چھوٹا ناگپور اُردو مرکز رانچی کی مد نئی ہے۔ انجمن نے جون ۱۹۴۱ء میں اُردو کی تبلیغ کے سلسلے میں ایک جدید اور اولوالعزم انقلابی طریقِ کار اختیار کیا۔ انجمن نے یہ کوشش شروع کی کہ ہندوستان کی قدیم اقوام کو اُردو پڑھائی جائے اور اس کی ابتدا صوبۂ بہار کے جنوبی علاقے چھوٹا ناگپور سے جہاں کول، اُرانو اور منڈا قومیں بستی ہیں کی گئی۔ صدر مقام رانچی رکھا گیا۔ اس اقدام میں انجمن کو توقع سے زیادہ کامیابی ہوئی۔ منڈا، اُرانو اور کول قوموں کے سیکڑوں افراد اُردو پڑھ چکے ہیں اور پڑھ رہے ہیں۔ اس وقت اس مرکز کے تحت ۱۲ مدرسے ہیں اور طلبا کی تعداد ۴۰۵ ہے۔ ان کے علاوہ مشن اور دوسرے اداروں کے متعدد مدرسوں میں اس مرکز کی طرف سے مدرسین اُردو پڑھاتے ہیں۔ اس مختصر نوٹ میں پوری تفصیل کی گنجایش نہیں۔ انجمن نے سرِدست اس پر پانچ ہزار روپے کی گنجایش رکھی ہے۔

۱۰۷۰۱۸-۱۱-۱۰

۶۔ انجمن میں زرِ محفوظ کی رقم ایک لاکھ سات ہزار اٹھارہ روپے گیارہ آنے دس پائی ہے۔ اس میں سے ساٹھ ہزار چار سو پچاسی روپے پندرہ آنے کی رقم انجمن کی آمدنی سے جمع
۶۰۴۸۵-۱۵-۰۰
۵۴۲۸۸-۴-۴
کی ہے اور چوّن ہزار دو سو اٹھاسی چار آنے چار پائی (سکۂ عثمانیہ) کی رقم انجمن کے معتمد نے انجمن کو دے دی ہے۔

۷۔ سال کے ختم پر عمارت فنڈ میں تیئیس ہزار آٹھ سو اُنیس رُپے تین آنے چھ پائی کی رقم ہی۔ یعنی سال بھر میں تقریباً پندرہ ہزار رُپے مزید وصول ہوے ہیں۔

عبدُالحق
معتمدِ اعزازی انجمنِ ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی

ضمیمہ نمبر ۷

خریدار رکن

۱۔ سیّد جمال الدین صاحب قادری احمد آباد
۲۔ حکیم محمّد حسین صاحب گورنمنٹ کالج جھنگ
۳۔ سکرٹری ریڈنگ رؤم سینٹ اسٹیفن کالج دہلی۔
۴۔ سیّد عطا حسین صاحب ناظمِ تعمیرات۔ خیریت آباد۔
۵۔ انجمنِ حمایتِ اسلام لاہور۔
۶۔ سیّد رضا احمد صاحب۔ جعفری آگرہ
۷۔ حاجی محمّد یعقوب خاں صاحب۔ رام پوٗر
۸۔ مولوی یوٗسف علی صاحب۔ معتمد کمیٹی اصلاحات خیریت آباد۔
۹۔ مولوی محموٗد علی صاحب سکندر آباد۔
۱۰۔ ڈاکٹر رضی الدین صاحب صدیقی پروفیسر جامعۂ عثمانیہ حیدر آباد۔
۱۱۔ مولوی حبیبُ الرحمٰن صاحب ناظمِ معلوٗماتِ عامّہ خیریت آباد
۱۲۔ مولوی ضیاءالدین انصاری صاحب حیدر آباد۔
۱۳۔ مولوی غلام یزدانی صاحب ناظمِ آثارِ قدیمہ حیدر آباد۔
۱۴۔ مینیجر مسلم لائبریری لار ضلع گورکھپوٗر
۱۵۔ شیخ مقبوٗل الٰہی صاحب نئی دہلی
۱۶۔ عبدالرزاق صاحب بی۔ اے مالک شوٗگر فیکٹری سیٹون (ضلع رسان)

۱۷۔ قاضی عبدالحمید صاحب شوگر فیکٹری سیوان ضلع سارن
۱۸۔ ہیڈ ماسٹر صاحب قاربس ہائی اسکول فیض آباد۔
۱۹۔ ہیڈ ماسٹر صاحب اینگلو سنسکرت ہائی اسکول۔ بستی
۲۰۔ احمد علی خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ آب رسانی حیدرآباد دکن
۲۱۔ انجمنِ ترقیٔ اُردو کراچی شہر۔
۲۲۔ سیٹھ حیات احمد صاحب ٹانڈہ
۲۳۔ ہیڈ ماسٹر صاحب بشیشر ناتھ ہائی اسکول اکبر پور ضلع فیض آباد
۲۴۔ سعیدیہ لائبریری مدن پورہ بنارس۔
۲۵۔ عبدالسبحان صاحب ہیڈ کلرک انجینرنگ آفس سون پور
۲۶۔ ہیڈ ماسٹر صاحب ایم۔ ایچ۔ ڈی ہائی اسکول سارن
۲۷۔ سید محمد قاسم صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ سیوان ضلع سارن
۲۸۔ ہیڈ ماسٹر صاحب ڈی۔ اے۔ وی اسکول۔ سیوان ضلع سارن
۲۹۔ عبدالستار صالح محمد سکریٹری موتی پور شوگر فیکٹری موتی پور
۳۰۔ ڈاکٹر جعفر حسین صاحب بنجارہ ہل حیدرآباد دکن۔
۳۱۔ نواب اکبر جنگ بہادر حیدرآباد دکن۔
۳۲۔ سید محمود علی خاں صاحب حیدرآباد دکن۔

ضمیمہ نمبر ۸

عطیات عمارت فنڈ انجمنِ ترقیٔ اردو (ہند)

(بابت سنہ ۱۹۴۱ء)

نمبر شمار		پائی	آنہ	رُپیہ	پائی	آنہ	رُپیہ
۱-	عمارت فنڈ ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۰ء کو				۹	۶	۸۰۰۴
۱-	ہزہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر ریاست کشمیر و جموں	۰	۰	۱۰,۰۰۰			
۲-	ہز ہولی نس سردار سیدنا طاہر سیف الدین صاحب بمبئی قسط اوّل منجملہ ۵۰۰۰	۰	۰	۱,۰۰۰			
۳-	سید عطا حسین صاحب سابق ناظم تعمیرات حیدر آباد دکن	۰	۰	۵۰۰			
۴-	برہان الحق صاحب (فروخت رسیلات رُپیہ فنڈ) جبل پور	۰	۰	۲۰۰			
۵-	سید تقی الدین صاحب۔ معتمد امورِ دستوری (حیدر آباد)	۰	۰	۲۰۰			
۶-	طلبہ اسلامیہ کالج لاہور	۰	۰	۱۳۰			
۷-	شاہ مصطفیٰ احمد صاحب رئیس گیا	۰	۰	۱۰۱			
۸-	حکیم محمد حسین صاحب جھنگ	۰	۰	۱۰۰			
۹-	بزمِ ادب ، لائل پور	۰	۰	۱۰۰			
		۰	۰	۱۲۳۳۱	۹	۶	۸۰۰۴

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
	میزان آوردہ	۰	۰	۱۲۳۳۱	۹	۶	۸۰۰۴
۱۰-	حبیب الرحمٰن صاحب حیدرآباد	۰	۰	۸۴			
۱۱-	حکیم محمد یوسف صاحب نیّر (فروخت رسیدات) بیڑ حیدرآباد دکن	۰	۰	۷۵			
۱۲-	ایس۔اے جلیل صاحب بمبئی	۰	۰	۵۱			
۱۳-	عبدالغفور صاحب رئیس عبداللہ پور	۰	۰	۵۰			
۱۴-	سیّد مظفر نوّاب صاحب گیا	۰	۰	۵۰			
۱۵	ڈاکٹر مظفرالدّین صاحب قریشی جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن	۰	۰	۵۰			
۱۶-	فضل کریم اینڈ کمپنی	۰	۰	۵۰			
۱۷-	ڈاکٹر عبدالحق صاحب (پرنسپل محمڈن کالج)، مدراس	۰	۰	۵۰			
۱۸-	خان بہادر مولوی نذیر احمد صاحب سری نگر کشمیر	۰	۰	۵۰			
۱۹-	جناب بیگم صاحبہ بابر مرزا صاحب حیدرآباد دکن	۰	۵	۲۸			
۲۰-	احمد سیٹھ صاحب مدراس	۰	۰	۲۵			
۲۱-	انجمن ترقیِ اردو جنگاؤں نظام اسٹیٹ	۰	۰	۲۵			
۲۲	سیّد حسین امام صاحب پٹنہ	۰	۰	۲۵			
۲۳-	سیّد قاسم غنی صاحب گیا	۰	۰	۲۵			
۲۴-	سیّد سعید العزیز صاحب۔بربگہ (فروخت رسیدات) مونگیر	۰	۰	۲۵			
		۰	۵	۱۲۹۹۴	۹	۶	۸۰۰۴

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
	میزان آوردہ	۰	۵	۱۲۹۹۴	۹	۶	۸۰۰۴
۲۵۔	از طلبۂ عثمانیہ پڑھائی گھر حیدرآباد	۶	۸	۲۱			
۲۶۔	ایک ہمدرد اُردو	۰	۰	۲۰			
۲۷۔	ظفر الرحمٰن صاحب حیدرآباد	۰	۰	۱۵			
۲۸۔	شیر محمد صاحب لایل پور	۰	۰	۱۵			
۲۹۔	پروفیسر شاہ الطاف کریم صاحب رانچی	۰	۰	۱۰			
۳۰۔	اشرف ریاض صاحب لایل پور	۰	۰	۱۰			
۳۱۔	سید اظہار حسین صاحب گیا	۰	۰	۱۰			
۳۲۔	عبدالباری صاحب لایل پور	۰	۰	۱۰			
۳۳۔	چودھری فضل محمد صاحب "	۰	۰	۱۰			
۳۴۔	فیض اللہ خاں صاحب "	۰	۰	۱۰			
۳۵۔	منشی جمال الدین صاحب ناگپور	۰	۰	۱۰			
۳۶۔	محمد عمر صاحب احمدآباد	۰	۰	۱۰			
۳۷۔	فضل الٰہی صاحب جج کیمل پور	۰	۰	۱۰			
۳۸۔	خان صاحب حیدرآباد	۰	۰	۱۰			
۳۹۔	ایم۔ اے وحید صاحب شاہ پور	۰	۸	۵			
۴۰۔	سید بہادر شاہ صاحب لایل پور	۰	۰	۵			
۴۱۔	ایک دردمند مسلمان لاہور	۰	۰	۵			
۴۲۔	ارشاد احمد علی صاحب حیدرآباد	۰	۰	۵			
		۶	۵	۱۳۱۸۶	۹	۶	۸۰۰۴

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
	میزان آوردہ	۶	۵	۱۳۱۸۶	۹	۶	۸۰۰۴
۴۳۔	شیخ محمدؐ شفیع صاحب لائل پور	.	.	۴			
۴۴۔	قریشی عبدالعزیز صاحب "	-	.	۳			
۴۵۔	ولی محمدؐ محمدؐ شریف صاحب پٹیالہ	.	.	۲			
۴۶۔	عثمان علی صاحب گلبرگہ	.	۶	۱			
۴۷۔	عبدالحمید صاحب لائل پور	۳	.	۱			
۴۸۔	سیّد امداد حسین صاحب علی گڑھ	.	.	۱			
۴۹۔	خدا بخش صاحب لائل پور	.	.	۱			
۵۰۔	طیّب آدم صاحب اداوتی	.	.	۱			
۵۱۔	حبیب صاحب جے پور	.	.	۱			
۵۲۔	محمدؐ اصغر صاحب لائل پور	.	۱۰	.			
۵۳۔	ولی محمدؐ خاں صاحب سوداگر، ضلع بلدانہ	.	۸	.			
۵۴۔	وحید الزماں صاحب مری	.	۲	.			
۵۵۔	بذریعہ میاں بشیر احمد صاحب، بار ایٹ لا، لاہور	.	.	۷۴			
۵۶۔	" محمدؐ نعمان صاحب زبیری و علی گڑھ (بذریعہ فروخت رسیدات عمارت فنڈ)	.	.	۵۰			
۵۷۔	" سیٹھ احمد صاحب مدراس	.	.	۵۰			
۵۸۔	" حکیم محمدؐ حسین صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج جھنگ	.	.	۲۵			
۵۹۔	" بی۔ ڈی مل صاحب شرما علی گڑھ	.	.	۲۵			
۶۰۔	" حکیم محمدؐ یوسف حسن صاحب بیڑ	-	.	۲۰			
		۹	۱۵	۱۳۴۴۶	۹	۶	۸۰۰۴

نمبر شمار		پائی	آنہ	رُپیہ	پائی	آنہ	رُپیہ
	میزان آوردہ	۹	۱۵	۱۳۳۴۴	۹	۶	۸۰۰۴
۶۱۔	بذریعہ محمد ولی اللہ صاحب، راولپنڈی	۰	۰	۵			
۶۲۔	,, ابوالعاص صاحب ، بانکی پور پٹنہ	۰	۰	۲			
۶۳۔	,, اشرف امام صاحب، بانکی پور پٹنہ	۰	۰	۱			
۶۴۔	,, احسن الامام صاحب ، ,, ,, ,,	۰	۰	۱			
۶۵۔	,, شبیر علی حاتمی صاحب۔ د فروخت اسید امداد فنڈ	۰	۱۰	۹۷۸			
۶۶۔	,, ,, ,, ,, ,, ,, ,, ,,	۰	۰	۵۰۰			
۶۷۔	منشی محمد علی صاحب، اورنگ آباد، دکن	۰	۸	۱۸۳			
۶۷۔	خان صاحب علی احمد جعفری صاحب دہلی	۰	۰	۷۵			
۶۸۔	,, حکیم محمد یوسف صاحب بیٹر (دکن)	۰	۰	۵۰			
۶۹۔	میاں بشیر احمد صاحب، بار ایٹ لا، لاہور	۰	۰	۴۸			
۷۰۔	,, میاں بشیر احمد صاحب ، ,, ,, ,,	۰	۰	۲۵			
۷۱۔	,, عبدالجبار خاں صاحب، حیدرآباد، دکن	۰	۱۱	۲۴			
۷۲۔	,, سید احسن مارہروی ، مارہرہ	۰	۰	۴			
۷۳	بزم اُردو عثمانیہ پڑھائی گھر حیدرآباد (دکن) ۲۵-۰-۰ از رُپیہ حالی						
۷۴	حکیم شہاب الدین صاحب حیدرآباد (دکن) ۲۵-۰-۰ از رپیہ حالی						
۷۵	بذریعہ منیر بانو دختر نواب منظور جنگ بہادر حیدرآباد ۲۵-۰-۰ از رپیہ حالی						
		۹	۱۲	۱۵۳۴۴	۹	۶	۸۰۰۴

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
	میزان آوردہ	۹	۱۲	۱۵۳۴۴	۹	۶	۸۰۰۴
۷۶۔	رہنیر بانو صاحبہ دختر نواب منظور جنگ بہادر، حیدرآباد } ۱۳۔۔۔ روپیہ حالی						
۷۷۔	پستانی (خادمہ) سید علی شبر صاحب حاتمی، حیدرآباد } ۱۱۔۔۔ روپیہ حالی						
۷۸۔	والدہ سید علی شبر صاحب حاتمی، حیدرآباد } ۸۔۔۔ روپیہ حالی	۰	۰	۴۷۰			
۷۹۔	اہلیہ سید علی شبر صاحب حاتمی، حیدرآباد } ۳۹۔۔۔ روپیہ حالی						
۸۰۔	مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب جج ہائیکورٹ، حیدرآباد } ۵۔۔۔ روپیہ حالی						
۸۱۔	بذریعۂ علی شبر صاحب حاتمی، حیدرآباد } ۲۷۸۔۔۔ روپیہ حالی						
۸۲۔	بذریعۂ جناب ڈاکٹر جعفر حسن صاحب حیدرآباد } ۹۰۔۔۔ روپیہ حالی						
۸۳۔	بذریعۂ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب صاحب مددگار ناظم جنگلات حیدرآباد } ۲۵۔۔۔ روپیہ حالی						
		۹	۱۲	۱۵۸۱۴	۹	۶	۸۰۰۴
	کل میزان	۶	۳	۲۳۸۱۹			

ضمیمہ نمبر ۹

شاخیں

نمبر شمار	نام انجمن و مقام	نام پریزیڈنٹ سکریٹری
۱۔	دائرہ ادبیہ پشاور (صوبہ سرحد)	عبدالودود، خاں صاحب قمر بی۔اے
۲۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو، کوہاٹ (صوبہ سرحد)	عزیز اختر صاحب
۳۔	انجمنِ اُردو، پنجاب۔لاہور	میاں بشیر احمد صاحب
۴۔	انجمنِ اُردو، باغ بان پورہ۔لاہور	میاں عبدالرحمٰن صاحب اعجاز
۵۔	انجمنِ اُردو۔ جالندھر	سید فیضی جالندھری صاحب
۶۔	مجلسِ اُردو، گوجرانوالہ	ایم۔ آئی۔ ملک صاحب
۷۔	بزمِ ادب جھنگ	چودھری محمد عبدالقادر صاحب
۸۔	انجمنِ اُردو، راولپنڈی	عبدالعزیز صاحب فطرت
۹۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو، لدھیانہ	جناب نوّر لدھیانوی
۱۰۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو، امرتسر	ایم۔اے وحید صاحب
۱۱۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو، گجرات، پنجاب	ظفر علی صاحب راج پوت
۱۲۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو، شملہ	قاضی حمیدالدین صاحب
۱۳۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو کراچی	مولوی منظور احمد صاحب افسر صدیقی
۱۴۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو الہ آباد	سید ابوالحسن صاحب جعفری
۱۵۔	دارالمطالعہ انجمنِ نظام الاسلام نرسنگ گڑھ	نذیر احمد قریشی صاحب

نمبر شمار	نام انجمن و مقام	نام پریزیڈنٹ سکریٹری
۱۶۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو میرٹھ (صوبہ متحدہ)	قاضی زین العابدین صاحب سجّاد
۱۷۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو، گورکھپور	پروفیسر عبیدالرحمٰن صاحب ایم۔اے
۱۸۔	دارالمطالعہ بزیج بازار، گورکھپور	محمد حامد حسین قریشی صاحب
۱۹	انجمنِ ترقیٔ اُردو، لکھنؤ۔	مولوی سیّد نوّاب علی صاحب
۲۰	انجمنِ ترقیٔ اُردو، غازی پور	محمدّ شبیر صاحب صدّیقی
۲۱۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو، اترولی ضلع علی گڑھ	منشی محمدّ حامد صاحب
۲۲۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو، علی گڑھ (شہر)	محمدّ خلیل الرحمٰن صاحب سالک اسرائیلی
۲۳۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو، ڈیرہ دون	خان بہادر نقی محمدّ خان صاحب
۲۴۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو، ضلع علی گڑھ	ایم۔ ایم بشیر صاحب
۲۵	انجمنِ ترقیٔ اُردو، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ	پروفیسر رشید احمد صاحب صدیقی
۲۶۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو کھتولی (بلند شہر)	امیر اعظم خان صاحب
۲۷۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو گیا	سیّد ریاست علی صاحب ندوی
۲۸۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو، صوبہ بہار پٹنہ	قاضی عبدالودود صاحب بار ایٹ لا
۲۹۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو بہار شریف	سیّد شرف الحسن صاحب
۳۰۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو، باڑھ	محمدّ منصور صاحب
۳۱۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو، مظفّرپور	سیّد مجتبٰی صاحب ایڈوکیٹ
۳۲۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو، لہریا سرائے دربھنگہ	محمدّ عبدالحفیظ صاحب
۳۳۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو آرہ	سیّد زاہد حسین صاحب
۳۴۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو کٹھیار	رضی الدّین صاحب وکیل
۳۵۔	انجمنِ ترقیٔ اُردو، کشن گنج پورنیا	مولوی محمدّ سلیمان صاحب وکیل

نمبر شمار	نام انجمن و مقام	نام پریزیڈنٹ / سکریٹری
۳۶	انجمنِ ترقیٔ اُردو کاکو	سید شاہ محمد منظور الرحمٰن صاحب اختر
۳۷	انجمنِ ترقیٔ اُردو، چھپرا (ضلع سارن)	قاری احمد کریم صاحب کریم
۳۸	انجمنِ ترقیٔ اُردو، خسرو پور پٹنہ	سید شاہ احمد حسن صاحب بسمل
۳۹	انجمنِ ترقیٔ اُردو رسول پور نستا	اعجاز احمد صاحب اعجاز
۴۰	دار المطالعہ جاناں استھانواں ضلع پٹنہ	مولوی محمد فخر الدین صاحب
۴۱	انجمنِ ترقیٔ اُردو، صوبہ بنگال کلکتہ	مولانا محمد اکرم خاں صاحب
۴۲	بزمِ اُردو، کلکتہ۔	منظور الحسن صاحب
۴۳	انجمنِ ترقیٔ اُردو، صوبہ بمبئی	پروفیسر نجیب اشرف صاحب ندوی ایم اے
۴۴	انجمنِ ترقیٔ اُردو، پونا	خان بہادر محمد ہدایت اللہ صاحب
۴۵	انجمنِ ترقیٔ اُردو، سورت	محمد ظہیر صاحب
۴۶	انجمنِ ترقیٔ اُردو ہسوٹ	عثمان غنی زین العابدین شیخ صاحب
۴۷	انجمنِ ترقیٔ اُردو، شولاپور	غلام دستگیر صاحب فتح
۴۸	انجمنِ ترقیٔ اُردو، راندیر	یوسف ادینا صاحب
۴۹	انجمنِ ترقیٔ اُردو، کرناٹک (ڈھارواڑ)	شیخ احمد صاحب
۵۰	انجمنِ ترقیٔ اُردو مدراس	مولوی محمد حسین صاحب محوی صدیقی لکھنوی
۵۱	انجمنِ ترقیٔ اردو نیلور	قاضی رفیع الدین صاحب بی، اے، بی، ایل
۵۲	نیل گرام اُردو، سوسائٹی لوڈیل ڈنلگرین	محمد سردار خاں صاحب ایم، اے، بی، ٹی
	انجمن ترقیٔ اُردو، تیل چری	محمد عمر صاحب منشی فاضل
۵۴	بزمِ اُردو [illegible]) ۔	مولوی شیخ احمد صاحب
۵۵	انجمنِ ترقیٔ ارد[illegible]	جناب منشی عبدالجبار خاں صاحب

نمبر شمار	نام انجمن و مقام	نام پریزیڈنٹ سکریٹری
۵۶	انجمنِ ترقیٔ اُردو، رام ٹیک	جناب منشی محمد عثمان صاحب
۵۷	انجمنِ ترقیٔ اُردو، کاٹول	” عبدالمنان صاحب
۵۸	انجمنِ ترقیٔ اُردو، نرکھیڑ (قصبہ)	” عبدالرزاق صاحب
۵۹	انجمنِ ترقیٔ اُردو، ساونیر	” قاضی اکبر علی صاحب
۶۰	انجمنِ ترقیٔ اردو، امرٹیر	” مقبول احمد صاحب پٹیل دُرانی مالگزار
۶۱	انجمنِ ترقیٔ اُردو وردھا	” عبدالکریم صاحب نصرت
۶۲	انجمنِ ترقیٔ اُردو، ہینگن گھاٹ	” ماسٹر محمد خاں صاحب
۶۳	انجمنِ ترقیٔ اردو آروی	” محمد مسلم صاحب پٹیل
۶۴	انجمنِ ترقیٔ اردو آشٹی (قصبہ)	” محمد منور صاحب
۶۵	انجمنِ ترقیٔ اُردو، کھرانگنا (قصبہ)	” گلاب خاں صاحب سیٹھ ابراہیم صاحب
۶۶	انجمنِ ترقیٔ اُردو، پل گانو	” عبدالحمید ہیڈ ماسٹر اُردو، پرائمری اسکول
۶۷	” ” ” ، چاندہ	” عبدالرحیم صاحب
۶۸	” ” ” دروره	” حسین خاں صاحب مدرس اسکول
۶۹	” ” ” ناگ بھیر (قصبہ)	” عبدالعزیز صاحب
۷۰	” ” ” وارسا (قصبہ)	” حاجی عبدالغنی صاحب
۷۱	” ” ” برگانو (قصبہ)	” نواب عبدالوحید صاحب غازی
۷۲	” ” ” بہتول	” جناب سید فضل عظیم صاحب صدیقی
۷۳	” ” ” ملتائی	” ناصر الدین صاحب
۷۴	” ” ” املا (قصبہ)	” سید عبدالقادر صاحب
۷۵	” ” ” چھندواڑہ	” سید منظور علی صاحب

نمبر شمار	نام انجمن و مقام	نام پریزیڈنٹ سکریٹری
۷۶	انجمنِ ترقیٔ اُردو جناردیو (قصبہ)	جناب عبدالستّار صاحب
۷۷	" " " چانڈمٹیا (قصبہ)	" عبداللطیف صاحب
۷۸	" " " سونسر	" محمّد خاں صاحب
۷۹	" " " موہ گانو (قصبہ)	" لال خاں صاحب
۸۰	" " " پانڈھرنا (قصبہ)	" عبدالحکیم صاحب
۸۱	" " " امرواڑہ	" منشی انور بخش صاحب
۸۲	" " " سیونی	" حاجی کشف الدجیٰ صاحب
۸۳	" " " کانیواڑہ (قصبہ)	" حبیب الرحمٰن صاحب فارسٹ کنٹریکٹر
۸۴	" " " لکھنادون	" سیٹھ غلام حسین صاحب
۸۵	" " " برہم پوری ضلع چاندہ	" سیٹھ قاسم بھائی صاحب
۸۶	" " " شراله	" منشی شیخ بھیکن صاحب
۸۷	" " " موندی	" فتح محمد صاحب۔
۸۸	" " " کھانی (قصبہ)	" مولانا حاجی عبدالرحیم صاحب
۸۹	" " " جبل پور	" محمّد عثمان خاں صاحب
۹۰	" " " کٹنی	" زاہد علی خاں صاحب
۹۱	" " " پاٹن	" عبدالغنی خاں صاحب
۹۲	" " " سیہورہ	" عبدالغفار صاحب
۹۳	" " " ہوشنگ آباد	" ملک منظور حسن خاں صاحب
۹۴	" " " نرسنگ پور	" ماسٹر حمایت یزداں صاحب
۹۵	" " " گاڈرواڑہ	" فضل الدین خاں صاحب

نمبر شمار	نام انجمن ومقام	نام پریزیڈنٹ سکریٹری
۹۶	انجمنِ ترقیٔ اُردو، سہاگ پور	جناب سید حامد صاحب سوداگر
۹۷	" " " ہردہ	" عبدالشکور صاحب
۹۸	" " " سیونی مالوہ	" مولوی رضوان الدین صاحب
۹۹	" " " اٹارسی (قصبہ)	" مولوی فضلِ حسین صاحب تمیز
۱۰۰	" " " برہان پور	" مُلّا زین العابدین صاحب
۱۰۱	" " " ہرسود	" ماسٹر عبدُالعزیز صاحب
۱۰۲	" " " منڈلہ	" منشی عبدالکریم صاحب
۱۰۳	" " " نین پور (قصبہ)	" سیٹھ بدرُالدین صاحب
۱۰۴	" " " ڈنڈوری	" کاظم حسین صاحب
۱۰۵	" " " ساگر	" سیٹھ علی محمد صاحب
۱۰۶	" " " دموہ	" پیر خاں صاحب قلاتی
۱۰۷	" " " ہٹا	" نوروز علی صاحب
۱۰۸	" " " کھرئی (کورئی)	" عبدالغنی صاحب نرگس
۱۰۹	" " " بنیا (قصبہ)	" مولانا ذوالفقار علی صاحب
۱۱۰	" " " گڑھاکوٹا (قصبہ)	" مُلّا علی حسین صاحب
۱۱۱	" " " بھنڈارہ	" تمیزالدین احمد صاحب
۱۱۲	" " " گوندیا	" عبدالستار صاحب شیدائی
۱۱۳	" " " تمسر (قصبہ)	" عبدالحلیم صاحب افغانی
۱۱۴	" " " آم گانو (قصبہ)	" گوہر علی صاحب
۱۱۵	" " " نیمارڑہ (کھنڈوہ)	" محمد مقبول احمد صاحب بی اے

نمبر شمار	نام انجمن و مقام	نام پریزیڈنٹ سکریٹری
۱۱۶	انجمن ترقیٔ اُردو، بالاگھاٹ	جناب عبدالحی صاحب
۱۱۷	" " " بیہر	" نور محمد صاحب
۱۱۸	" " " دارہ سیونی	" محمد بیگ صاحب
۱۱۹	" " " درگ	" قاضی جمشید علی صاحب
۱۲۰	" " " ہمیترا	" سبحان خاں صاحب وکیل
۱۲۱	" " " ومدا (قصبہ)	" سید آلِ حسن صاحب زیدالوارثی صاحب
۱۲۲	" " " سنجاری بالوڈ	" محمد عبداللہ صاحب
۱۲۳	" " " رائے پور	" مولانا عبدالرؤف صاحب محوی
۱۲۴	" " " دھمتری	" فضلِ کریم صاحب
۱۲۵	" " " کرود (قصبہ)	" عبدالرحیم
۱۲۶	" " " ہیرا پور	" محمد ریاض الکبیر صاحب صدیقی
۱۲۷	" " " مہاسمند	" یوسف صاحب پیش امام
۱۲۸	" " " بلودا بازار	" حکیم الدین صاحب
۱۲۹	" " " بھاٹا پارہ (قصبہ)	" عبدالحفیظ صاحب
۱۳۰	" " " بلاس پور	" محمد خلیل صاحب
۱۳۱	" " " منگیلی	" سیٹھ عبدالقیوم صاحب
۱۳۲	" " " تخت پور (قصبہ)	" ابوالحسن صاحب پنشنر جمعدار
۱۳۳	" " " اکولہ	" محمد عبدالباقی صاحب
۱۳۴	" " " بالاپور	" حکیم محمد معصوم صاحب ارمان
۱۳۵	" " " باسم	" حفیظ الدین صاحب۔

نمبر شمار	نام انجمن ومقام	نام پریزیڈنٹ سکریٹری
۱۳۶	انجمن ترقیٔ اُردو، منگرول	جناب عبدالغفور صاحب
۱۳۷	،، ،، ،، مرتضٰی پور	،، شیخ عبداللہ صاحب
۱۳۸	،، ،، ،، کارنجا (قصبہ)	،، قاضی منیر اللہ صاحب
۱۳۹	،، ،، ،، آکوٹ	،، محمد اعظم صاحب اعظمی وکیل
۱۴۰	،، ،، ،، امراوتی	،، حکیم ڈاکٹر عبدالاحد خاں صاحب
۱۴۱	،، ،، ،، بدنیرا (قصبہ)	،، اکبر خاں صاحب
۱۴۲	،، ،، ،، چاندور	،، قاضی قمر الدین صاحب
۱۴۳	،، ،، ،، مورسی	،، اشرف الدین صاحب
۱۴۴	،، ،، ،، انجن گانو سورجی (قصبہ)	،، عباداللہ خاں صاحب
۱۴۵	،، ،، ،، ایلچ پور	،، شمشیر خاں صاحب
۱۴۶	،، ،، ،، دریاپور	،، محمد اکبر صاحب
۱۴۷	،، ،، ،، ایلوت محل	،، سید محمد امین صاحب نائب مدرس اُردو پرائمری اسکول
۱۴۸	،، ،، ،، اون	،، سید محمد امین صاحب جاذب
۱۴۹	،، ،، ،، داروہ	،، محمد منصور اللہ صاحب انعام دار
۱۵۰	،، ،، ،، ڈگرس (قصبہ)	،، بسم اللہ خاں صاحب
۱۵۱	،، ،، ،، پانڈر کیوڑہ	،، عبدالصمد خاں صاحب
۱۵۲	،، ،، ،، پوسد	،، رحیم خاں سردار خاں صاحب
۱۵۳	،، ،، ،، بلڈانہ	،، جمال احمد خاں صاحب
۱۵۴	،، ،، ،، کھام گانو	،، خان محمد ضیاء الحق صاحب
۱۵۵	،، ،، ،، شیگانو (قصبہ)	،، عبدالبشیر صاحب اظہر

نمبر شمار	نام انجمن و مقام	نام پریزیڈنٹ سکریٹری
۱۵۶	انجمنِ ترقیٔ اُردو ناندورا (قصبہ)	جناب محمود خاں صاحب
۱۵۷	" " " جل گانو	" نیاز احمد صاحب ہیڈ ماسٹر
۱۵۸	" " " جامود (قصبہ)	" محمد ابراہیم صاحب جمعدار
۱۵۹	" " " ملکاپور	" کرامت اللہ خاں صاحب
۱۶۰	" " " چکلی	" شیخ نواز صاحب
۱۶۱	" " " مہکر	" عباس خاں صاحب
۱۶۲	" " " دیول گھاٹ (قصبہ)	" سید امان اللہ صاحب
۱۶۳	بزم ادب بھوساول	" منشی شیخ عباس صاحب
۱۶۴	انجمنِ ترقیٔ اُردو جل گانو خاندیش	" سید ابنِ علی صاحب ایم، اے
۱۶۵	" " " دھلیا	" ابوتراب ماہر انصاری صاحب
۱۶۶	" " " چالیس گانو	" شیخ ساندو شیخ بڈھن صاحب
۱۶۷	" " " اندور	" محمد الیاس صاحب ایم۔اے
۱۶۸	بزمِ ادبِ اُردو مئو چھاؤنی	" احمد حسین صاحب وقار واثقی
۱۶۹	انجمنِ ترقیٔ اُردو راجپوتانہ (جو دہپور، جو دیپور)	" محمد بہلول خاں صاحب دانا
۱۷۰	" " " جموں و کشمیر سرینگر	" دینا ناتھ صاحب مست
۱۷۱	" " " اجمیر	" مولوی عبدالباری صاحب معنی
۱۷۲	" " " بھوپال	" محمد وکیع صاحب کلیم ایم، اے
۱۷۳	انجمنِ ترقیٔ اُردو مسلم لائبریری بنگلور	" محمد اکبر صاحب
۱۷۴	بزمِ ادب بھیلسہ	" فضل سرور صاحب
۱۷۵	" " نیروبی (افریقہ)	" محمد شریف صاحب قریشی

نمبر شمار	نام انجمن و مقام	نام پریزیڈنٹ سکرٹری
۱۷۶	انجمنِ ترقیِ اُردو اورنگ آباد۔ دکن	جناب منشی محمد علی صاحب
۱۷۷	" " " حیدرآباد۔ دکن	" ڈاکٹر رضی الدین صاحب صدیقی
۱۷۸	" " " بارہ مولا۔	" محمد یوسف صاحب بی اے، ایل ایل بی وکیل
۱۷۹	" " " اننت ناگ	" پنڈت پریم ناتھ صاحب
۱۸۰	" " " بیاور	" عبیداللہ صاحب قدسی
۱۸۱	" " " احمد آباد (گجرات)	" سید جمال الدین صاحب قادری
۱۸۲	زنانہ انجمنِ ترقیِ اُردو احمد آباد (گجرات)	" جہاں آرا بیگم سید جمال الدین محبوب میاں صاحب قادری
۱۸۳	انجمنِ ترقیِ اُردو دھوراجی (کاٹھیاواڑ)	" جناب مولوی عبدالشکور حاجی عثمان صاحب
۱۸۴	انجمنِ ترقیِ اُردو، بلگام	" مرزا عبداللہ بیگ صاحب نظامی
۱۸۵	" " " بھیمڑی	" فرحت بخش صاحب گونڈوی
۱۸۶	" " " بڑودہ	" سراج میاں قدرۃ میاں حافظ صاحب
۱۸۷	" " " رانی بنور	" عبدالوہاب بصری صاحب
۱۸۸	" " " بلوچستان (کوئٹہ)	" غلام سرور انور صاحب
۱۸۹	" " " بنگلور	" ایچ احمد سیٹھ صاحب
۱۹۰	" " " مچھلی شہر	" مولوی محمد عمر صاحب
۱۹۱	" " " جونپور	" مرزا حیدر بیگ صاحب ایڈوکیٹ
۱۹۲	" " " تروپتی	" عبدالستار صاحب
۱۹۳	" " " اعظم گڑھ	" علامہ سید سلیمان ندوی صاحب
۱۹۴	" " " بنارس	" مولوی عبدالحمید صاحب

نمبر شمار	نام انجمن و مقام	نام پریزیڈنٹ سکریٹری
۱۹۵	انجمنِ ترقی اُردو، جموں	جناب پنڈت بہاری لال صاحب بھاگڑی بی اے۔ ایل ایل۔ بی
۱۹۶	انجمنِ ترقی اُردو پرتاب گڑھ	جناب مولوی محمد نجم احسن صاحب
۱۹۷	" " " بھور (ضلع بلیا)	" قاری حافظ تجمل حسین صاحب کلیم
۱۹۸	" " " محمد آباد گہنہ	" مولوی علی محمد صاحب
۱۹۹	" " " خیر آباد (ضلع اعظم گڑھ)	" مولانا شبلی صاحب
۲۰۰	" " " اکولہ (برار)	" امین الرحمٰن صاحب
۲۰۱	" " " عمر آباد (شمالی ارکاٹ)	" مولانا صبغتہ اللہ صاحب حسینی بختیاری
۲۰۲	" " " مئو ناتھ بھنجن (ضلع اعظم گڑھ)	" مولوی ابوالماثر حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی
۲۰۳	" " " مہروناد (ضلع گورکھپور)	" شیخ محمد رسول صاحب زمیندار و رئیس
۲۰۴	" " " قصبہ لار (ضلع گورکھپور)	" حکیم مولوی محمود صاحب
۲۰۵	" " " بلیا	" مولوی ابوالقیس لاری صاحب
۲۰۶	" " " دیوریا (ضلع گورکھپور)	" رائے صاحب بابو رام اسپیشل مجسٹریٹ
۲۰۷	انجمنِ ترقی اُردو، رسڑا (ضلع بلیا)	" ابوالحسنات صاحب وکیل
۲۰۸	" " " بنڈی (ضلع گورکھپور)	" مولوی منہاج احمد صاحب
۲۰۹	" " " بٹھوا (ضلع بلیا)	" افتخار احمد صاحب
۲۱۰	" " " بہتیا (ضلع غازی پور)	" حاجی محمد رفیع اللہ صاحب وکیل
۲۱۱	انجمنِ ترقی اُردو سکندر پور	" حکیم محمد اکبر صاحب آنی
۲۱۲	" " " زمانیہ (ضلع غازیپور)	" محمد رفیق خاں صاحب

نمبر شمار	نام انجمن ومقام	نام پریزیڈنٹ سکریٹری
۲۱۳	انجمنِ ترقیٔ اُردو، چوری چورا	جناب حکیم عبدالقیوم صاحب
۲۱۴	" " سسوا بازار (ضلع گورکھپور)	" سید انوارالحق صاحب
۲۱۵	" " ڈنڈیگل (جنوبی ہند)	" چودھری محمد عباس صاحب
۲۱۶	" " بہج بازار (ضلع گورکھپور)	" پنڈت دھرم راج جی صاحب مست
۲۱۷	" " گونڈہ	" علی سکندر صاحب جگر
۲۱۸	" " بھونگیر	" مولوی سید معین الدین صاحب ایم، اے
۲۱۹	" " ورنگل	" سید فضلِ حسین صاحب وکیل
۲۲۰	" " جنگانو	" منیر احمد صاحب جاگیردار
۲۲۱	" " وردھنا پیٹھ	" اشرف حسین صاحب
۲۲۲	" " کھم	" مولوی زاہد علی صاحب وکیل
۲۲۳	" " سریاپیٹ	" مولوی سید جعفر علی صاحب
۲۲۴	" " نلگنڈہ	" مولوی انوارالحق صاحب مددگارِ مال
۲۲۵	" " کلواکرتی	" مولوی محمد عثمان صاحب
۲۲۶	" " دیورکنڈہ	" مولوی نظیر اللہ صاحب تحصیل دار
۲۲۷	" " محبوب نگر	" مولوی سید محمد تقی صاحب بلگرامی
۲۲۸	" " رائچور	" مولوی بشیر احمد صاحب صدیقی
۲۲۹	" " شوراپور	" مولوی بشیر حسین صاحب
۲۳۰	" " گلبرگہ	" آغا محمد احسن صاحب
۲۳۱	" " ہمناباد	" مولوی عیسیٰ میاں صاحب
۲۳۲	" " ظہیرآباد	" عبدالرحمٰن صاحب وکیل

نمبر شمار	نام انجمن و مقام	نام پریزیڈنٹ / سکریٹری
۲۳۳	انجمن ترقیِ اردو، استھانواں، ضلع پٹنہ	جناب مولوی محمود الحق صاحب محمودی وکیل
۲۳۴	،، ،، ٹانڈہ، ضلع فیض آباد	مولوی محمد یوسف صاحب
۲۳۵	،، ،، فیض آباد	جناب خواجہ محمد یعقوب صاحب
۲۳۶	،، ،، دلشکر، (گوالیار)	جناب کرشن بہادر صاحب
۲۳۷	،، ،، سلطان پور، اودھ	جناب تفضل حسین خاں صاحب وکیل
۲۳۸	،، ،، رانچی	،، مولوی عبدالولی صاحب دسنوی
۲۳۹	،، ،، شاہ جہاں پور	،، عبدالرحیم خاں صاحب
۲۴۰	،، ،، سلطان پور، ضلع مظفرپور	،، جمیل احمد خاں صاحب
۲۴۱	،، ،، حاجی پور، ضلع مظفرپور	،، جمیل صاحب علوی
۲۴۲	،، ،، بنگلور	،، ایم، اے حسین صاحب
۲۴۳	،، ،، ڈیرہ دون	،، سید نذیر احمد صاحب نذیر
۲۴۴	،، ،، بھیوان، ضلع سارن	،، بابو رادھا پرشاد صاحب وکیل
۲۴۵	،، ،، سرائے میر، ضلع اعظم گڑھ	،، مولانا ابواللیث اصلاحی
۲۴۶	،، ،، راجا پور سکرور (ضلع اعظم گڑھ)	،، مولوی نبی احمد صاحب اصلاحی
۲۴۷	،، ،، سیدھا سلطان پور، ضلع اعظم گڑھ	،، مولانا صدر الدین صاحب اصلاحی
۲۴۸	،، ،، ہمی پور (ضلع اعظم گڑھ)	،، مولوی ابوسفیان صاحب اصلاحی
۲۴۹	،، ،، مسلم پٹی (،، ،، ،،)	،، مرزا رفیق احمد صاحب
۲۵۰	،، ،، چائی باسہ (چھوٹا ناگپور بہار)	،، مولوی منصور احمد صاحب
۲۵۱	،، ،، لونیا ڈیہہ (ضلع اعظم گڑھ)	،، محمد اسحاق خاں صاحب
۲۵۲	،، ،، ادری (ضلع اعظم گڑھ)	،، مولوی عبدالمجید صاحب انجم

نمبر شمار	نام انجمن ومقام	نام پریذیڈنٹ سکریٹری
۲۵۳	انجمنِ ترقیِ اُردو، نارکل ڈانگہ، کلکتہ	جناب مسعود حسن شمس صاحب
۲۵۴	" " " ساکچی (جمشید پور)	" مسعود احمد صاحب ایم اے (علیگ)
۲۵۵	" " " چورانوں (ضلع سارن)	" عبد الصمد صاحب
۲۵۶	" " " گوپال گنج، ضلع سارن	محمد ظہیر عالم صاحب

ضمیمہ نمبر ۱

مدارس

نمبر شمار	نام مدرسہ و مقام	تعداد طلبہ	کیفیت
۱	سینٹ جوزفس کالج کونوز (نیلگری)	۲۱	
۲	اُردو مکتب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ	۸۸	
	(مدارس انجمنِ ترقی اُردو، کرنول)		
۳	اسلامیہ عربک کالج کرنول	۶۷	
۴	اُردو مدرسہ گدوال	۲۰	
۵	" " زہراپور	۱۵	
۶	" " گاڑدی مٹرگ	۱۰	
۷	" " گتر	۲۰	
۸	شبینہ اُردو مدرسہ اٹارسی	۱۱۳	
۹	مدرسۂ انجمنِ ترقیٔ اُردو کوڈور	۳۷	
۱۰	سفیر الاسلام اردو، شبینہ سکول پریل (کالی کٹ)	۱۴	
۱۱	اُردو مدرسہ ینگ مسلم سوسائٹی ترونا ملے ضلع ویلور (مدراس)	۲۴	
۱۲	تہذیب العلوم اُردو سکول ککاٹ ضلع کالی کٹ (شمالی مالابار)	۱۴۲	

نمبر شمار	نام مدرسہ و مقام	تعداد طلبہ	کیفیت
۱۵	اُردو مدرسہ بورگانو (سی۔پی)	۲۵	
۱۶	مدرسہ انجمنِ ترقیٔ اُردو مایلاپرم ضلع کالی کٹ (جنوبی مالابار)	۴۳	
۱۷	مدرسۂ شبینہ مینڈارہ ضلع الہ آباد	۳۶	
۱۸	اُردو مدرسہ ندوۃ الاسلامیہ سوسائٹی اکور ضلع کالی کٹ (شمالی مالابار)	۴۷	
۱۹	مدرسۂ انجمنِ ترقیٔ اُردو تیلیچری (مالابار)	۴۶	
۲۰	مدرسۂ انجمنِ ترقیٔ اُردو امریٹر (سی۔پی)	۲۴	
۲۱	اُردو مدرسہ پارڈی (سی۔پی)	۳۰	
۲۲	مدرسۃ الاسلامیہ کٹی یاڈسی (شمالی مالابار)	۱۲۹	
۲۳	مدرسہ مشعر الاسلام پینگاڈی (مالابار)	۴۵	
۲۴	مدرسہ معدن العلوم کنانور (مالابار)	۱۱۱	
۲۵	مدرسہ منار العلوم پٹراگارا (؍؍)	۱۱۵	
۲۶	اُردو مدرسہ پیرام بور (مدراس)	۴۶	
۲۷	شبینہ اُردو مدرسہ انجمنِ اتحاد و ترقی ناگپور	۴۰	
۲۸	اُردو مدرسہ دلیسائی گنج وارسا (سی۔پی)	۳۶	
۲۹	شبینہ اُردو مدرسہ نیاپورہ ناگپور	۲۷	
۳۰	؍؍ قبرستان بھانکھیڑہ ؍؍	۳۵	
۳۱	شبینہ اُردو مدرسہ گانجہ کھیت ناگپور	۲۳	
۳۲	شبینہ اُردو مدرسہ شطرنجی پورہ ناگپور	۲۵	

نمبر شمار	نام مدرسہ و مقام	تعداد طلبہ	کیفیت
۳۳	شبینہ اُردو مدرسہ جو نا جیل خانہ ناگپور	۱۷	
۳۴	" " " مومن پورہ "	۲۵	
۳۵	اُردو نائٹ اسکول بھنڈارہ (سی۔پی)	۱۴	
۳۶	شبینہ اُردو مدرسۂ ملاڑ (بمبئی)	۶۵	
۳۷	" " اندھیری "	۶۰	
۳۸	" " نور پورہ (سورت)	۲۰	
۳۹	" " مشن گجراتی اسکول (سورت)	۲۰	
۴۰	" " بینار والی مسجد (سورت)	۲۶	
۴۱	اُردو مدرسہ سوداگر واڑہ (سورت) (برائے خواتین)	۱۵	
۴۲	شبینہ اُردو مدرسہ کالی پل (سورت)	۲۵	
۴۳	" " نان پورہ بزار (سورت)	۵۰	
۴۴	" " کھنڈرے رائے پورہ "	۳۵	
۴۵	شبینہ اُردو مدرسہ محلہ سلع خانہ واقع پٹن دروازہ اورنگ آباد۔ دکن	۲۴	
۴۶	شبینہ اُردو مدرسہ محلہ چیلی پورہ۔ اورنگ آباد۔ دکن	۱۵	
۴۷	" " شاہ بازار۔ " " "	۱۹	
۴۸	" " نواب پورہ " " "	۱۷	
۴۹	" " مہگانو ضلع الہ آباد	۳۶	
۵۰	مدرسہ بزمِ ادب اُردو مؤ چھاؤنی	۲۷	

نمبر شمار	نام مدرسہ ومقام				تعداد طلبہ	کیفیت
۵۱	مدرسہ انجمن ترقی اُردو، بھیمڑی ضلع تھانہ				۱۵	
۵۲	"	"	"	دھمتری	۲۱	
۵۳	"	"	"	بھنڈارہ	۱۹	
۵۴	"	"	"	اون ضلع ایوت محل	۲۷	
۵۵	"	"	"	کٹنی	۲۳	
۵۶	"	"	"	ساگر	۲۱	
۵۷	"	"	"	ہرسود	۱۵	
۵۸	"	"	"	بالود	۱۷	
۵۹	"	"	"	منگیلی	۱۹	
۶۰	"	"	"	جنوردیو	۲۷	
		"	"	ناندورہ	۲۳	
			"	آملا	۲۶	
				موندی	۱۷	
				فورٹ	۲۴	

ذریعہ اُردو

ہندستان کی مختلف

یت ضروری ہی کہ ہر مذہب

کا راستہ آپ کو ہماری زبان

کے پڑھنے سے آپ کو ہندستان میں اُردو

ہی کہ اس پایہ

نمونے کا پرچہ

ضمیمہ نمبر ۱۱

مجمل فہرست

مطبوعات

انجمنِ ترقیٔ اردو (ہند) دہلی

نام کتاب	قیمت مجلد (آنے)	قیمت مجلد (روپے)	قیمت بلاجلد (آنے)	قیمت بلاجلد (روپے)	نام کتاب	قیمت مجلد (آنے)	قیمت مجلد (روپے)	قیمت بلاجلد (آنے)	قیمت بلاجلد (روپے)
ادب					فنِ شاعری بوطیقا	۱۰	۱	۴	۱
مقالاتِ حالی حصہ اوّل	۰	۴	۸	۳	مثنوی خواب وخیال	۸	۱	۰	۱
" " دوم	۰	۲	۸	۱	سہ نظم ہاشمی	۰	۰	۴	۰
داستان رانی کیتکی	۰	۰	۴	۰	بزمِ مشاعرہ	۰	[torn]	[torn]	[torn]
سب رس	۰	۴	۸	۳	انتخابِ کلامِ میر	[torn]	[torn]	[torn]	[torn]
چند تنقیداتِ عبدالحق	۰	۰	۸	۰	کلیاتِ ولی	[torn]	[torn]	[torn]	[torn]
خطباتِ عبدالحق	۰	۱	۱۰	۰	دیوان [torn]	[torn]	[torn]	[torn]	[torn]
نصرتی (ملک الشعرائے بیجاپور)	۴	۳	[torn]	[torn]	[torn]	[torn]	[torn]	[torn]	[torn]
باغ و بہار یا قصۂ چہار درویش	۸	۲	۰	[torn]	[torn]	۱	۲	۰	۲
فائوسٹ (از گوئٹے)	۰	۴	۸	۳	عرفانیاتِ فانی	۱۲	۱	۸	۱
محاسنِ کلامِ غالب	۰	۱	۰	۰	انتخابِ وحید	۴	۱	۰	۱
ملک محمد جائسی	۰	۲	۱۰	۱	جگ بیتی	[torn]	[torn]	[torn]	[torn]
انشائے داغ	۱۲	۱	۶	۱	ہماری قوم	[torn]	[torn]	[torn]	[torn]

نام کتاب	قیمت مجلد		قیمت بلاجلد		نام کتاب	قیمت مجلد		قیمت بلاجلد	
	آنے	روپے	آنے	روپے		آنے	روپے	آنے	روپے
دیوانِ جوشش	۶	۱	۰	۱	اُردو کی ابتدائی نشوونما میں				
قطبِ مشتری	۱۲	۱	۸	۱	صوفیائے کرام کا کام	۰	۰	۸	۰
جنگ نامۂ عالم علی خاں	۰	۰	۶		تاریخِ ادبیاتِ ایران جلد اوّل	۸	۴	۰	۴
وضعِ اصطلاحات	۱۲	۳	۴	۳	،، ،، ،، در عہدِ جدید	۸	۴	۰	۴
اندرونِ ہند	۴	۳	۰	۳	ایران بعہدِ ساسانیاں	۸	۱۰	۰	۱۰
شکنتلا	۴	۱	۰	۱	ترکوں کی اسلامی خدمات	۰	۰	۸	۱
دنیائے لطافت	۰	۳	۸	۲	مرہٹی پر فارسی کا اثر	۰	۰	۸	۰
دفترِ فرعون } حصۂ اوّل	۰	۰	۰	۲	سودا (ایک تحقیقی مقالہ)	۰	۳	۸	۲
دفترِ فرعون } حصۂ دوم	۰	۰	۰	۲					
اخوان الصفا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۸	۱

نام کتاب	قیمت مجلد		قیمت بلاجلد		نام کتاب	قیمت مجلد		قیمت غیر مجلد	
	آنے	روپے	آنے	روپے		آنے	روپے	آنے	روپے
ذکرِ میر	۰	۲	۸	۱	مشاہیرِ یونان و روما حصہ دوم	۰	۰	۸	۲
رہنمایانِ ہند	۰	۲	۸	۱	مللِ قدیمہ	۰	۰	۱۲	۱
اُمرائے ہنود	۸	۳	۰	۳	علم الاقوام حصہ اوّل	۱۰	۲	۴	۲
حیاتِ جاوید	۶	۵	۰	۵	،، ،، ،، دوم	۰	۲	۱۰	۱
گورکی کی آپ بیتی حصہ اوّل	۸	۲	۰	۲	ریاست	۰	۵	۸	۴
،، ،، حصہ دوم	۶	۳	۰	۳	نسل اور سلطنت	۰	۲	۱۰	۱
تذکرۂ شعرائے اُردو	۱۴	۱	۶	۱	مرحوم دہلی کالج	۰	۰	۸	۱
بزمِ اکبر	۱۲	۱	۴	۱	کتاب الہند حصہ اوّل	۸	۳	۰	۳
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	۳	۰	۳

نام کتاب	قیمت مجلد		قیمت بلاجلد		نام کتاب	قیمت مجلد		قیمت بلاجلد	
	آنے	روپے	آنے	روپے		آنے	روپے	آنے	روپے
سائنس					**تعلیم**				
حیوانی دنیا کے عجائبات	٦	٢	٠	٢	جاپان اور اُس کا تعلیمی نظم و نسق	٠	٠	٨	٢
ہماری غذا	١٠	١	۴	١	فلسفۂ تعلیم	٠	٠	١٢	١
ارتقا	٠	٠	٠	١	نظریۂ تعلیم	٢	٣	١٢	٢
ہماری ریلیں اور سڑکیں	٨	١	٢	١	مذہب [illegible]				
بجلی کے کرشمے									

نام کتاب	قیمت مجلد (آنے)	قیمت مجلد (روپے)	قیمت بلاجلد (آنے)	قیمت بلاجلد (روپے)
متفرق				
حبش واطالیہ	۰	۰	۰	۱
تقویم ہجری وعیسوی	۰	۰	۸	۰
خمسۂ کیفی	۰	۰	۴	۰
[illegible] ترقیٔ اردو کی کہانی	۰	۰	۴	۰
ہمارا رسم الخط (طبعِ دوم)	۰	۰	۲	۰
خطبۂ سر سپرو	۰	۰	۱	۰
چند ہم عصر	۰	۰	۰	۱
جاپانی بچّوں کے گیت	۰	۰	۴	۰
شہد کی مکھیوں کا کارنامہ	۱۰	۰	۶	۰

انجمن کا ہر دل عزیز اور مقبولِ خاص و عام

پندرہ روزہ اخبار

ہماری زبان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

چندہ سالانہ صرف [illegible]

آج ہر شخص یہ بات سمجھتا ہی کہ ہندُستان کی ترقی کے لیے ہندوؤں اور مسلمانوں
دوسری قوموں کے آپس میں اتحاد اور دوستی کی سخت ضرورت ہی۔ اس اتحاد کا سب سے
ریعہ **اُردو** زبان ہی۔ ہندُستان کے علاوہ تقریباً دنیا کے ہر حصّے میں کچھ نہ کچھ سمجھی جاتی
ہندُستان کی مختلف قوموں میں دوستی قائم کرنے اور ملک کو فائدہ پہنچانے کے لیے
ت ضروری ہی کہ ہر مذہب کے لوگ مل کر اُردو کی ترقی کے لیے کوشش کریں۔ اس
ں کا راستہ آپ کو **ہماری زبان** سے بڑی آسانی سے مل سکتا ہی۔ اس
ر کے پڑھنے سے آپ کو ہندُستان میں اُردو کی موجودہ حالت کا پورا علم
ئے گا۔

اس کا سالانہ چندہ اسی لیے اتنا کم رکھا گیا ہی کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس
فائدہ اٹھا سکیں۔ ہندستان کے تقریباً تمام اخباروں نے اس کی تعریف کی ہی اور
کہ اس پایے کا کوئی پندرہ روزہ اخبار آج تک اُردو میں شایع نہیں ہوا۔

نمونے کا پرچہ آج ہی ار کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے

Annual Report

OF THE

njuman-e-Taraqqi-e-Urdu (India).

(Regd. under Act XXI of 1860)

FOR

1941

EDITED AND ISSUED

BY

Honorary Secretary,

Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu, (India), Delhi.

Printed at the
Jayyed Press, Delhi.